Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64 | ہفت روزہ | قادیان | شمارہ 34

بدر

BADR

The weekly | Qadian

ایڈیٹر: منصور احمد

نائبین: قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ: سالانہ 550 روپے۔ بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن، 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

5-ذوالقعدہ1436 ہجری قمری 20-ظہور1394 ہش 20-اگست2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

صاحبزادہ سراج الحق صاحب اکابر مخلصین اس عاجز سے ہیں
صاف باطن یکرنگ اور للّٰہی کاموں میں جوش رکھنے والے اور اعلائے کلمۂ حق کے لئے بدل و جان ساعی و سرگرم ہیں

میر ناصر نواب صاحب نہایت یکرنگ اور صاف باطن اور خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہیں اور اللہ اور رسول کی اتباع کو سب چیز سے مقدّم سمجھتے ہیں اور کسی سچائی کے کھلنے سے پھر اسکو شجاعت قلبی کے ساتھ بلا توقف قبول کر لیتے ہیں

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

(۲۲) **حبّی فی اللہ صاحبزادہ سراج الحق** صاحب ابو اللمعان محمد سراج الحق جمالی نعمانی ابن شاہ حبیب الرحمٰن ساکن سرساوہ ضلع سہارنپور از اولاد قطب الاقطاب شیخ جمال الدین احمد ہانسوی اکابر مخلصین اس عاجز سے ہیں۔ صاف باطن یکرنگ اور للّٰہی کاموں میں جوش رکھنے والے اور اعلائے کلمۂ حق کے لئے بدل و جان ساعی و سرگرم ہیں۔ اس سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے خدائے تعالیٰ نے جو ان کے لئے تقریب پیدا کی وہ ایک دلچسپ حال ہے جو ان کے ایک خط سے ظاہر ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ میں اس زمانہ کو ایک آخری زمانہ سمجھ کر اور علماء اور فقراء سے ظہور حضرت مسیح ابن مریم موعود اور حضرت مہدی کی بشارتیں سُنکر ہمیشہ دعا کیا کرتا تھا کہ خداوند کریم مجھ کو ان میں سے کسی کی زیارت کرا دے خواہ حالت جوانی میں ہی یا ضعیفی میں۔ سو جب میری دعائیں انتہاء کو پہنچیں تو اُن کا یہ اثر ہوا کہ مجھے عالم رؤیا میں وقتاً فوقتاً مقصد مذکورہ بالا کے لئے کچھ کچھ بشارتیں معلوم ہونے لگیں۔ چنانچہ ایک دفعہ میں سفر کی حالت میں شہر جیند میں تھا تو عالم رؤیا میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک مسجد میں وضو کر رہا ہوں اور اس مسجد کے متصل ایک کوچہ ہے وہاں سے ہر قسم کے آدمی ہندو مسلمان نصاریٰ آتے جاتے ہیں میں نے پوچھا کہ تم لوگ کہاں سے آتے ہو تو انہوں نے کہا کہ ہم حضرت رسولؐ مقبول کی خدمت میں گئے تھے۔ تب میں نے بھی جلد وضو کر کے اس کوچہ کی راہ لی۔ ایک مکان میں دیکھا کہ کثرت سے آدمی موجود ہیں اور حضرت رسول مقبول خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں۔ سفید پوشاک پہنے ہوئے اور ایک شخص دوزانو اُنکے سامنے با ادب بیٹھا ہے۔ میں نے پوچھنا چاہا کہ مرشد کے قدم چومنے میں علماء و فقراء کو اختلاف ہے۔ اصل بات کیا ہے۔ تب ایک شخص جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا تھا خود بخود بول اُٹھا کہ نہیں نہیں۔ اس وقت میں بے تکلّف اُٹھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جا بیٹھا۔ تب حضرت نبی کریمؐ نے مجھ کو دیکھا اور اپنا داہنا پائے مبارک میری طرف لمبا کر دیا۔ میں نے حضرت کے قدم مبارک کو بوسہ دیا اور آنکھوں سے لگایا اُس وقت حضرت نے ایک جوراب سُوتی اپنے پائے مبارک سے اُتار کر مجھ کو عنایت فرمائی۔ اس رؤیا صادقہ سے میں بہت متلذذ رہا۔ پھر دو برس کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ میں لودھیانہ میں آیا اور میں نے آپ کا یعنی اس عاجز کا شہرہ سُنا اور رات کو آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہی جلسہ دیکھا اور وہی کثرت مخلوق دیکھی جو میں نے حضرت نبی کریم کی خواب میں دیکھی تھی۔ اور جب میں نے آپ کی صورت دیکھی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہی صورت ہے کہ جس صورت پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے خواب میں دیکھا تھا۔ تب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے آپ ہی کو خواب میں دیکھا تھا اور خدائے تعالیٰ نے آپ کو نبی کریم کے پیرایہ میں میرے پر ظاہر کیا۔ تا وہ عینیّت جو برکت متابعت پیدا ہو جاتی ہے میرے پر منکشف ہو جائے۔ پھر جب میں پانچ چھ ماہ کے بعد آپ کو قادیان میں ملا تو میری حالت اعتقاد بہت ترقی کر گئی اور مجھ کو کامل و مکمل یقین کہ عین الیقین کا مرتبہ حاصل ہو گیا کہ بلا شبہ آپ مجدد الوقت اور غوث الوقت ہیں اور میرے پر پورے عرفان کے ساتھ کھل گیا کہ میرے خواب کے مصداق آپ ہی ہیں۔ پھر اس کے بعد اَور بھی حالات نوم اور غیر نوم میں میرے پر کھلتے رہے۔ ایک دفعہ استخارہ کے وقت آپکی نسبت یہ آیت نکلی مَعَہٗ رِبِّیُّوۡنَ کَثِیۡرٌ۔ تب میں بیعت سے بصدق دل مشرف ہوا اور وہ حالات جو میرے پر کھلے اور میرے دیکھنے میں آئے وہ انشاء اللہ ایک رسالہ میں لکھونگا۔

(۲۳) **حبّی فی اللہ میر ناصر نواب صاحب**۔ میر صاحب موصوف علاوہ رشتہ روحانی کے رشتہ جسمانی بھی اس عاجز سے رکھتے ہیں کہ اس عاجز کے خسر ہیں۔ نہایت یکرنگ اور صاف باطن اور خدا تعالیٰ کا خوف دل میں رکھتے ہیں اور اللہ اور رسول کی اتباع کو سب چیز سے مقدّم سمجھتے ہیں اور کسی سچائی کے کھلنے سے پھر اسکو شجاعت قلبی کے ساتھ بلا توقف قبول کر لیتے ہیں۔ حُبِّ للہ اور بُغضِ للہ کا مؤمنانہ شیوہ اُن پر غالب ہے۔ کسی کے راستباز ثابت ہونے سے وہ جان تک بھی فرق نہیں کر سکتے اور کسی کو ناراستی پر دیکھ کر اُس سے مداہنت کے طور پر کچھ تعلق رکھنا نہیں چاہتے۔ اوائل میں وہ اس عاجز کی نسبت نہایت نیک گمان تھے مگر درمیان میں ابتلا کے طور پر اُن کے حُسن ظن میں فرق آ گیا۔ چونکہ سعید تھے اس لئے عنایت الٰہی نے پھر دستگیری کی اور اپنے خیالات سے توبہ کر کے سلسلہ بیعت میں داخل ہوئے۔ اُن کا یک دفعہ نیک ظنّی کی طرف پلٹا کھانا اور جوش سے بھرے ہوئے اخلاص کے ساتھ حق کو قبول کر لینا غیبی جذبہ سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ اپنے **اشتہار ۱۲/اپریل ۱۸۹۱ء** میں اس عاجز کی نسبت لکھتے ہیں کہ میں اُن کے حق میں بدگمان تھا لہٰذا وقتاً فوقتاً نفس و شیطان نے خدا جانے کیا کیا مجھ سے اُن کے حق میں کہوایا جس پر آج مجھ کو افسوس ہے اگرچہ اس عرصہ میں کئی بار میرے دل نے مجھے شرمندہ کیا لیکن اس کے اظہار کا یہ وقت مقدّر تھا۔ میں نے جو کچھ مرزا صاحب کو فقط اپنی غلط فہمیوں کے سبب سے کہا نہایت بُرا کیا۔ اب میں توبہ کرتا ہوں اور اس توبہ کا اعلان اس لئے دیتا ہوں کہ میری پیروی کے سبب سے کوئی وبال میں نہ پڑے۔ اس سے بعد اگر کوئی شخص میری کسی تحریر یا تقریر کو چھپوا دے اور اس سے فائدہ اٹھانا چاہے تو میں عنداللہ بری ہوں اور اگر کبھی میں نے مرزا صاحب کی نسبت اپنے کسی دوست سے کچھ کہا ہو یا شکایت کی ہو تو اس سے اللہ تعالیٰ کی جناب میں معافی مانگتا ہوں۔ (ازالہ اوہام رُوحانی خزائن جلد 3 صفحہ 534 تا 536)

★★★

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

یہ دعا اور کوشش ہونی چاہئے کہ یہ فیض، یہ برکات، یہ نئے روحانی تجربات ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والے ہمارے قدم اب یہاں رُک نہ جائیں بلکہ ہمیشہ بڑھتے رہنے والے قدم ہوں اور ہر قدم بیشمار برکات کو سمیٹنے والا قدم ہو

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 17؍جولائی 2015 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال رمضان المبارک سے حاصل ہونے والے فیض و برکات کے متعلق حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”یہ دعا اور کوشش ہونی چاہئے کہ یہ فیض، یہ برکات، یہ نئے روحانی تجربات ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والے ہمارے قدم اب یہاں رک نہ جائیں بلکہ ہمیشہ بڑھتے رہنے والے قدم ہوں اور ہر قدم بیشمار برکات کو سمیٹنے والا قدم ہو۔“

سوال رمضان المبارک کے آخری جمعہ کے بارے میں عام مسلمانوں کا کیا تصوّر ہے؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسلمانوں میں رائج عام تصور ہے کہ اس جمعہ میں شامل ہونا جو جمعۃ الوداع کے نام سے مشہور ہے انہیں گزشتہ سال کی تمام برائیوں اور کمزوریوں سے نجات دلانے والا ہوگا اور تمام سال کی عبادتوں کا حق اب شاید اس جمعہ میں شامل ہونے سے ادا ہو جائے گا۔

سوال غیر احمدیوں میں پائے جانے والے اس عام تصوّر کے حوالہ سے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”ایسے لوگ چاہے چند ہی ہوں میں انہیں یہ یاد کروانا چاہتا ہوں اور انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس جمعہ میں شامل ہونے سے ہماری زندگی کے مقصد کا حق ادا نہیں ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے یہ بات ثابت ہے کہ صرف رمضان کا آخری جمعہ پڑھ لینا نجات کا ذریعہ نہیں بن جاتا۔ اس لئے اگر انسان نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو صرف اسی میں شامل ہو جائے تو انسان کی دنیا و عاقبت سنور جاتی ہے، یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا۔“

سوال سورہ جمعہ کی آخری آیات کے حوالہ سے حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ کی کیا اہمیت و افادیت بیان فرمائی؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں رمضان کے جمعوں یا رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہونے کا ارشاد اور حکم نہیں فرمایا بلکہ بلاتخصیص نماز جمعہ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا کہ ہر جمعہ بہت اہم ہے۔ اس لئے اگر تم مومن ہو، اگر تم ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہو تو پھر جمعہ کا خاص دن جو تمہارے عام دنوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ خاص طور پر اس میں اپنے کاروبار اپنی تجارتیں اپنی مصروفیات چھوڑ کر شامل ہوں۔“

سوال آیت يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ .... وَذَرُوا الْبَيْعَ میں يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا کے متعلق حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا اہم نکتہ بیان فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا کہہ کر اس بات پر زور دیا کہ ایمان کے لئے ضروری شرط جمعہ کی ادائیگی ہے اور اس کے لئے ہر جمعہ میں شامل ہونا ضروری شرط ہے۔ پس بغیر عذر کے نہ شامل ہونے والے کو اپنے ایمان کی حالت کی بھی فکر کرنی چاہئے۔ ان لوگوں کو بھی سوچنا چاہئے جو جمعہ پر دیر سے آتے ہیں۔ اپنے کاموں کو اگر سمیٹنا ہے تو وقت سے پہلے سمیٹیں۔“

سوال حدیث کے حوالہ سے جمعہ نہ پڑھنے والے کے متعلق حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو اہمیت نہ دینے والوں کو بڑی تنبیہ فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔“

سوال دل پر مہر کر دینے کی حضور پُرنور نے کیا لطیف تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”جان بوجھ کر جمعہ چھوڑنے والے کا دل نیکیوں کے بجالانے کے لئے بالکل بند ہو جاتا ہے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ سستیاں کرنے والوں کو اپنے جائزے لینے چاہئیں اور بغیر عذر کے بلاوجہ کی سستیاں ترک کرنی چاہئیں۔“

سوال کون چار لوگ جمعہ کی نماز سے مستثنیٰ ہیں؟ عورتوں کے متعلق حضور پُرنور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”وہ چار لوگ جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے وہ ہیں غلام، عورت، بچہ اور مریض۔“ فرمایا: ”یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے کہ مجبوروں اور جائز عذر رکھنے والوں کو چھوٹ دی۔ جمعہ کے علاوہ جو پانچ نمازیں ہیں وہ مسجد میں آنا اور باجماعت ادا کرنا صرف مردوں پر فرض ہے۔ ضروری نہیں کہ عورتیں ضرور مسجد میں آئیں لیکن جمعہ پر اگر عورتیں آ جاتی ہیں تو یہ مستحسن ہے۔ اگر نہیں آتیں تو کوئی حرج نہیں۔“

فرمایا: ”چھوٹے بچوں والی عورتیں چاہے وہ آ بھی سکتی ہوں ان کے لئے آسانی بھی ہو تو بھی انہیں آنا نہیں چاہئے، کیونکہ پھر اس سے بعض دفعہ بچوں کی وجہ سے باقی نمازیوں کی نماز اور خطبے میں خلل پڑتا ہے۔ صرف عید کی نماز پر آنا ہر عورت پر فرض ہے۔ اگر نماز نہ بھی پڑھنی ہو تو خطبہ سن لے۔“

سوال رمضان المبارک کے آخری جمعہ کو کس طرح اہم بنایا جا سکتا ہے؟ حضور پُرنور نے اس بارہ میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”آج کا یہ دن اگر اہم بنانا ہے تو اس لحاظ سے اہم بنانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم آج یا کل ایک سال کے لئے رمضان کی عبادت سے تو نکل رہے ہیں لیکن جمعہ کی عبادت سے ایک سال کے لئے نہیں نکل رہے بلکہ اگلا جمعہ بھی اسی طرح ہمارے لئے اہم ہے جس طرح آج کا جمعہ۔ اور جو کمزوریاں اور کمیاں ہمارے اندر ماضی میں تھیں آئندہ کے لئے ان کو دُور کرنے کا ہم عہد کرتے ہیں۔ اگر یہ سوچ ہوگی تو ہم جمعہ کو وداع نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی برائیوں، اپنی کمزوریوں، اپنی کوتاہیوں اور اپنی سستیوں کو وداع کرتے ہوئے ان سے ہمیشہ کے لئے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔“

سوال قرآن مجید پڑھنے اور اس میں مذکور برائیوں سے بچنے کے متعلق حضور پُرنور نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا کہ ”بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ“ قرآن کریم نے جن کاموں کو برا کہا ہے ان کی تفصیل لکھتے جاؤ۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہو گا۔“

سوال بدیوں کو چھوڑنے اور نیکیوں کو بجالانے کے متعلق حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کے حوالہ سے فرمایا کہ: ”آپ فرماتے ہیں بدیوں سے بچنا چاہئے اور اس کے مقابل نیکی کرنی چاہئے۔ اس کے بغیر مخلصی نہیں۔ جو اس پر مغرور ہے کہ وہ بدی نہیں کرتا وہ نادان ہے۔ اسلام انسان کو اس حد تک نہیں پہنچاتا اور چھوڑتا بلکہ وہ دونوں شقیں پوری کرانا چاہتا ہے۔ یعنی بدیوں کو تمام کمال چھوڑ دو۔ اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو۔ جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں نجات نہیں ہو سکتی۔“

سوال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آخر پر کس دعا کی طرف ہمیں توجہ دلائی؟

جواب حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”یہ دعا بھی خاص طور پر ہمیں کرنی چاہئے کہ رمضان ہماری بدیوں سے ہمیں مکمل طور پر نجات دلاتا ہوا اور ہمیں نیکیوں کو پورے اخلاص کے بجالانے کی توفیق دیتا ہوا ہمیں چھوڑے اور ہم حقیقی تقویٰ پر چلنے والے ہوں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور اسلامی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر اس خوبصورت تعلیم کو دنیا کو بتائیں کہ یہی دین ہے جو بندے کو زندہ خدا سے ملاتا ہے اور یہی دین ہے جو ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بہترین رنگ میں ہدایت فرماتا ہے اور توجہ دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔“

(م-ا-م)

★★★

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
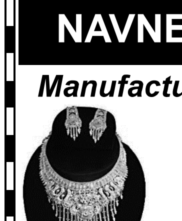

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

خطبہ جمعہ

اگر قرآن پڑھانا ہے تو ایسے طریقے سے پڑھانا چاہئے جس سے شوق اور محبت پیدا ہو

اصل چیز خدا تعالیٰ کے کلام سے محبت ہے اسے حتی الوسع صحیح رنگ میں ادا کرنا چاہئے نہ کہ صرف قاری بننا اور دکھاوے کے لئے مقابلوں میں حصہ لینا

قرآن کریم پڑھانے والے اُستادوں کو اس طریق سے پڑھانا چاہئے کہ قرآن کریم پڑھنے کا شوق پیدا ہو

اصل چیز قاری کی طرح قرأت نہیں اور یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ اگر اس طرح الفاظ ادا نہ کرسکیں تو قرآن کریم پڑھنا ہی چھوڑ دیں۔ قرآن کریم پڑھنا ضروری ہے۔ تلاوت کی طرف روزانہ ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے۔ یہ کوشش ضرور ہونی چاہئے کہ اصل کے جتنا قریب ترین ہو کر آسانی سے الفاظ کی ادائیگی ہو سکے، کی جائے اور پھر اس میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش بھی کی جائے

اگر آپ لوگ تقویٰ وطہارت اپنے اندر پیدا کریں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں اور تہجد اور درود پر التزام رکھیں تو اللہ تعالیٰ یقیناً آپ لوگوں کو بھی رؤیائے صادقہ اور کشوف میں سے حصہ دے گا اور اپنے الہام اور کلام سے مشرف کرے گا

جماعت کی تاریخ میں دارالبیعت لدھیانہ کی اہمیت کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی آپؑ سے بے پناہ محبت اور اطاعت کے روح پرور واقعات کا بیان

مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان کی وفات۔ مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 31رجولائی 2015ء بمطابق 31 وفا 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

گزشتہ دنوں کسی نے ایک چھوٹی سی ویڈیو دکھائی کہ ایک افریقن مولوی بڑی عمر کے لوگوں کو قرآن پڑھا رہا ہے اور ذرا سی غلطی پر سوٹیوں سے مار مار کر ان کا برا حال کیا ہوا تھا۔ اب جس کی ایک تو زبان نہ ہو اور پھر سترہ اٹھارہ سال یا اس سے بھی زیادہ بڑی عمر ہو جائے تو وہ کس طرح قاریوں کی طرح ہر حرف کی صحیح ادائیگی کرسکتا ہے۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لوگ قرآن پڑھنے سے ہی بھاگتے ہیں اور یہی وجہ ہے مسلمانوں میں سے جو غیر عرب لوگ ہیں، بہت سوں کو قرآن کریم پڑھنا بھی نہیں آتا۔ پس اگر قرآن پڑھانا ہے تو ایسے طریقے سے پڑھانا چاہئے جس سے شوق اور محبت پیدا ہو۔

گزشتہ دنوں ایک جاپانی خاتون جو یہاں رہتی ہیں ملنے آئیں۔ انہوں نے کچھ عرصہ پہلے بیعت کی۔ انہوں نے بتایا کہ تین سال میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن شریف مکمل کرلیا ختم کرلیا، اور وہ کچھ سنانا بھی چاہتی تھیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے سنائیں۔ تو انہوں نے آیۃ الکرسی اس طرح ڈوب کر پڑھی کہ حیرت ہوتی تھی۔ تو اصل چیز یہی ہے کہ قرآن کریم سے ایسی محبت ہو کہ اس میں ڈوب کر اسے پڑھا جائے۔ صرف دکھاوے کے لئے قاریوں کی طرح گلے سے آوازیں نکال لینا تو مقصد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ترتیل سے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ٹھہر ٹھہر کر اور جس حد تک بہترین تلفّظ ادا ہوسکتا ہے ادا کرکے پڑھا جائے۔ اگر ہم کہیں کہ ہم عربوں کی طرح الفاظ کی ادائیگی کر سکتے ہیں تو یہ مشکل ہے۔ بعض حروف کی صحیح ادائیگی غیر عرب کر ہی نہیں سکتے۔ سوائے اس کے کہ عربوں میں پلے بڑھے ہوں۔ جاپانی قوم ہے وہ بھی بعض حروف کی ادائیگی نہیں کر سکتے۔ مثلاً یہ جو پڑھنے والی تھیں وہ بھی 'خ' کو جس طرح ادا کر رہی تھیں اس میں 'ح' زیادہ ابھر کر سامنے آتی تھی۔ 'خ' اور 'ح' کا فرق نہیں تھا۔ ان جاپانی خاتون سے سن کر مجھے یہ تأثر ملا ہے کہ اگر تمام جاپانی نہیں تو ان خاتون کی طرح بہت سے ایسے ہوں گے جن کے لئے بعض حروف کی ادائیگی مشکل ہوگی۔ لیکن بہرحال اصل چیز تو خدا تعالیٰ کے کلام سے محبت ہے۔ اسے حتی الوسع صحیح رنگ میں ادا کرنا چاہئے۔ اس کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ صرف قاری بننا اور دکھاوے کے لئے مقابلوں میں حصہ لینا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اَشْهَدُ کے بجائے اَسْهَدُ کہنے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی جو پیار کی نظر تھی اس کا کوئی قاری یا عرب مقابلہ نہیں کرسکتا۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 15 صفحہ 470)

پس جماعت میں غیر مسلموں سے بھی لوگ شامل ہو رہے ہیں، اسلام لا رہے ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت جیسا کہ مَیں نے کہا قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتی۔ افریقہ میں ہمارے مبلغین کو بہت سے ایسے مواقع پیش آتے ہیں جہاں نئے سرے سے قرآن کریم پڑھانا پڑتا ہے۔ نئے سرے سے قرآن کریم کیا بلکہ ابتدا سے قاعدہ پڑھانا پڑتا ہے۔ تو ان لوگوں کو بھی قرآن کریم پڑھانا ہے۔ اس لئے قرآن کریم پڑھانے والے استادوں کو اس طریق سے پڑھانا چاہئے کہ قرآن کریم پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس پاکستانی خاتون کو بھی اجر دے جنہوں نے ان جاپانی خاتون کو نہ صرف قرآن کریم پڑھایا بلکہ لگتا تھا کہ قرآن کریم کی محبت بھی پیدا کی ہے۔

پس اصل چیز قاری کی طرح قراءت نہیں اور یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ اگر اس طرح الفاظ ادا نہ کرسکیں تو قرآن کریم پڑھنا ہی چھوڑ دیں۔ قرآن کریم پڑھنا ضروری ہے اس میں بہتری لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن صرف اس بات پر کہ بعض الفاظ ہم ادا نہیں کرسکتے یا مشکل ہیں، قرآن کریم کو پڑھنا ہی نہیں چھوڑ دینا چاہئے بلکہ تلاوت کی طرف روزانہ ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے۔ ہاں یہ کوشش ضرور ہونی چاہئے جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل کے جتنا قریب ترین ہو کر آسانی سے الفاظ کی ادائیگی ہوسکے، کی جائے اور پھر اس میں بہتری پیدا کرنے کی کوشش بھی کی جائے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ یہ کوشش کہ ہم قاری کی طرح ہی ہر لفظ کو ادا کریں درست نہیں کیونکہ اس کی طاقت خدا تعالیٰ نے ہمیں نہیں بخشی جو غیر عرب ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ میری مرحومہ بیوی اُمِّ طاہر بیان کرتی تھیں کہ ان کے والد صاحب کو قرآن پڑھنے پڑھانے کا بہت شوق تھا۔ انہوں نے لڑکوں (اپنے بچوں) کو پڑھانے کے لئے استاد رکھے ہوئے تھے اور لڑکی کو بھی قرآن پڑھانے کے لئے اسی کے سپرد کیا ہوا تھا۔ اُمِّ طاہرؓ بتاتی ہیں کہ وہ استاد بہت مارا کرتے تھے اور ہماری انگلیوں میں شاخیں ڈال کر، (درخت کی چھوٹی ٹہنیاں پنسل کی طرح لے کر، بعض لوگ پنسلیں بھی ڈالتے تھے، استاد شاخیں انگلیوں میں ڈال کر) انہیں دباتے تھے۔ مارتے تھے۔ پیٹتے تھے اس لئے کہ ہم صحیح طور پر تلفّظ کیوں ادا نہیں کرتے۔ ہم پنجابی لوگوں کا لہجہ بھی ایسا ہی ہے کہ ہم عربوں کی طرح عربی کے الفاظ ادا نہیں کرسکتے۔ (ماخوذ از الفضل 11 اکتوبر 1961ء صفحہ 2-3 جلد 50/15 نمبر 235)

حضرت مصلح موعود نے پھر اس عرب کا بھی واقعہ بیان کیا جس کو مَیں گزشتہ خطبہ میں بیان کر چکا ہوں کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے آیا تو جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو تین دفعہ 'ض' کا استعمال کیا تو کہنے لگا آپ کس طرح مسیح موعود ہوسکتے ہیں آپ کو تو ضاد بھی کہنا نہیں آتا۔ اس عرب نے یہ بڑی لغو حرکت کی تھی۔ ہر ملک کا اپنا لہجہ ہوتا ہے۔ عرب خود کہتے ہیں کہ ہم ناطقین بالضاد ہیں۔ ہندوستانی اسے ادا نہیں کرسکتے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہندوستانی لوگ اسے یا تو 'دواد' کرکے پڑھتے ہیں یا 'ضاد' کرکے پڑھتے ہیں لیکن اس کے مخارج اور ہیں۔ پس جب عرب خود کہتے ہیں کہ ہم ناطقین بالضاد ہیں اور کوئی صحیح طور پر اسے ادا نہیں کرسکتا تو پھر اعتراض کرنے کی بات ہی کیا ہوئی؟ (ماخوذ از الفضل 11 اکتوبر 1961ء صفحہ 3 جلد 50/15 نمبر 235)

پس عرب احمدیوں کو بھی اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے۔ عموماً اکثریت تو اس بات کو سمجھتی ہے لیکن بعض کی طبیعتوں میں کچھ فخر کی حالت بھی ہوتی ہے۔ ایک پاکستانی عورت ایک عرب سے بیاہی ہوئی ہے وہ بھی اپنی طرف سے حلق سے آواز نکال کر سمجھتی ہے کہ میں نے صحیح تلفّظ ادا کردیا حالانکہ وہ صحیح نہیں ہوتا۔ اگر اس کی ذات تک ہی بات

ہوتی تو کوئی بات نہیں تھی اور مجھے کہنے کی ضرورت نہیں تھی۔ لیکن مجھے پتا چلا ہے کہ بعض مجالس میں بیٹھ کر استہزاء کے رنگ میں یہ بات کرتی ہے کہ بعض حروف کی ادائیگی پاکستانیوں کو نہیں آتی، قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا۔ عربی کے الفاظ صحیح ادا نہیں کر سکتے اور عرب بیٹھ کر ان کا مذاق اڑاتے ہیں۔ مَیں نہیں سمجھتا کہ عربوں میں سے ہر ایک ایسا ہوگا جو مذاق اڑاتا ہو۔ ہو سکتا ہے جن عربوں میں یہ بیاہی ہوئی ہیں وہ مذاق اڑاتے ہوں۔ اسلام میں تو ہر قوم کے دل جیت کر انہیں اللہ تعالیٰ کے کلام سے نہ صرف آشنا کروانا ہے بلکہ اسے پڑھنے کے لئے ان کے دلوں میں محبت بھی پیدا کرنی ہے اور ہر ایک کا الگ الگ لہجہ ہے۔ ہر ایک قرآن کریم کی محبت کی وجہ سے اسے بہترین رنگ میں پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور کرنی بھی چاہئے اور یقیناً ترتیل کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور جو اس بارے میں نئے مسلمان ہونے والوں کی مدد کر سکتے ہیں اور جنہیں صحیح طرح تلفّظ کے ساتھ پڑھنا آتا ہو۔ انہیں مدد بھی کرنی چاہئے لیکن مذاق اڑانے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔

پس جن کو صحیح تلفّظ اگر آتا بھی ہے تو ان کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مختلف قومیں ہیں، مختلف لوگ ہیں، ہر ایک کا اپنا اپنا لہجہ ہے اور عربی کے ہر لفظ کی ادائیگی ہر ایک سے نہیں ہو سکتی۔

اب مَیں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے بعض اور واقعات بھی بیان کرتا ہوں۔ آپ مسلمانوں کی حالت کے بارے میں کہ کیا حالت ہو رہی ہے۔ ایک جگہ ایک مثال سے بیان فرماتے ہیں کہ ''مثل مشہور ہے کہ کوئی بزدل آدمی تھا اسے وہم ہو گیا کہ وہ بہت بہادر ہے۔ وہ گودنے والوں کے پاس گیا۔ (Tattoo جو کرتے ہیں۔) پرانے زمانے میں یہ رواج تھا کہ بہادر اور پہلوان لوگ اپنے بازو پر اپنے کیریکٹر اور اخلاق کے مطابق نشان کھدوا لیتے تھے۔ (یہاں یورپ میں بھی اس کا بڑا رواج ہے۔) یہ بھی (بہرحال) گودنے والے کے پاس گیا۔ گودنے والے نے پوچھا تم کیا گدوانا چاہتے ہو؟ اس نے کہا میں شیر گدوانا چاہتا ہوں۔ جب وہ شیر گودنے لگا، جسم پر اس کی شکل بنانے لگا تو اس نے سوئی چبھوئی۔ سوئی چبھونے سے درد تو ہونا ہی تھا۔ وہ دلیر تو تھا نہیں۔ (خیال تھا کہ میں بہت بہادر ہوں۔) اس نے کہا یہ کیا کرنے لگے ہو؟ گودنے والے نے کہا کہ شیر گودنے لگا ہوں۔ اس نے پوچھا شیر کا کونسا حصہ گودنے لگے ہو؟ اس نے کہا دُم گودنے لگا ہوں۔ اس آدمی نے کہا کہ اگر شیر کی دُم کٹ جائے تو کیا وہ شیر نہیں رہتا؟ گودنے والے نے کہا شیر تو رہتا ہے۔ کہنے لگا اچھا پھر دُم چھوڑ دو، دوسرا کام کرو۔ اس نے پھر سوئی ماری تو بولنے لگا اب کیا کرنے لگے ہو؟ اس نے کہا کہ اب دایاں بازو گودنے لگا ہوں۔ اس آدمی نے کہا کہ شیر کا لڑائی یا مقابلہ کرتے وقت دایاں بازو کٹ جائے تو کیا وہ شیر نہیں رہتا۔ اس نے کہا شیر تو رہتا ہے۔ کہنے لگا پھر اسے بھی چھوڑ دو اور آگے چلو۔ اس طرح وہ بایاں بازو گودنے لگا تو اس نے اسے بھی رہنے دیا کہ کیا اس کے بغیر شیر نہیں رہتا۔ پھر ٹانگ گودنی چاہی تو پھر اس نے یہی کہا۔ آخر وہ گودنے والا جو تھا وہ بیٹھ گیا۔ اس آدمی نے جو گودوانے گیا تھا اور سمجھتا تھا میں بڑا بہادر ہوں کہا کہ کام کیوں نہیں کرتے۔ گودنے والے نے کہا اب کچھ رہ نہیں گیا۔ میں کروں کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہی آجکل اسلام کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ خاص طور پر مسلمان علماء اور لیڈروں کا یہی کام ہے۔ یہ نعرے تو بہت لگاتے ہیں اور عمل کچھ نہیں ہے اور جس بات کی دوسروں کو تلقین کرتے ہیں اس کا اسلام کی تعلیم سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ بھی چھوڑ دو، یہ بھی چھوڑ دو، وہ بھی چھوڑ دو۔ اپنے لئے تو ہر ایک چیز وہ چھڑواتے چلے جاتے ہیں۔

اس تعلق میں آپ ایک اور مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہمارے نانا جان حضرت میر ناصر نواب صاحب فرمایا کرتے تھے کہ چھوٹی عمر میں میری طبیعت بہت چُلبلی سی تھی۔ آپ میر درد کے نواسے تھے اور دہلی کے رہنے والے تھے۔ وہاں آم بھی ہوتے ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جب والدہ والد صاحب اور بہن بھائی صبح کے وقت آموں کے موسم میں آم چوسنے لگتے تو میں جو میٹھا آم ہوتا تھا اس کو کھٹّا کھٹّا کہہ کر الگ رکھ لیتا تھا اور باقی آم ان کے ساتھ مل کر کھا لیتا تھا۔ آم چوسنے کے لئے پہلے ایک دفعہ تو چکھنا پڑتا ہے ناں تو چکھتے ہوئے کہہ دیا کہ یہ کھٹّا ہے حالانکہ وہ میٹھا ہوتا تھا۔ جب آم ختم ہو جاتے تو پھر مَیں کہتا کہ میرا تو پیٹ نہیں بھرا۔ اچھا میں یہ کھٹّے آم ہی کھا لیتا ہوں اور سارے آم کھا لیتا تھا۔ ایک دن میرے بڑے بھائی جو بعد میں میر درد کے گدّی نشین ہوئے انہوں نے کہا کہ میرا ابھی پیٹ نہیں بھرا۔ میں بھی آج کھٹّے آم چوس لیتا ہوں۔ فرماتے تھے کہ میں نے انہیں بہتیرا زور لگایا مگر وہ باز نہ آئے۔ آخر انہوں نے آم چوسے اور کہا آم تو بڑے میٹھے ہیں تم یونہی کہتے تھے کھٹّے ہیں۔ جس طرح وہ آم چُوستے وقت میٹھے آم الگ کر لیا کرتے تھے اور باقی دوسروں کے ساتھ مل کر چُوس لیتے تھے اور بعد میں کھٹّے کہہ کر وہ بھی چوس لیتے تھے، حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہی حال آجکل کے مسلمانوں کا ہے۔ وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ شریعت اسلامیہ کو نافذ کیا جائے ان کا اگر یہ حال ہو تو ان لوگوں کا کیا حال ہے جو اسلام کو جانتے ہی نہیں۔ اسلام کی شریعت نافذ کرنے والے بھی اسی طرح کرتے ہیں کہ دھوکہ دہی سے اپنے لئے علیحدہ چیزیں رکھتے چلے جاتے ہیں۔ یہ تو ان کا بچپنا تھا۔ لیکن یہاں جان بوجھ کر غلط باتیں کی جاتی ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ دوسرے لوگ جو اسلام کو نہیں جانتے وہ تو پھر ہڈیاں اور بوٹی کچھ بھی نہیں چھوڑیں گے۔ (ماخوذ از الفضل 11 اکتوبر 1961ء صفحہ 3 جلد 50/15 نمبر 235)

ہر چیز کو اسی طرح کھا جائیں گے چاہے وہ غلط بھی ہو۔ پس آجکل بھی علماء اپنے لئے جو جواز پیدا کر کے اس طرح کی لوٹ مار کر رہے ہیں اور جو ہر طرف ہمیں نظر آتی ہے تو اس زمانے میں یہی اسلام کے لئے ایک بہت بڑا المیہ ہے۔ اور ان علماء کی وجہ سے باقیوں نے بھی اسلام کے نام پر لوٹ مار مچائی ہوئی ہے۔ انہی علماء کی وجہ سے مختلف تنظیمیں بنی ہوئی ہیں جنہوں نے ظلم و تعدی کے بازار گرم کئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرمائے۔

پھر اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ کس طرح ہمیں اپنی حالتوں کو درست کرتے ہوئے اپنے ایمان میں اضافہ کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہئے، حضرت مصلح موعود نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے ایک جگہ فرمایا کہ اگر آپ لوگ تقویٰ و طہارت اپنے اندر پیدا کریں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں اور تہجد اور درود پر التزام رکھیں تو اللہ تعالیٰ یقیناً آپ لوگوں کو بھی رؤیائے صادقہ اور کشوف میں سے حصہ دے گا اور اپنے الہام اور کلام سے مشرف کرے گا۔ اور زندہ معجزہ درحقیقت وہی ہوتا ہے جو انسان کو اپنی ذات میں ظاہر ہو۔ بیشک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزے بھی بڑے ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے بھی بڑے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے بھی بڑے ہیں مگر جہاں تک انسان کی اپنی ذات کا سوال ہوتا ہے اس کے لئے وہی معجزہ بڑا ہوتا ہے جس کا وہ اپنی ذات میں مشاہدہ کرتا ہے۔ آجکل بھی لوگ یہی سوال کرتے ہیں۔ اگر معجزے دیکھنے ہیں تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔

ایمان میں زیادتی اور ذاتی نشان کی مثال دیتے ہوئے آپ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کو دیکھ لو۔ انہوں نے جب احمدیت قبول کی اور قادیان میں کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد کابل واپس گئے تو وہاں کے گورنر نے انہیں بلایا اور کہا کہ توبہ کر لو۔ انہوں نے کہا کہ میں توبہ کس طرح کروں۔ جب میں قادیان سے چلا تھا تو اسی وقت مَیں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ مجھے ہتھکڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ تمہیں اس راہ میں ہتھکڑیاں پہننی پڑیں گی تو اب میں ان ہتھکڑیوں کو اتروانے کی کس طرح کوشش کروں۔ یہ ہتھکڑیاں میرے ہاتھوں میں پڑی رہنی چاہئیں تا کہ میرے رب کی بات پوری ہو۔ اب دیکھو انہیں یہ وثوق اور یقین اس لئے حاصل ہؤا کہ انہوں نے خود ایک خواب دیکھا تھا۔ اسی طرح خواہ کوئی کتنا ہی قلیل علم رکھتا ہو اگر وہ کوئی خواب دیکھ لے تو بزدلی کی وجہ سے وہ اس کو چھپا لے تو اَور بات ہے ورنہ اپنی جھوٹی خواب پر بھی اسے اس سے زیادہ یقین ہوتا ہے۔ (الفضل 22 جولائی 1956ء صفحہ 5 جلد 45/10 نمبر 169)

پس اگر انسان کا ایمان مضبوط ہو اور خدا تعالیٰ سے تعلق ہو تو پھر انسان دنیاداروں سے نہیں ڈرتا۔

اس کی ایک اور مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ حضرت صوفی احمد جان صاحب لدھیانوی بہت بڑے بزرگ تھے اور اپنے زمانے کے نیک لوگوں میں سے تھے۔ ایک دفعہ مہاراجہ جمّوں نے ان کو دعوت دی کہ آپ جمّوں آ کر میرے لئے دعا کریں۔ مگر آپ نے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ اگر آپ دعا کرانا چاہتے ہیں تو میرے پاس یہاں آئیں۔ مَیں آپ کے پاس کیوں چل کر جاؤں۔

(ماخوذ از الفضل 27-30 مارچ 1928ء صفحہ 9 جلد 15 نمبر 76-77)

پس اگر اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو تو جتنا مرضی کوئی بڑا آدمی ہو انسان اس سے نہیں ڈرتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے لوگوں کی پہلے کس قدر عقیدت تھی اس کا اور پھر آپ کے دعوے کے بعد کیا حالت ہو گئی، اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے بیان کیا کہ دیکھو ''براہین احمدیہ کی شہرت کو مدّنظر رکھتے ہوئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ لاکھوں آدمی آپ سے بڑی عقیدت رکھتے تھے۔ ایک کی تو شہادت بھی موجود ہے جو دعوے سے پہلے ہی وفات پا گئے۔ یعنی حضرت صوفی احمد جان صاحب (جن کا ابھی پہلے ذکر ہوا ہے جنہوں نے راجہ کو کہا تھا کہ دعا کروانی ہے تو یہاں آؤ۔ صوفی احمد جان صاحب) لدھیانوی نے دعویٰ سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ (پہلے بھی ہم کئی دفعہ سن چکے ہیں۔ آپ کا ایک شعر ہے کہ)

سب مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر تم مسیحا بنو خدا کے لئے

یہ تو ایک دُوربین ولی اللہ کی نظر تھی۔ (صوفی احمد جان صاحب تو ایک ولی اللہ تھے۔ ان کی ایک دُوربین نظر تھی جنہوں نے دیکھ لیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی مسیح موعود ہیں۔ چاہے دعویٰ ہے یا نہیں۔) مگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جن کی نگاہ اتنی دُوربین نہ تھی وہ بھی سمجھتے تھے کہ اسلام کی نجات آپ سے وابستہ ہے۔ مگر جب وہ ہتھیار آپ کو دیا گیا (یعنی وہ ہتھیار جس نے اسلام کو فتح کرنا تھا) جس سے دشمن پامال ہو سکتا تھا۔ وہ آبِ حیات دیا گیا جس سے مسلمانوں کی زندگی مقدر تھی تو بڑے بڑے مخلص آپ سے متنفر ہو گئے اور کہنے لگے جسے ہم سونا سمجھتے تھے افسوس وہ تو پیتل نکلا۔ ایسے لاکھوں انسان یکدم بدظن ہو گئے۔ حتیٰ کہ جب آپ نے بیعت کا اعلان کیا تو پہلے روز صرف چالیس اشخاص نے بیعت کی۔ یا تو لاکھوں لوگ اخلاص رکھتے تھے اور (حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ) پرانے لوگ سناتے ہیں کہ کس طرح بڑے بڑے علماء کہتے تھے کہ اسلام کی خدمت اسی شخص سے ہو سکتی ہے اور خود لوگوں کو آپ کے پاس

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالبِ دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

''یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔''

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 201)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

بھیجتے تھے حتی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے کہ براہین کے شائع ہونے پر میں مرزا صاحب کی زیارت کے لئے پیدل چل کر قادیان گیا اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی جنہوں نے آخر میں اپنا سارا زور مخالفت میں صَرف کر دیا انہوں نے بھی لکھا کہ تیرہ سو سال کے عرصے میں کسی نے اسلام کی اتنی خدمت نہیں کی جتنی اس شخص نے کی ہے۔

(ماخوذ از الفضل 15 مارچ 1934ء صفحہ 6 جلد 21 نمبر 110)

آجکل بھی مختلف نام نہاد اسلامی ٹی وی چینل اسی حوالے سے بڑی باتیں کرتے ہیں کہ اُس وقت خدمت کی۔ ضرورت تھی۔ لیکن بعد میں نعوذ باللہ بگڑ گئے۔ لیکن اصل میں تو یہ لوگ وہ ہیں جو دلوں کے اندھے ہیں اور جس کو خدا تعالیٰ نے سونا بنایا ہے اسے یہ لوگ پیتل سمجھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت کی طرف دیکھنے کی بجائے یہ لوگ اپنے نفسوں کے اندھیروں میں ڈوب گئے ہیں اور کم علم رکھنے والے مسلمانوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو عقل دے۔

ایک دفعہ جب 1931ء کی شوریٰ میں دار البیعت لدھیانہ کا ذکر ہوا۔ تو حضرت مصلح موعود نے وہاں نمائندگان کو کہا کہ میرے نزدیک یہ یعنی دار البیعت لدھیانہ کا معاملہ نہایت اہم معاملہ ہے۔۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خصوصیت سے اس کا ذکر کیا ہے بلکہ لدھیانہ کو بابِ لُدّ قرار دیا ہے جہاں دجّال کے قتل کی پیشگوئی ہے۔ (وہ جگہ جہاں دشمنوں کا خاتمہ ہوگا، دجال کا خاتمہ ہوگا) ایسے مقام کے لئے جہاں قادیان سے بیعت لینے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے گئے جماعت میں (اس جگہ کا) خاص احساس ہونا چاہئے۔ حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب آپ سے بیعت لینے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا یہاں نہیں بیعت لی جائے گی۔ (یعنی قادیان میں نہیں لی جائے گی) پھر لدھیانہ میں بیعت لی۔ وہاں کے پیر احمد جان صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے دعوے سے پہلے ہی آپ پر ایمان لانے کی توفیق دی تھی (جیسے پہلے ذکر ہو چکا ہے۔) انہوں نے اپنی وفات کے وقت اپنے سب خاندان کو جمع کیا اور کہا کہ حضرت مرزا صاحب مسیحیت کا دعویٰ کریں گے تم سب ایمان لے آنا۔ چنانچہ یہ سب خاندان ایمان لے آیا۔ پیر منظور محمد صاحب اور پیر افتخار احمد صاحب آپ کے لڑکے ہیں اور حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ ان کی لڑکی ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ ہے کہ اس مقام کا خاص طور پر نقشہ بنایا جائے اور بیعت کے مقام پر ایک علیحدہ جگہ تجویز کی جائے اور نشان لگا دیا جائے اور اس موقع پر وہاں جلسہ کیا جائے۔ چالیس آدمیوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ بیعت لی تھی ان سب کے نام اس جگہ لکھ دیئے جائیں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت 1931ء صفحہ 106-107)

لدھیانہ کا گھر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے پاس ہے وہاں جماعت نے کس حد تک اس پر عمل کیا ہے، اس پر کیا ہو رہا ہے، اس کا ریکارڈ اس وقت میرے پاس نہیں ہے بہر حال پتا لگ جائے گا۔ تو اس کو یادگار بنانے کی کوشش بہر حال کی جا رہی ہے۔

پھر لدھیانہ اور پیشگوئی مصلح موعود کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب دیکھا تھا کہ آپ کے سامنے جنت کے انگوروں کا ایک خوشہ لایا گیا ہے اور پھر آپ کو بتایا گیا کہ یہ ابوجہل کے لئے ہے۔ اس کی تعبیر یہ تھی کہ اس کے بیٹے عکرمہ کو جنت ملے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر آپؓ نے واقعہ بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ابوجہل کے لڑکے کو ایسا نیک کیا کہ اس نے دین کے لئے شاندار قربانیاں کیں۔ ایک جنگ کے موقع پر مسلمانوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہوا۔ عیسائی تیر انداز تاک تاک کر مسلمانوں کی آنکھوں میں تیر مارتے تھے اور صحابہ رضوان اللہ علیہم شہید ہوتے جاتے تھے۔ عکرمہ نے کہا مجھ سے یہ نہیں دیکھا جاتا۔ (یہ ابوجہل کے بیٹے تھے۔) اور اپنی فوج کے افسر سے کہا کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ میں ان پر حملہ کروں اور ساٹھ بہادروں کو ساتھ لے کر دشمن کے لشکر کے قلب پر (مرکز میں جا کے) حملہ کر دیا اور ایسا شدید حملہ کیا کہ اس کے کمانڈر کو جان بچانے کے لئے بھاگنا پڑا جس سے دشمن کے لشکر میں بھگدڑ مچ گئی۔ یہ جان باز ایسی بہادری سے لڑے کہ جب اسلامی لشکر وہاں پہنچا تو تمام کے تمام یا تو شہید ہو چکے تھے یا سخت زخمی پڑے تھے۔ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی سخت زخمی تھے۔ ایک افسر پانی لے کر زخمیوں کے پاس آیا اور اس نے پہلے عکرمہ کو پانی دینا چاہا۔ مگر آپ نے دیکھا کہ حضرت سہیل بن عمر پانی کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے اس افسر کو کہا کہ پہلے سہیل کو پانی پلاؤ پھر میں پیوں گا۔ مَیں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرا بھائی پیاس کی حالت میں پاس پڑا رہے اور میں پانی پی لوں۔ وہ سہیل کے پاس پانی لے کر پہنچا تو اس کے پاس حارث بن ہشام زخمی پڑے تھے۔ سہیل نے کہا کہ پہلے حارث کو پانی پلاؤ۔ وہ حارث کے پاس پہنچا تو وہ فوت ہو چکے تھے۔ پھر وہ واپس سہیل کے پاس آیا تو وہ بھی وفات پا چکے تھے اور جب وہ عکرمہ کے پاس پہنچا تو ان کی روح بھی پرواز کر چکی تھی۔ تو یہ عکرمہ ابوجہل کے لڑکے تھے۔

پس اگر کوئی شخص شریر ہو، بے دین ہو اور جھوٹا ہو تو کون کہہ سکتا ہے کہ اس کا بیٹا بھی ضرور اس جیسا ہی ہوگا۔ مگر خدا تعالیٰ کے کلام میں ایسی شہادتیں ہوتی ہیں جو اس کی صداقت کو واضح کر دیتی ہیں اور جس میں شہادت نہ ہو وہ ماننے کے قابل ہی نہیں ہوتا۔ اصل چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جو پیشگوئیاں ہوتی ہیں وہ کس طرح پوری ہوتی ہیں حالانکہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خواب دیکھی، رؤیا دیکھا تو آپ بڑے پریشان ہوئے تھے کہ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ابوجہل جنت میں ہو اور میں اس کو انگوروں کا خوشہ دے رہا ہوں۔ تو اس سے مراد اصل میں یہی تھی کہ ان کے بیٹے ایمان لے آئیں گے اور اسلام کی خاطر غیر معمولی قربانی کریں گے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اس پیشگوئی میں بھی (یعنی مصلح موعود والی پیشگوئی میں بھی) دوسری پیشگوئیوں کی طرح بہت سی شہادتیں موجود ہیں۔ آپ نے ایسے وقت میں جب قادیان کے لوگ بھی آپ کو نہ جانتے تھے یہ پیشگوئی فرمائی۔ قادیان کے کئی بوڑھے لوگوں نے سنایا ہے کہ ہم آپ کو جانتے ہی نہ تھے۔ ہم سمجھا کرتے تھے کہ غلام مرتضیٰ صاحب کا ایک ہی لڑکا ہے جس کا نام مرزا غلام قادر ہے۔ تو ایسا شخص جو خود گمنام ہو، جسے اس کے گاؤں کے لوگ بھی نہ جانتے ہوں، یہ پیشگوئی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اولاد دے گا جو زندہ بھی رہے گی اور اس کے لڑکوں میں سے ایک لڑکا ایسا ہوگا جو دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا اور اس کے ذریعہ اس کی تبلیغ بھی دنیا کے کناروں تک پہنچے گی۔ کون ہے جو اپنے پاس سے ایسی بات کہہ سکے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ وہ لڑکا تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ اس کے یہ معنی بھی تھے کہ وہ اس پیشگوئی سے چوتھے سال میں پیدا ہوگا۔ چنانچہ آپ نے یہ پیشگوئی 1886ء میں کی اور (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) میری پیدائش 12/جنوری 1889ء (eighteen eighty-nine) میں ہوئی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 23/مارچ 1889ء کو لدھیانہ میں پہلی بیعت لی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کا ہماری جماعت میں بھی اور باہر بھی بہت چرچا ہے۔ عموماً یہ سوال کیا جاتا تھا کہ وہ لڑکا کون ہے؟ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ پیشگوئی میں اس لڑکے کا نام محمود بھی بتایا گیا تھا اس لئے بطور تفاؤل کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میرا نام محمود بھی رکھا۔ اور چونکہ اس کا نام بشیر ثانی بھی تھا اس لئے میرا پورا نام بشیر الدین محمود احمد رکھا۔ جہاں تک اولاد ہونے اور اس کے زندہ رہنے کا تعلق تھا یہ پیشگوئی تو پوری ہوئی اور ایک بیٹے کا نام محمود رکھنے کی توفیق بھی آپ کو ملی۔ مگر دنیا انتظار کر رہی تھی کہ پیشگوئی کس لڑکے کے متعلق ہے؟ چنانچہ آج میں یہی بتانے کے لئے لدھیانہ آیا ہوں (آپ لدھیانہ گئے تھے)۔ آپ فرماتے ہیں کہ لدھیانہ کے ساتھ جماعت احمدیہ کا کئی رنگ میں تعلق ہے۔ لدھیانہ کی جو اہمیت جماعت کی تاریخ کے ساتھ ہے اس کے کئی پہلو ہیں۔ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی بیعت اسی شہر میں لی۔ (ایک تعلق) آپ کے بعد حضرت مولوی نور الدین صاحب آپ کے پہلے خلیفہ ہوئے اور ان کی شادی لدھیانہ میں ہی حضرت منشی احمد جان صاحب مرحوم کے ہاں ہوئی تھی (یہ دوسرا تعلق) اور اس پیشگوئی میں جس لڑکے کا تعلق ہے وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اس بیوی کے بطن سے پیدا ہوا جو لدھیانہ میں بھی رہی ہیں۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) مجھے یاد ہے کہ بچپن میں کچھ عرصہ مَیں یہاں بھی رہا ہوں۔ میں اس وقت اتنا چھوٹا تھا کہ مجھے کوئی خاص باتیں تو اس زمانے کی یاد نہیں ہیں کیونکہ اس وقت میری عمر دو اڑھائی سال کی تھی۔ (اب دیکھیں اس عمر میں بھی بعض باتیں جو یاد ہیں عموماً یاد نہیں رہتیں لیکن آپ وہ باتیں بھی بیان کر رہے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ) صرف ایک واقعہ یاد ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم جس مکان میں رہتے تھے وہ سڑک کے سر پر تھا اور سیدھی سڑک تھی۔ میں اپنے مکان سے باہر آیا تو ایک چھوٹا سا لڑکا دوسری طرف سے آ رہا تھا۔ اس نے میرے پاس آ کر ایک مری ہوئی چھپکلی مجھ پر پھینکی۔ میں اس قدر دہشت زدہ ہوا کہ روتا ہوا گھر کی طرف بھاگا۔ اس بازار کا نقشہ مجھے یاد ہے۔ وہ سیدھا بازار ہے گو اب میں نہیں جانتا کہ وہ کونسا تھا۔ ہمارا مکان ایک سرے پر تھا۔ تو میں نے کئی ماہ اپنے بچپن کی عمر کے یہاں گزارے ہیں۔ پس اس شہر کا کئی رنگ میں احمدیت کے ساتھ تعلق ہے۔ (ماخوذ از اہالیان لدھیانہ سے خطاب۔ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 257 تا 259)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اس شہر کی بڑی خصوصیت ہے جیسا کہ بیان کی ہوئی باتوں سے ظاہر ہے۔ لیکن فرماتے ہیں کہ میں سوچ رہا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے جن باتوں کا اعلان کیا جاتا ہے ان کی مخالفت لوگ ضرور کرتے ہیں اور پیشگوئی مصلح موعود کا اعلان کیا گیا تھا۔ لاہور میں لدھیانہ سے پہلے جلسہ ہو گیا تھا، ہوشیار پور میں ہو گیا تھا لیکن مخالفت نہیں ہوئی تھی۔ تو فرماتے ہیں کہ باوجود میرے اس اعلان کے بعد کہ یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے، میرے پر مخالفت نہیں ہوئی تھی۔ معلوم نہیں کسی نے مخالفت کیوں نہیں کی۔ لیکن لدھیانہ آئے۔ کہتے ہیں یہاں آ کر جب مَیں شہر میں سے گزر رہا تھا تو لوگوں کا جلوس نعرے لگاتا ہوا گزر رہا تھا کہ نعوذ باللہ مرزا مر گیا، مرزا مر گیا۔ تو بہر حال ہمیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو بھلانے کی وجہ سے یہ استہزاء کیا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی پوری چمک کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ آگے حضرت مصلح موعود نے یہ دعا بھی کی ہے کہ اللہ کرے کہ لدھیانہ کے لوگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق بھی عطا ہو اور آج جو مخالفت میں نعرے لگا رہے ہیں کل حق میں نعرے لگانے والے ہوں۔

(ماخوذ از اہالیان لدھیانہ سے خطاب۔ انوار العلوم جلد 17 صفحہ 260)

کلام الامام

”حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حاصل کرنے کے واسطے اوّل یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 202)

طالب دُعا: حفیظ احمد الہ دین، منیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان مع فیملی وافراد خاندان

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320
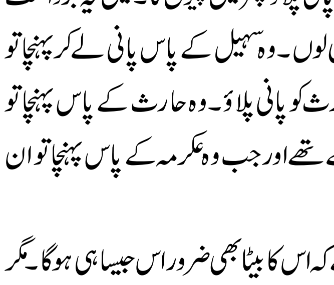

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی وافراد خاندان

آپ کے ایک صحابی یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کے عشق اور تعلق کا ذکر کرتے ہوئے آپ (حضرت مصلح موعودؓ) بیان فرماتے ہیں کہ میاں عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے اندر ایسا ہی عشق رکھتے تھے۔ ایک دفعہ وہ قادیان میں آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ان سے کوئی کام لے رہے تھے۔ اس لئے جب میاں عبداللہ صاحب سنوری کی چھٹی ختم ہوگئی اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جانے کے لئے اجازت طلب کی تو حضور نے فرمایا ابھی ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے مزید رخصت کے لئے درخواست بھجوادی مگر محکمے کی طرف سے جواب آیا کہ اَور چھٹی نہیں مل سکتی۔ انہوں نے اس امر کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ذکر کیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ ابھی ٹھہرو۔ چنانچہ انہوں نے لکھ دیا کہ میں ابھی نہیں آ سکتا۔ اس پر محکمے والوں نے انہیں dismiss کر دیا۔ (سرکاری محکمہ تھا) چار یا چھ مہینے جتنا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں رہنے کے لئے کہا تھا وہ یہاں ٹھہرے رہے۔ پھر جب واپس آ گئے تو محکمے نے یہ سوال اٹھا دیا کہ جس افسر نے انہیں dismiss کیا تھا اس افسر کا یہ حق ہی نہیں تھا کہ وہ انہیں dismiss کرتا۔ چنانچہ وہ پھر اپنی جگہ پر بحال کئے گئے اور پچھلے مہینوں کی جو قادیان میں گزار گئے تھے تنخواہ بھی مل گئی۔

اسی طرح ایک اور مثال آپ نے دی۔ منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی کے ساتھ واقعہ پیش آیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں ڈلہوزی کا سفر کر رہا تھا۔ کل رستے میں مجھے میاں عطاء اللہ صاحب وکیل نے یہ سنایا۔ یہ واقعہ الحکم میں بھی 1934ء میں پہلے چھپ چکا ہے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں) اس لئے میں منشی صاحب کے اپنے الفاظ میں اسے بیان کر دیتا ہوں۔ کہتے ہیں کہ میں جب سر رشتہ دار ہوگیا اور پیشی میں کام کرتا تھا تو ایک دفعہ مسلیں وغیرہ بند کر کے قادیان چلا آیا۔ تیسرے دن میں نے اجازت چاہی تو (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے) فرمایا ابھی ٹھہریں۔ پھر عرض کرنا مناسب نہ سمجھا کہ آپ ہی فرمائیں گے۔ اس پر ایک مہینہ گزر گیا۔ ادھر مسلیں میرے گھر میں تھیں۔ کام بند ہوگیا اور سخت خطوط آنے لگے۔ مگر یہاں یہ حالت تھی کہ ان خطوط کے متعلق وہم بھی نہ آتا تھا۔ (کہتے ہیں میں سب کچھ بھول گیا۔ خطوط آتے ہیں آتے رہیں۔) حضور کی صحبت میں ایک ایسا لطف اور محویت تھی کہ نہ نوکری کے جانے کا خیال تھا اور نہ ہی کسی باز پرسی کا اندیشہ۔ آخر ایک نہایت ہی سخت خط وہاں سے آیا۔ کہتے ہیں میں نے وہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے پڑھا اور فرمایا لکھ دو ہمارا آنا نہیں ہوتا۔ (ہم نہیں ابھی آ سکتے۔) میں نے وہی فقرہ لکھ دیا۔ اس پر ایک مہینہ اور گزر گیا تو ایک دن فرمایا کتنے دن ہو گئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ ہی گننے لگے اور فرمایا اچھا آپ چلے جائیں۔ میں چلا گیا اور کپورتھلہ پہنچ کر لالہ ہرچنداس مجسٹریٹ کے مکان پر گیا۔ (مجسٹریٹ کی عدالت میں ہی ملازمت تھی) تا کہ معلوم کروں کہ کیا فیصلہ ہوتا ہے۔ (نوکری میں رکھنا ہے، نکال دیا ہے، جرمانہ کرنا ہے، کیا ہوا؟ جب ان کے گھر گیا تو) انہوں نے کہا منشی جی آپ کو مرزا صاحب نے نہیں آنے دیا ہوگا۔ (یہی بات مجسٹریٹ نے کی) میں نے کہا ہاں۔ تو مجسٹریٹ صاحب کہنے لگے ان کا حکم مقدم ہے۔ (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا۔) تو حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ میاں عطاء اللہ صاحب کی روایت میں اس قدر زیادہ ہے کہ منشی صاحب مرحوم نے فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ لکھ دو کہ ہم نہیں آ سکتے تو میں نے وہی الفاظ لکھ کر مجسٹریٹ کو بھجوا دیئے۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ ایک گروہ تھا جس نے عشق کا ایسا اعلیٰ درجے کا نمونہ دکھایا کہ ہماری آنکھیں اپنی پچھلی جماعتوں کے آگے نیچی نہیں ہوسکتیں۔ ہماری جماعت کے دوستوں میں کتنی ہی کمزوریاں ہوں، کتنی ہی غفلتیں ہوں لیکن اگر حضرت موسیٰ کے صحابی ہمارے سامنے اپنا نمونہ پیش کریں تو ہم ان کے سامنے اس گروہ کا نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح عیسیٰ کے صحابی اگر قیامت کے دن اپنے اعلیٰ کارنامے پیش کریں تو ہم فخر کے ساتھ ان کے سامنے اپنے ان صحابہ کو پیش کر سکتے ہیں۔ اور یہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ میری امّت اور مہدی کی امّت میں کیا فرق ہے تو درحقیقت ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے فرمایا ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی طرح ہر قسم کی قربانیاں کرنے والے تھے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کے مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی دیکھ لو۔ ان کو خدا نے چونکہ خود جماعت میں ایک ممتاز مقام بخش دیا ہے اس لئے میں نے ان کا نام نہیں لیا ورنہ ان کی قربانیوں کے واقعات بھی حیرت انگیز ہیں۔ آپ جب قادیان میں آئے تو اس وقت بھیرہ میں آپ کی پریکٹس جاری تھی، مطب کھلا تھا اور کام بڑے وسیع پیمانے پر جاری تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب آپ نے واپس جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کیا جانا ہے، آپ اسی جگہ رہیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اسباب لینے کے لئے بھی نہیں گئے۔ (اپنا سامان لینے نہیں گئے) بلکہ کسی دوسرے آدمی کو بھیج کر بھیرہ سے اپنا اسباب منگوایا۔ یہی وہ قربانیاں ہیں جو جماعتوں کو خدا تعالیٰ کے حضور ممتاز کیا کرتی ہیں اور یہی وہ مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی ہر شخص کو جدوجہد کرنی چاہیئے۔ خالی فلسفیانہ ایمان انسان کے کسی کام نہیں آ سکتا۔ انسان کے کام آنے والا وہی ایمان ہے جس میں عشق اور محبت کی چاشنی ہو۔ فلسفی اپنی محبت کے کتنے ہی دعوے کرے ایک دلیل بازی سے زیادہ ان کی وقعت نہیں ہوتی کیونکہ اس نے صداقت کو دل کی آنکھ سے نہیں بلکہ محض عقل کی آنکھ سے دیکھا ہوتا ہے۔ مگر وہ جو عقل کی آنکھ سے نہیں بلکہ دل کی نگاہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی صداقت اور شعائر اللہ کو پہچان لیتا ہے اسے کوئی شخص دھوکہ نہیں دے سکتا۔ اس لئے کہ دماغ کی طرف سے فلسفہ کا ہاتھ اٹھتا ہے اور دل کی طرف سے عشق کا ہاتھ اٹھتا ہے۔

(ماخوذ از الفضل 28 اگست 1941ء صفحہ 7-6 جلد 29 نمبر 196)

اللہ تعالیٰ ہمیں دل کی آنکھ سے زمانے کے امام کو پہچاننے اور اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ ہم شعائر اللہ کو پہچاننے والے ہوں اور کبھی شیطان ہمیں دھوکہ نہ دے سکے۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ایک ہمارے درویش بھائی کا ہے۔ مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر ابن مکرم چوہدری نواب الدین صاحب۔ 28/جولائی 2015ء کو 94 سال کی عمر میں ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ لائلپور کے (یہ آجکل فیصل آباد کہلاتا ہے) اس کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے۔ 1936ء میں پندرہ سال کی عمر میں پہلی بار قادیان کی زیارت کے لئے آئے اور مسجد مبارک کی چھت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک مجلس سوال و جواب میں شامل ہوئے۔ واپسی کا کرایہ پورا نہ ہونے کی وجہ سے قادیان سے امرتسر اور وہاں سے لاہور تک قریباً 95 کلومیٹر کا فاصلہ پیدل کیا۔ 19 سال کی عمر میں نظام وصیت میں شامل ہو گئے۔ 1937ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا کہ تحریک جدید کی شمولیت کی میعاد دسمبر 1936ء میں ختم ہو چکی ہے۔ میں اُس وقت طالبعلم تھا۔ اب مجھے کچھ آمد ہے۔ مجھے بھی استثنائی طور پر تحریک جدید میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو اور ان تمام بیروزگار طلباء کو جو برسر روزگار ہو گئے تھے اجازت مرحمت فرمائی۔ پھر مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نے سندھ میں بھی جماعتی زمینوں پر کام کیا۔ 1947ء کے شروع میں زندگی وقف کر کے قادیان پہنچ گئے۔ اسی سال ہندوستان تقسیم ہوا جس کے نتیجہ میں درویشی کی سعادت نصیب ہوئی۔ دَورِ درویشی کو انتہائی صبر اور شکر اور وفا کے ساتھ نبھایا۔ دیہاتی مبلغ کے طور پر بھارت کے صوبہ یوپی میں دعوت و تبلیغ کا کام بہت اچھے رنگ میں کیا۔ میدان تبلیغ سے واپس قادیان آنے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ قادیان میں بطور استاد خدمت کی توفیق پائی۔ نظارت دعوت تبلیغ کے تحت تین سال تک ہندی کی تعلیم حاصل کی اور رتن، بھوشن اور پربھاکر ہندی کی تین ڈگریاں حاصل کیں۔ وید، بائبل، گیتا، گروگرنتھ صاحب کا اچھا مطالعہ رکھتے تھے۔ ہندوازم، سکھ ازم اور عیسائی ازم پر تحقیقی مضامین لکھتے رہے اور قرآن کریم کا ہندی ترجمہ کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ ہفت روزہ اخبار بدر قادیان میں آپ کے مضامین اس وقت سے طبع ہونے شروع ہوئے جب 1952ء میں تقسیم ملک کے بعد اخبار دوبارہ جاری ہوا اور یہ سلسلہ 2013ء تک جاری رہا۔ گویا یہ سلسلہ مضامین ساٹھ سال پر محیط ہے۔ اس کے علاوہ سلسلے کے دیگر رسائل جن میں مشکوٰۃ، راہ ایمان شامل ہیں ان میں بھی وقتاً فوقتاً آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے۔ نیز دیگر ملکی اخبارات میں بھی آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے جن میں روزنامہ ہندسماچار، ملاپ اور کشمیر کے اخبارات شامل ہیں۔ مرحوم کا ایک کتابچہ 'حکومت وقت اور احمدی مسلمان' 1963ء میں نظارت دعوت و تبلیغ کے تحت شائع ہوا اور بہت مقبول ہوا۔ آپ کے مضامین اور نظمیں بڑی اعلیٰ پائے کی ہوتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے بھی ان کی بڑی تعریف کی اور واقعی پڑھنے میں پتا لگتا تھا کہ دل سے نکل رہی ہے۔ علمی مضامین ہوتے تھے۔ آپ بہت خوددار انسان تھے۔ کبھی کسی کا محتاج بننا پسند نہیں کیا۔ اپنا کام خود کرتے رہے۔ علمی کاموں کے ساتھ ساتھ بچوں کو ساتھ لے کر زمینداری اور مویشیوں کے پالنے کا کام بھی جاری رکھا اور صاحب جائیداد ہو کر بچوں کے لئے ذاتی رہائش کا انتظام کر کے جماعتی مکان انجمن کو واپس کر دیا۔ یہ ان کا بہت بڑا نمونہ ہے۔ سخت بیماری کے ایام میں بھی باقاعدگی سے مسجد میں نماز ادا کرتے رہے۔ موصوف کو سچی خوابیں آتی تھیں جو آپ خلفاء کرام کو لکھتے اور بھیجتے رہے۔ وفات سے ایک ماہ قبل اپنے چھوٹے بیٹے ابراہیم کو اپنی وفات کا بتا دیا تھا اور پھر ایک ہفتہ قبل یاددہانی بھی کروائی۔ آپ کی دو شادیاں ہوئیں۔ پہلی شادی محترمہ عالم بی بی صاحبہ سے 1944ء میں ہوئی جن سے آپ کا ایک بیٹا منیر احمد پاکستان میں ہے۔ دوسری شادی 1956ء میں عائشہ بیگم صاحبہ بنت عبدالرزاق صاحب آف ہبلی کرناٹک سے ہوئی جن سے اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کیں۔ ان کے بیٹوں میں اسرائیل احمد، کرشن احمد، ابراہیم احمد اور داماد شکیل احمد اور محمود احمد صاحب سلسلے کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولادوں کو اور نسلوں کو بھی خلافت سے اور جماعت سے وابستہ رہنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرماتا رہے۔

★★★

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

خطبہ جمعہ

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نیک فطرت، ان کی صداقت کی پہچان کے لئے تڑپ، ان کی جان مال قربان کرنے کے لئے تڑپ اور کوشش اور ان کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عشق و محبت کے اپنے اپنے ذوق کے مطابق معیار اور اس کے اظہار سے متعلق حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ واقعات کا تذکرہ اور اس حوالہ سے احباب کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 7/اگست 2015ء بمطابق 7 ظہور 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے صحابہ کے واقعات پڑھتے ہیں یا سنتے ہیں تو ان کی نیک فطرت، ان کی صداقت کی پہچان کے لئے تڑپ، ان کی جان مال قربان کرنے کے لئے تڑپ اور کوشش اور ان کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق و محبت کے اپنے اپنے ذوق اور سمجھ کے مطابق معیار اور اس کا اظہار نظر آتا ہے۔ غرضیکہ یہ وہ آخرین تھے جو پہلوں سے ملنے کے لئے اپنے اپنے رنگ میں حق ادا کرنے والے بننے کے لئے کوشش کرنے والے تھے۔ ہر ایک کا اپنا انداز تھا اور ان کو دیکھنے والوں اور ان سے قریبی تعلق والوں نے بھی ان صحابہ کے ہر انداز اور اخلاق و کردار سے اپنے اپنے رنگ میں نصیحت حاصل کی یا بعض باتوں سے نتائج اخذ کئے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو خود بھی صحابہ میں سے تھے اور تقریباً تمام صحابہ سے یا جن کے واقعات آپ بیان فرماتے ہیں ان سے آپ کا ذاتی تعلق بھی تھا۔ آپ جب صحابہ کے حوالے سے بات کر کے ان سے نتائج اخذ کر کے نصیحت کرتے ہیں تو ان نصائح کا دل پر ایک خاص اثر بھی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ ہم کسی واقعہ سے ایک پہلو لیتے ہیں لیکن جب غور کریں تو مختلف پہلو سامنے نظر آتے ہیں اور ایک ہی واقعہ مختلف رنگ میں نصیحت بن جاتا ہے۔ مثلاً مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کا واقعہ ہے۔ ان کی بیعت کا جو واقعہ تھا اس کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے رنگ میں بیان فرمایا ہے۔

مولوی برہان الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جو پہلی دفعہ ملاقات کی ہے وہ بھی حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں ''ایک لطیفہ ہی ہے۔ کہتے تھے کہ میں قادیان میں آیا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام گورداسپور میں تھے اس لئے وہاں گیا۔ جس مکان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ٹھہرے ہوئے تھے اس کے ایک طرف باغ تھا۔ حامد علی (مرحوم) دروازے پر بیٹھا تھا۔ (یہ وہ بیان کرتے ہیں) تو اس نے مجھے (یعنی مولوی صاحب کو) اندر جانے کی اجازت نہ دی۔ مگر وہ کہتے ہیں کہ میں چھپ کر دروازے تک پہنچ گیا۔ آہستگی سے دروازہ کھول کر جو دیکھا تو حضرت صاحب ٹہل رہے تھے اور جلدی جلدی لمبے لمبے قدم اٹھاتے تھے۔ (یہ واقعہ پہلے بھی کئی دفعہ ہم سن چکے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب کہتے ہیں کہ) میں جھٹ پیچھے کو مڑا اور میں نے سمجھ لیا کہ یہ شخص صادق ہے جو جلدی جلدی ٹہل رہا ہے ضرور اس نے کسی دُور کی منزل پر ہی پہنچنا ہے تبھی تو یہ جلدی جلدی چل رہا ہے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) وہابی ہو کر (حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی وہابی تھے) مولوی صاحب کا اس قسم کا خیال کرنا عجیب ہی بات ہے ورنہ عموماً یہ لوگ خشک ہوتے ہیں''۔ (یعنی وہابی لوگ عموماً خشک ہوتے ہیں۔ شدت پسند ہی ہوتے ہیں۔) (الفضل 17/اپریل 1922ء صفحہ 6 جلد 9 نمبر 81)

اب دیکھیں اللہ تعالیٰ نے حضرت مولوی صاحب کو صداقت کی پہچان کروانی تھی تو نہ ان کو کسی قرآنی دلیل کے سمجھنے کا خیال آیا، نہ کسی حدیث کی دلیل کے سمجھنے کا، نہ کسی اور قسم کی دلیل کا خیال آیا۔ وہابی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بڑی شدت سے اس بات کے بھی قائل ہیں کہ وحی والہام کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ پھر ایسے خیالات بھی ہیں کہ نعوذ باللہ نبی یا ولی کو ہم پر کیا فضیلت ہے۔ جس طرح ہم ہیں، جس طرح باقی لوگ ہیں اسی طرح نبی بھی انسان ہے، ولی بھی انسان ہے۔ میں مختصر بیان بھی کر دوں شاید بعضوں کو نہ پتا ہو۔

ان کے اس غلط تصور کو ردّ کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ: ''انبیاء علیہم السلام کا وجود بھی ایک بارش ہوتی ہے۔ وہ اعلیٰ درجہ کا روشن وجود ہوتا ہے۔ خوبیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ دنیا کے لئے اس میں برکات ہوتے ہیں۔ اپنے جیسا سمجھ لینا (یعنی وہابیوں کا یہ خیال کہ وہ ہمارے جیسے ہی ہوتے ہیں۔ انسان ہیں) ظلم ہے۔ اولیاء اور انبیاء سے محبت رکھنے سے ایمانی قوت بڑھتی ہے''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 213 حاشیہ۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اب یہ خاص چیز ہے کہ انبیاء اور اولیاء سے محبت رکھنے سے ایمانی قوت بڑھتی ہے۔ بہرحال حضرت مولوی برہان الدین صاحب کی نیک فطرت نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیز چلنے کو ہی صداقت کا نشان سمجھ لیا۔ اللہ تعالیٰ کے خاص پیار کی نظر تھی جو حضرت مولوی صاحب پر پڑی ورنہ تو ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو دلائل سن کر، نشان دیکھ کر پھر بھی نہیں مانتے۔ یہ بھی درست نہیں کہ ہم یہ کہہ دیں کہ سارے وہابی سخت دل ہو گئے ہیں یا ہوتے ہیں۔ افریقہ میں ہزاروں ایسے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے قائل ہوئے اور آپ کی بیعت میں آئے۔ وحی والہام کی ہر وقت ضرورت کا ان لوگوں کو احساس ہوا اور یہ بھی پتا چلا کہ اولیاء اور انبیاء بارش کی طرح ہیں جن کے آنے سے زمین سرسبز و شاداب ہوتی ہے۔ پس روحانی سرسبزی کے لئے الہام کا جاری رہنا بھی ضروری ہے۔

پھر آپ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں جو حضرت سیٹھ عبدالرحمن مدراسی کے اخلاص اور قربانی کا ہے۔ ''سیٹھ عبدالرحمن صاحب مدراس کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں احمدی ہوئے۔ ان میں بڑا اخلاص تھا اور خوب تبلیغ کرنے والے تھے۔ ان کا ایک واقعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بڑے درد سے سنایا کرتے تھے۔ (حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) مجھے بھی جب وہ واقعہ یاد آتا ہے تو ان کے لئے دعا کی تحریک ہوتی ہے۔ ابتدا میں ان کی مالی حالت بڑی اچھی تھی اور اس وقت وہ دین کے لئے بڑی قربانی کرتے تھے۔ تین سو، چار سو، پانچ سو روپے تک ماہوار چندہ بھیجتے تھے۔ خدائی قدرت وہ بعض کام غلط کر بیٹھے (یعنی تجارتی لحاظ سے انہوں نے غلط کام کئے۔ اور جو فیصلے تھے وہ غلط کئے) اور اس وجہ سے ان کی تجارت بالکل تباہ ہو گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام انہیں کے متعلق ہوا تھا کہ

قادر ہے وہ بارگہ ٹوٹا کام بناوے
بنا بنایا توڑ دے کوئی اُس کا بھید نہ پاوے

جب یہ الہام ہوا تو پہلے مصرعہ کی طرف ہی خیال گیا اور ''قادر ہے وہ بارگہ ٹوٹا کام بناوے'' سے یہ سمجھا گیا کہ سیٹھ صاحب کا کاروبار پھر درست ہو جائے گا اور دوسرے مصرعہ 'بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے''، کی طرف (کسی کا) ذہن نہ گیا کہ پہلے کام بنے گا اور پھر بگڑ بھی جائے گا۔ بلکہ اسے ایک عام اصول سمجھا گیا۔ سیٹھ صاحب کے کاروبار کو دھکا لگنے کے بعد دو تین سال حالت اچھی ہو گئی۔ (جب یہ الہام ہوا اس کے بعد کاروبار پھر چمک اٹھا۔ حالت اچھی ہو گئی) مگر پھر (دوبارہ) خراب ہو گئی اور یہاں تک حالت پہنچ گئی کہ بعض اوقات کھانے پینے کے لئے بھی ان کے پاس کچھ نہ ہوتا تھا۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عجیب محبت کے رنگ میں ان کا ذکر کیا۔ فرمایا سیٹھ عبدالرحمن حاجی اللہ رکھا صاحب کا اخلاص کتنا بڑھا ہوا تھا۔ پانچ سو روپے کی رقم تھی جو انہوں نے اس موقع پر بھیجی تھی۔ (کوئی رقم آئی تھی اس کو دیکھ کر ذکر ہوا تھا) کسی دوست نے ان کی مشکلات کو دیکھ کر دو تین ہزار روپیہ انہیں دیا کہ کوئی تجارتی کام شروع کر دیں یا برتنوں کی دکان کھولیں۔ اس میں سے پانچ سو روپیہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھجوا دیا اور لکھا کہ مدت سے میں چندہ نہیں بھیج سکا۔ اب میری

غیرت نے برداشت نہ کیا کہ جب خدا تعالیٰ نے مجھے ایک رقم بھجوائی ہے تو میں اس میں سے دین کے لئے کچھ نہ دوں۔غرض خدمت دین کے لئے ان کا اخلاص بہت بڑھا ہوا تھا۔‘‘(خطبات محمود جلد 3 صفحہ 542)

پھر ان کے بارے میں مزید ایک جگہ تفصیل بیان کرتے ہوئے کہ ان کو اپنی مالی قربانی کا درد کس قدر تھا یعنی کس قدر درد سے قربانی کیا کرتے تھے اور نہ کرنے پر کس قدر بے چین ہوتے تھے۔ان کی کیا حالت ہوتی تھی؟ اور اس کا اظہار وہ دوسرے سے بھی کس طرح کیا کرتے تھے؟ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ’’جب ان کی مالی حالت بہت خراب ہوگئی جیسا کہ ذکر ہوا کہ بعض دفعہ کھانے کے پیسے نہیں ہوتے تھے اور بعض دوست ان کی مدد کرتے تھے۔ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام ایک غیر احمدی کا منی آرڈر آیا جس نے لکھا تھا کہ سیٹھ عبدالرحمن میرے بڑے دوست تھے مجھے ان پر بہت حسن ظنی ہے اور ان کو بزرگ سمجھتا ہوں اور ان کا عقیدت مند ہوں۔(یہ غیر احمدی لکھتے ہیں کہ) ایک روز میں نے ان کو بہت افسردہ دیکھا (سیٹھ صاحب کو) اور اس کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ جب میرے پاس روپیہ تھا تو میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں دین کے لئے بھیجا کرتا تھا مگر اب نہیں بھیج سکتا۔(یہ غیر احمدی کہتے ہیں کہ) ان کی اس بات کا میری طبیعت پر بڑا اثر ہوا اور میں نے نذر مانی ہے کہ میں آپ کو دو یا تین سو روپیہ ماہوار بھیجا کروں گا۔چنانچہ اس غیر احمدی نے آپ کو روپیہ بھیجنا شروع کر دیا۔(حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) ایک دفعہ سیٹھ صاحب کی طرف سے ایک منی آرڈر آیا جو شاید تین یا چار سو کا تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا تو فرمایا۔یہ منی آرڈر سیٹھ صاحب کا ہے ان کی مالی حالت تو بڑی خطرناک ہے۔(پھر کس طرح بھیج دیا ہے؟) بعد میں ان کا خط آیا جس میں لکھا تھا کہ مجھ پر کچھ قرض ہوگیا تھا جسے اتارنے کے لئے میں نے اپنے دوست سے کچھ روپیہ لیا۔پھر مجھے خیال آیا کہ کچھ آپ کو بھی بھیج دوں۔ چنانچہ کچھ تو قرض اتار دیا اور کچھ آپ کو بھیج رہا ہوں‘‘۔(ماخوذ از خطبات محمود جلد 23 صفحہ 402) تو یہ ان کا اخلاص اور وفا اور قربانی کا جذبہ تھا۔

پھر ایک جگہ حضرت مصلح موعودؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کا نقشہ کھینچتے ہوئے کہ کس طرح آپ کے دعوے کے بعد کہ آپ مسیح موعود ہیں اور اس لحاظ سے نبی اور رسول بھی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آپ کو یہ مقام ملا ہے، نہ کہ اپنی کسی قابلیت کی وجہ سے پھر بھی مسلمانوں کی اکثریت آپ کے خلاف ہوگئی۔اب تک ہم یہی نظارہ دیکھتے ہیں۔پھر حضرت مصلح موعود لکھتے ہیں کہ آپ نے تمام مذاہب کو جو چیلنج کیا تو اس کی وجہ سے عیسائی بھی اور ہندو بھی آپ کے خلاف ہو گئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تذلیل کی بڑی کوششیں کی گئیں۔آپ پر مقدمات قائم کئے گئے حتی کہ متواتر تین ماہ تک عام سرکاری رخصتوں کے علاوہ برابر روزانہ کئی کئی گھنٹے آپ کو عدالت میں کھڑا رہنا پڑتا۔ایک دن مجسٹریٹ نے اپنی دشمنی کی وجہ سے آپ کو پانی تک پینے کی اجازت نہیں دی۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ہم آج ان باتوں کو بھول گئے ہیں مگر اس زمانے کے مخلصین کے لئے یہ ایک بہت بڑا ابتلاء تھا۔وہ ایک طرف تو خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ سنتے تھے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور تیرے نہ ماننے والے دنیا میں ادنیٰ اقوام کی طرح رہ جائیں گے۔مگر دوسری طرف دیکھتے تھے کہ ایک معمولی چار پانچ سو تنخواہ لینے والا ہندو مجسٹریٹ آپ کو کھڑا رکھتا ہے اور پانی تک پینے کی اجازت نہیں دیتا۔حتی کہ آپ کا کھڑے کھڑے سر چکرا جاتا اور پاؤں تھک جاتے۔کمزور ایمان والے حیران ہوتے ہوں گے کہ کیا یہی وہ شخص ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کے اس قدر وعدے ہیں۔غرضیکہ یہ بھی ابتلاء تھے۔بعض کے لئے اس لحاظ سے کہ یہ کتنی بیچارگی ہے اور بعض کے لئے اس لحاظ سے کہ وہ اپنے ایمان کا یہی اقتضاء سمجھتے تھے۔ان کے ایمان کا تقاضا یہی تھا کہ ایسے مخالفین کو مار ہی ڈالیں۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے وہ نظارہ یاد ہے جس دن ایک کیس کا فیصلہ سنایا جانا تھا کہ ہماری جماعت میں ایک دوست تھے جن کو پروفیسر کہا جاتا تھا۔پہلے جب وہ احمدی نہیں تھے تو تاش وغیرہ کے کھیل بڑے اعلیٰ پیمانے پر کھیلا کرتے تھے یعنی جوا کھیلتے تھے۔اچھے ہوشیار آدمی تھے اور اسی طرح تاش کے کھیل سے چار پانچ سو روپیہ ماہوار کما لیتے تھے۔مگر احمدی ہونے پر انہوں نے یہ کام چھوڑ دیا۔(یہ بھی احمدیوں کے لئے ایک نصیحت ہے۔اگر پہلے جوا کی عادت تھی تو احمدی ہونے پر یہ کام چھوڑ دیا) اور معمولی دکان کر لی تھی۔انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عشق تھا اور اس وجہ سے غربت کو بڑے اخلاص سے برداشت کرتے تھے۔ان کے اخلاص کی ایک مثال حضرت مصلح موعود کہتے ہیں مَیں سناتا ہوں کہ ’’انہوں نے لاہور میں جا کر کوئی دکان کی۔جو گاہک آتے انہیں تبلیغ کرتے ہوئے لڑ پڑتے۔اگر گاہک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کوئی ایسی بات کر دیتا تو لڑ پڑتے۔ایک دن خواجہ کمال الدین صاحب نے آ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے شکایت کی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے محبت سے انہیں کہا کہ پروفیسر صاحب ہمارے لئے یہی حکم ہے کہ نرمی اختیار کرو۔خدا تعالیٰ کی یہی تعلیم ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام سمجھاتے جاتے تھے اور پروفیسر صاحب کا چہرہ سرخ ہوتا جاتا تھا۔ادب کی وجہ سے وہ بیچ میں تو نہ بولے مگر سب کچھ سن کر یہ کہنے لگے کہ میں اس نصیحت کو نہیں مان سکتا۔پھر کہنے لگے کہ آپ کے پیر یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر کوئی ایک لفظ بھی کہے تو آپ مباہلے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں اور کتابیں لکھ دیتے ہیں مگر ہمیں یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پیر کو اگر گالیاں دیں تو چپ رہیں۔(حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) بظاہر یہ بے ادبی تھی مگر اس سے ان کے عشق کا پتا ضرور لگ سکتا ہے۔(بہر حال مقدمے کا ذکر ہو رہا تھا جس دن مجسٹریٹ نے فیصلہ سنانا تھا) جب فیصلہ سنانے کا وقت آیا تو لوگوں کو یقین تھا کہ مجسٹریٹ ضرور سزا دے دے گا اور بعید نہیں کہ قید کی ہی سزا دے۔ادھر جو احمدی مخلصین تھے ان کے دل میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ خیال نہیں آ سکتا تھا کہ آپ کو گرفتار کر لیا جائے گا۔اس دن عدالت کی طرف سے بھی زیادہ احتیاط کی گئی تھی۔پہرہ بھی زیادہ تھا (یعنی پولیس بہت زیادہ تھی۔) جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (عدالت کے) اندر تشریف لے گئے تو دوستوں نے پروفیسر صاحب کو باہر روک لیا کیونکہ ان کی طبیعت تیز تھی۔پروفیسر صاحب نے ایک بڑا سا پتھر ایک درخت کے نیچے چھپا کر رکھا ہوا تھا۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ جس طرح ایک دیوانہ چیخ مارتا ہے زار زار روتے ہوئے دفعۃً وہ درخت کی طرف بھاگے اور وہاں سے پتھر اٹھا کر بے تحاشا عدالت کی طرف دوڑے اور اگر جماعت کے لوگ راستہ میں نہ روکتے تو وہ مجسٹریٹ کا سر پھوڑ دیتے۔انہوں نے خیال کر لیا کہ مجسٹریٹ ضرور سزا دے دے گا اور اسی خیال کے اثر کے ماتحت وہ اسے مارنے کے لئے آمادہ ہو گئے۔‘‘ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 15 صفحہ 66۔67)

پس ایسے حالات میں بعض لوگوں کے ایسے ردّ عمل ہوتے ہیں۔کمزور ایمان والے مرتد ہو جاتے ہیں۔(جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ایسی ہی حالت تھی) اور مخلصین کے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے لیکن بہت زیادہ جذباتی رنگ رکھنے والے جیسا کہ پروفیسر صاحب تھے، تھوڑے سے جذباتی بھی اور غصیلے بھی اور وہ ایسی سوچ رکھنے والے خود بدلہ لینے کی بھی سوچ لیتے ہیں۔لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو تعلیم ہے اور تربیت ہے جو ہمارے لئے اسوہ ہے اور ایک لائحہ عمل ہے اسے ہمیشہ ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم نے ہمیشہ صبر اور حوصلے سے کام لینا ہے۔آج بھی ایسے واقعات ہوتے ہیں۔انجام کار تو انشاء اللہ تعالیٰ وہی ہونا ہے جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور صبر اور دعا سے کام لینے والے انشاء اللہ اس کے نظارے بھی دیکھیں گے۔

بعض دنوں کے بارے میں بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ کوئی دن اچھا ہے کوئی منحوس ہے۔کسی دن سفر کرو کسی میں نہ کرو۔بعض لوگ سوال کرتے رہتے ہیں، مجھ سے بھی پوچھتے ہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حوالہ بھی بعض دفعہ پیش کر دیا جاتا ہے یا حضرت امّاں جان کا حوالہ پیش کر دیا جاتا ہے۔حضرت امّاں جان کا حوالہ یہ تھا کہ حضرت مصلح موعود نے لکھا کہ منگل والے دن یا بعض اَور دنوں میں انہوں نے مجھے سفر کرنے سے روکا۔ان کی کوئی خواب تھی یا وہم تھا تو وہ اس کا تقاضا تھا جس کی وجہ سے حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے۔اصل میں تو دن کی کوئی اہمیت نہیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بھی آپ نے اس کی ایک وضاحت فرمائی ہے۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے کسی نے کہا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے کسی دن کو منحوس کہا ہے۔کہنے والے نے حضرت مصلح موعود کو کہا کہ ’’آپ ہی نے تو کسی تقریب میں کہا تھا کہ منگل کے دن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شاید کوئی الہام ہوا تھا یا کوئی اور وجہ تھی کہ آپ اسے ناپسند فرمایا کرتے تھے۔حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے تو ایک روایت کی تشریح کی تھی یہ تو نہیں کہا تھا کہ منگل کا دن منحوس ہے۔چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ایک ایسی روایت منسوب کی جاتی ہے۔اس لئے میں نے بتایا تھا کہ اگر اس روایت کو درست تسلیم کیا جائے کہ شاید منگل کے دن سے آپ کو اس لئے تخویف کرائی گئی ہو کہ آپ کی وفات منگل کے دن ہونے والی تھی۔مگر بعض لوگوں نے اس مخصوص بات کو جو محض آپ کی ذات کے ساتھ وابستہ تھی وسیع کر کے اسے ایک قانون بنا لیا اور منگل کی نحوست کے قائل ہو گئے۔حالانکہ جو چیز خدا کی طرف سے ہو اس کو نحوست قرار دینا بڑی بھاری نادانی ہوتی ہے۔باقی رہی وہ روایت جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منسوب کی جاتی ہے اگر وہ درست ہے تو اس نحوست سے مراد صرف وہ نحوست تھی کہ آپ کی وفات منگل کے دن ہونے والی تھی ورنہ جب خدا تعالیٰ نے خود تمام دنوں کو بابرکت کیا ہے اور تمام دنوں میں اپنی صفات کا اظہار کیا ہے تو اس کی موجودگی میں اگر کوئی روایت اس کے خلاف ہمارے سامنے آئے گی تو ہم کہیں گے کہ یہ روایت بیان کرنے والے کو غلطی لگی ہے۔ہم ایسی روایت کو تسلیم نہیں کر سکتے

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ایوّب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔(ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، حیدرآباد

Zaid Auto Repair

زید آٹو ریپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles

Shop No. 7, Front of Guru Nanak Filling Station

Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی و افراد خاندان

اور یا پھر ہم یہ کہیں گے کہ ہر ایک انسان کو بشریت کی وجہ سے بعض دفعہ کسی بات میں وہم ہو جاتا ہے ممکن ہے کہ ایسا ہی کوئی وہم منگل کی کسی دہشت کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ہو گیا ہو۔ مگر ہم یہ نہیں کہیں گے کہ یہ دن منحوس ہے۔ ہم اس روایت میں یا تو راوی کو جھوٹا کہیں گے یا پھر یہ کہیں گے کہ شاید بشریت کے تقاضے کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو اس دن کے بارے میں اپنے لئے بیان فرمایا۔ ورنہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں مسئلے کے طور پر یہی حقیقت ہے اور یہی بات اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بیان فرمائی ہے کہ سارے کے سارے دن بابرکت ہوتے ہیں مگر مسلمانوں نے اپنی بدقسمتی سے ایک ایک کر کے دنوں کو منحوس کرنا شروع کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ کامل طور پر نحوست اور ادبار کے نیچے آ گئے۔ (ماخوذ از الفضل 21 ستمبر 1960ء صفحہ 3-2 جلد 49/14 نمبر 217)

بعض لوگ اپنی عاجزی میں ضرورت سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔ اس کا بھی ایک دلچسپ واقعہ ہے اور بعض اپنی نظریات کی سختی میں زیادہ شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ مزاج رکھنے والے دو اشخاص تھے جو اکٹھے ہو گئے۔ ان کے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ”مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ایک شخص حافظ محمد صاحب پشاور کے رہنے والے تھے۔ قرآن کریم کے حافظ تھے اور سخت جوشیلے احمدی تھے۔ میرا خیال ہے کہ وہ اہلحدیث میں رہ چکے تھے کیونکہ ان کے خیالات میں بہت زیادہ سختی پائی جاتی تھی۔ وہ ایک دفعہ جلسے پر آئے ہوئے تھے اور قادیان سے واپس جا رہے تھے کہ راستے میں خدا تعالیٰ کی خشیت کے بارے میں باتیں شروع ہو گئیں۔ کسی شخص نے کہا کہ اللہ کی شان تو بہت بڑی ہے۔ ہم لوگ تو بالکل ذلیل اور حقیر ہیں۔ پتا نہیں کہ خدا ہماری نماز بھی قبول کرتا ہے یا نہیں۔ ہمارے روزے بھی قبول کرتا ہے یا نہیں۔ ہماری زکوۃ اور حج بھی قبول کرتا ہے یا نہیں۔ اس پر ایک دوسرا شخص بولا کہ اللہ تعالیٰ کی بڑی شان ہے۔ میں تو کئی دفعہ سوچتا ہوں کہ میں مومن بھی ہوں یا نہیں۔ پشاور کے رہنے والے یہ حافظ محمد صاحب ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ یہ باتیں سنتے ہی اس شخص سے مخاطب ہوئے جس نے یہ کہا تھا پتا نہیں میں مومن بھی ہوں یا نہیں۔ اور کہنے لگے تم اپنے آپ کو کیا سمجھتے ہو۔ کیا یہ سمجھتے ہو کہ تم مومن ہو یا نہیں۔ اس نے کہا میں تو یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ میں مومن ہوں یا نہیں۔ حافظ صاحب کہنے لگے کہ اچھا اگر یہ بات ہے تو میں نے آج سے تمہارے پیچھے نماز ہی نہیں پڑھنی۔ باقیوں نے کہا کہ حافظ صاحب اس کی بات ٹھیک ہے ایمان کا مقام تو بہت بلند ہے۔ کہنے لگے اچھا پھر آج سے تم سب کے پیچھے میری نماز بند۔ جب تم اپنے آپ کو مومن ہی نہیں سمجھتے تو تمہارے پیچھے نماز کس طرح ہو سکتی ہے۔ غرض دوست پشاور پہنچے اور حافظ صاحب نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی چھوڑ دی۔ جب پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ تم تو اپنے آپ کو مومن ہی نہیں سمجھتے۔ میں تمہارے پیچھے نماز کس طرح پڑھوں۔ آخر جب فساد زیادہ بڑھ گیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ حافظ صاحب ٹھیک کہتے ہیں (جو انہوں نے کہا تھا ناں کہ تم کہتے ہو میں مومن نہیں)۔ مگر صرف یہی نہیں کہ ٹھیک کہتے ہیں تو نماز نہیں پڑھنی۔ فرمایا مگر یہ ان کی غلطی تھی کہ انہوں نے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھنی ہی چھوڑ دی کیونکہ انہوں نے کفر نہیں کیا تھا لیکن بات ٹھیک ہے۔ ہماری جماعت کے دوستوں کا فرض تھا کہ وہ اپنے آپ پر حسن ظنی کرتے۔ جہاں تک کوشش کا سوال ہے انسان کو فرض ہے کہ وہ اپنی کوشش جاری رکھے اور نیکیوں میں بڑھنے کی کوشش کرے۔ (حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا) مگر یہ کہ مومن ہونے سے انکار کر دے یہ غلط طریق ہے۔ (تعلق باللہ۔ انوار العلوم جلد 23 صفحہ 144-145)

آجکل گرمیوں میں تو یورپ میں ننگ ہی ننگ نظر آتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو لباس کو زینت بھی قرار دیا ہے اور ہم آجکل معاشرے میں دیکھتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا عریانی کو ہی فیشن سمجھ لیا گیا ہے۔ اب انتہا یہاں تک ہو گئی ہے کہ گزشتہ دنوں یہ خبر تھی کہ کسی جگہ مسلمان لڑکیوں کا گروپ سائیکل چلا رہا تھا۔ سائیکل چلاتے ہوئے گرمی محسوس کی تو انہوں نے کپڑے ہی اتار دیئے۔ گویا اب وہ زمانہ بھی آ گیا ہے جب جسم کے بعض حصے اخلاقاً اور طبعاً ننگے رکھنا مسلمانوں کے لئے بھی معیوب نہیں سمجھا جاتا۔ کیا کبھی تو وہ زمانہ تھا کہ کم از کم اور خاص طور پر مسلمانوں میں اخلاقاً اور طبعاً ایک بہت بڑا طبقہ اس چیز کو معیوب سمجھتا تھا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں تو شاید عریانی آج کی نسبت سترّ فیصد، اسّی فیصد سے بھی کم ہوگی۔ لیکن اس وقت کے ایک مصور جو تصویریں بناتا تھا، پینٹنگ کرتا تھا اس کا بیان حضرت مصلح موعود نے لکھا ہے کہ ایک مشہور انگریز مصوّر نے مضمون لکھا ہے جس میں اس نے عورتوں کو مخاطب کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ آجکل یورپ کی عورتوں میں یہ رواج پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے جسم کو زیادہ سے زیادہ ننگا کرتی چلی جاتی ہیں۔ بہرحال وہ مشہور مصور لکھتا ہے کہ میں ایک مصور کی حیثیت سے عورتوں اور مردوں کے ننگے جسم دیکھنے کا اس قدر عادی ہوں کہ کسی دوسرے کو اس قدر دیکھنے کا کم موقع ملتا ہے۔ اس لئے میں ایک ماہر فن کی حیثیت سے مشورہ دیتا ہوں کہ ننگا جسم خوبصورتی پیدا نہیں کرتا بلکہ بسا اوقات ایسی عورت مرد کی نگاہ میں بدصورت سمجھی جاتی ہے۔ اس لئے عورتیں اگر اپنے جسموں کو اس لئے ننگا رکھتی ہیں کہ حسن کی تعریف ہو تو بعض دفعہ تعریف کے بجائے نفرت پیدا ہوتی ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ ایک ماہر فن کی رائے ہے جو یورپ کا رہنے والا ہے اور یہ رائے جو ہے بڑی وزن دار ہے اور بڑی معقول ہے۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 15 صفحہ 152-153)

اسی طرح مرد بھی اپنے عجیب وغریب حلیے بنا لیتے ہیں اور لباس پہنتے ہیں جن سے ان کا وقار بھی ضائع ہوتا ہے اور بدصورتی بھی نمایاں ہوتی ہے۔ لیکن آجکل تو آزادی کے نام پر چار آدمی اگر جمع ہو کر کوئی اظہار کر دیں تو اس بیہودہ اظہار کو اہمیت دی جاتی ہے جس کی وجہ سے معاشرہ مجموعی طور سے بداخلاقی اور گراوٹ کا شکار ہوتا چلا جا رہا ہے۔ آج سے سترّ برس پہلے یا اسّی برس پہلے یہ ایک مصوّر کا حق کا اظہار تھا۔ آج کا مصوّر بھی شاید اپنے اس اظہار کا اظہار نہ کر سکے۔ ایماندارانہ رائے اور مشورہ نہ دے اور نہ کہ مصور بلکہ کسی میں بھی جرأت نہیں ہے اور یہی وجہ ہے کہ اخلاقی طور پر انحطاط ہوتا چلا جا رہا ہے۔ خوبصورتی کی پہچان عریانی بنتی جا رہی ہے۔

پس یاد رکھنا چاہئے کہ خوبصورتی کی پہچان عریانی یا ظاہری حالت نہیں ہے بلکہ کچھ اور ہے۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہ کی ایک بحث کا ذکر کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں ایک دفعہ حضرت خلیفہ اوّلؓ اور مولوی عبدالکریم صاحب مرحومؓ کے درمیان آپس میں اس بات پر بحث چھڑ گئی۔ حضرت خلیفہ اولؓ فرماتے تھے کہ خوبصورتی کا پہچاننا آسان نہیں ہے۔ ہر شخص کی نگاہ حسن کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتی۔ یہ صرف طبیب ہی پہچان سکتا ہے کہ کون خوبصورت ہے اور کون بدصورت۔ مگر مولوی عبدالکریم صاحب فرماتے تھے کہ یہ کون سی مشکل بات ہے۔ ہر آنکھ انسانی خوبصورتی کو پہچان سکتی ہے۔ ظاہری طور پر جب دیکھ لو تو پہچان سکتی ہے۔ حضرت خلیفہ اول کا نقطۂ نگاہ یہ تھا کہ بیشک ہر نگاہ حسن کو اپنے طور پر پہچان لیتی ہے مگر اس شناخت میں بہت سی غلطیاں ہو جاتی ہیں اور طبیب ہی سمجھ سکتا ہے کہ کون واقعہ میں خوبصورت ہے اور کون محض اوپر سے خوبصورت نظر آ رہا ہے۔ اسی گفتگو میں حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ کیا آپ کے نزدیک یہاں کوئی مرد خوبصورت بھی ہے۔ انہوں نے (مولوی عبدالکریم صاحب نے) ایک نوجوان کا نام لیا جو اتفاقاً اس وقت سامنے آ گیا جب وہ بحث ہو رہی تھی۔ کہنے لگے میرے خیال میں یہ خوبصورت ہے۔ حضرت خلیفہ اول نے فرمایا کہ آپ کی نگاہ میں تو یہ خوبصورت ہے مگر دراصل اس کی ہڈیوں میں نقص ہے۔ شکل دیکھ کے پہچان لیا۔ پھر آپ نے (حضرت خلیفہ اوّل نے) اسے قریب بلایا اور فرمایا میاں ذرا قمیص تو اٹھانا۔ اس نے قمیص جو اٹھائی تو ٹیڑھی ہڈیوں کی ایک ایسی بھیانک شکل نظر آئی کہ مولوی عبدالکریم صاحب کہنے لگے کہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہ مجھے تو معلوم نہیں تھا کہ اس کے جسم کی بناوٹ میں یہ نقص ہے۔ میں تو اس کا چہرہ دیکھ کر اسے خوبصورت سمجھتا تھا۔“ (خطبات محمود جلد 15 صفحہ 154، 155)

پس ظاہری حسن بعض دفعہ نظر آتا ہے جو اندر سے حسن نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے اگر بعض برائیوں کو ڈھانپنے کے لئے لباس کا حکم دیا ہے تو وہ اس لئے کہ کچھ نہ کچھ انسان کی زینت بنی رہے۔ اور انسان اسی سے دُور ہٹتا چلا جا رہا ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کا ذکر فرمایا جن کا سحری کے اوقات کے بارے میں اپنا ایک نظریہ تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کی کس طرح رہنمائی فرمائی وہ بھی عجیب ہے۔ فرماتے ہیں کہ ”ہماری جماعت میں ایک شخص ہوا کرتے تھے جسے لوگ فلاسفر کہتے تھے۔ اب وہ فوت ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے۔ (فرماتے ہیں کہ) اسے بات بات میں لطیفے سوجھتے تھے جن میں سے بعض بڑے اچھے ہوا کرتے تھے۔ فلاسفر اسے اسی لئے کہتے تھے کہ وہ ہر بات میں ایک نیا نکتہ نکال لیتا تھا۔ ایک دفعہ روزوں کا ذکر چل پڑا۔ کہنے لگا کہ انہوں نے (یعنی مولویوں نے یا فقہ کے ماہرین نے) یہ محض ایک ڈھونگ رچایا ہوا ہے کہ سحری ذرا دیر سے کھاؤ تو روزہ نہیں ہوتا۔ بھلا جس نے بارہ گھنٹے فاقہ کیا اس نے پانچ منٹ بعد سحری کھا لی تو کیا حرج ہوا۔ مولوی جھٹ سے فتویٰ دیتے ہیں کہ اس کا روزہ ضائع ہو گیا۔ غرض اس نے اس پر خوب بحث کی۔ صبح وہ گھبرایا ہوا حضرت خلیفہ اوّل کے پاس آیا۔ زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا تھا۔ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی بات ہے) مگر چونکہ حضرت خلیفہ اوّل ہی درس وغیرہ دیا کرتے تھے اس لئے آپ کی مجلس میں بھی لوگ کثرت سے آ جایا کرتے تھے۔ آتے ہی کہنے لگا کہ آج رات تو مجھے بڑی ڈانٹ پڑی۔ آپ نے فرمایا کیا ہوا؟

دعاؤں میں لگے رہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔“

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 207)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ مع فیملی ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس میں یہ تین باتیں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ وہ کمزوروں پر رحم کرے۔ ماں باپ سے محبت کرے اور خادموں اور نوکروں سے حسن سلوک کرے۔

(جامع ترمذی کتاب صفۃ القیامہ حدیث نمبر 2418)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی و افراد خاندان

کہنے لگا کہ رات کو میں بحث کرتا رہا کہ مولویوں نے ڈھونگ رچایا ہوا ہے کہ روزہ دار ذرا سحری دیر سے کھائے تو اس کا روزہ نہیں ہوتا۔ میں کہتا تھا کہ جس شخص نے بارہ گھنٹے یا چودہ گھنٹے فاقہ کیا ہو وہ اگر پانچ منٹ دیر سے سحری کھاتا ہے تو کیا حرج ہے۔ اس بحث کے بعد میں سو گیا تو میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ہم نے تانی لگائی ہوئی ہے۔ فلاسفر جولاہا تھا۔ اس لئے خواب میں بھی اسے اپنے پیشہ کے مطابق یاد آئی۔ رسّی، دھاگہ جو کپڑا بنانے کے لئے کھینچتے ہیں تو کہتے ہیں) دونوں طرف میں نے کیلے گاڑ دیئے اور تانی کو پہلے ایک کیلے سے باندھا اور پھر میں اسے دوسرے کیلے سے باندھنے کے لئے لے چلا۔ جب کیلے کے قریب پہنچا تو دو انگلی ورے سے تانی ختم ہو گئی۔ میں بار بار کھینچتا کہ کسی طرح اسے کیلے سے باندھ لوں مگر کامیاب نہ ہو سکا اور میں نے سمجھا کہ میرا سارا سوت مٹی میں گر کر تباہ ہو گیا۔ چنانچہ میں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ میری مدد کے لئے آؤ۔ دو انگلیوں کی خاطر میری تانی چلی۔ (وہ دھاگہ جو تھا خراب ہو رہا ہے۔) اور یہی شور مچاتے مچاتے میری آنکھ کھل گئی۔ جب میں جاگا تو میں سمجھا کہ اس رؤیا کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے مسئلہ سمجھایا ہے کہ دو انگلیوں جتنا فاصلہ رہ جانے سے اگر تانی خراب ہو جاتی ہے تو روزے میں تو پانچ منٹ کا فاصلہ کہہ رہے ہو۔ اس کے ہوتے ہوئے کس طرح روزہ قائم رہ سکتا ہے''۔ (تعلق باللہ۔ انوار العلوم جلد 23 صفحہ 177-178)

انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ اکیلا نہیں رہ سکتا۔ اس نے کہیں نہ کہیں اپنا تعلق جوڑنا ہوتا ہے۔ اس کی وضاحت ایک جگہ حضرت مصلح موعود اس طرح فرماتے ہیں کہ ''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے کہ ایک مجلس میں یہ ذکر ہو رہا تھا کہ کیا کسی نے گندم کی روٹی کھائی ہے؟ ان دنوں لوگ زیادہ تر باجرہ، جوار اور جَو کھاتے تھے۔ گندم شاذ ہی ملتی تھی اور اگر پتا لگ جاتا کہ کسی کے پاس گندم ہے تو سِکھ اس سے چھین لیتے۔ تمام لوگوں نے کہا کہ ہم نے گندم کی روٹی نہیں کھائی۔ صرف ایک شخص نے کہا کہ گندم کی روٹی بڑی مزیدار ہوتی ہے۔ دوسروں نے پوچھا کیا تم نے گندم کی روٹی کھائی ہے؟ اس نے کہا میں نے کھائی تو نہیں لیکن گندم کی روٹی ایک شخص کو کھاتے دیکھا ہے۔ کھانے والے چٹخارے لے لے کر کھاتا ہے جس سے میں سمجھا کہ گندم کی روٹی بڑی مزیدار ہوتی ہے۔ (الفضل 17 فروری 1955ء صفحہ 3 جلد 44/9 نمبر 41) (تو ابھی تو یہ ذکر فرما رہے ہیں کہ کھانے کا بعض لوگوں کو بڑا شوق ہوتا ہے۔ پھر فرمایا کہ) بعض لوگ مرغا کھانے کے بڑے شوقین ہوتے ہیں۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی میرے بچپن کے دوست ہیں۔ انہیں مرغے کی ٹانگ بڑی پسند تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی بڑی پسند تھی۔ اور ایک دوست جو فوت ہو گئے ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ اگر کسی کو ساری عمر مرغے کی ٹانگ ملتی رہے تو اسے اور کیا چاہئے۔ لیکن (بہرحال حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ) مجھے پسند نہیں (اور اس کی وجہ یہ بتائی کہ دانتوں میں کوئی تکلیف تھی۔ فرمایا کہ) بہرحال بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو لوگوں کو بہت مرغوب ہوتی ہیں اگر وہ چیزیں انہیں مل جائیں تو وہ بڑے خوش قسمت ہیں۔ لیکن وہ چیزیں بہت ادنیٰ اور معمولی ہوتی ہیں اور پھر ان چیزوں کے حصول کے لئے بھی اَور ہزاروں چیزوں کی احتیاج انسان کو باقی رہتی ہے لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اگر خدا تعالیٰ پر ہمیں یقین ہو اور اگر خدا تعالیٰ ہمیں مل سکتا ہو تو پھر قطعی اور یقینی طور پر انسان کہہ سکتا ہے کہ اس کے بعد مجھے کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔

(ماخوذ از تعلق باللہ۔ انوار العلوم جلد 23 صفحہ 127)

خدا تعالیٰ کے ملنے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر کسی صوفی کا قول پنجابی میں بیان فرمایا کرتے تھے کہ یا تُو کسی کے دامن سے چمٹ جا یا کوئی دامن تجھے ڈھانپ لے۔ یعنی اس دنیا کی زندگی ایسی طرز پر ہے کہ اس میں سوائے اس کے اور کوئی راستہ نہیں کہ یا تو تم کسی کے بن جاؤ یا کوئی تمہارا بن جائے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہی ''طِیْن'' سے پیدا کرنے کا مفہوم ہے (کہ انسان کو مٹی سے پیدا کیا ہے جس میں وہ اپنے آپ کو ڈھال لیتا ہے۔) یعنی انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے کہ یا تو وہ کسی کا ہو کر رہنا چاہتا ہے یا کسی کو اپنا بنا کر رکھنا چاہتا ہے۔ دیکھ لو بچہ ابھی پوری طرح ہوش بھی نہیں سنبھالتا کہ کسی کے ہو جانے کا شوق اس کے دل میں گدگدیاں پیدا کرنے لگتا ہے۔ بلوغت تو کئی سالوں کے بعد آتی ہے لیکن چھوٹی عمر میں ہی لڑکیوں کو دیکھ لو وہ کھیلتی ہیں تو کہتی ہیں کہ میرا گڈا میری گڑیا، تیری گڑیا۔ پھر ان کا آپس میں تعلق، ہمارے معاشرے میں گڈا گڈی کا بیاہ بھی بچے کرتے ہیں۔ پھر وہ لڑکیاں ماؤں کی نقل کر کے گڑیوں کو اپنی گود میں اٹھائے پھرتی ہیں۔ انہیں پیار کرتی ہیں جس طرح مائیں اپنے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں اور جس طرح وہ ان کو اپنے سینے سے لگائے رکھتی ہیں تو یہ تو ہر معاشرے میں نظر آتا ہے۔ کیونکہ ان کا دل چاہتا ہے کہ ہم کسی کی ہو جائیں یا کوئی ہمارا ہو جائے۔ اسی طرح لڑکوں کو دیکھ لو۔ جب تک ان کا بیاہ نہیں ہوتا ہر وقت ماں کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں۔ بیاہ ہو جاتا ہے تو پھر بیوی۔ تو اللہ تعالیٰ اسی مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَلَق۔ کہ انسان کی فطرت میں ہم نے یہ مادہ رکھا ہے کہ وہ کسی نہ کسی کا ہو کر رہنا چاہتا ہے۔ (ماخوذ از تعلق باللہ۔ انوار العلوم جلد 23 صفحہ 136-137) اس کے بغیر اس کے دل کو تسلی نہیں ہوتی اور سب سے بہترین طریقہ کسی کا ہونے کا یہ ہے جس سے دین و دنیا دونوں ملتے ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کا ہو جائے اور اس کے لئے کوشش کرے۔ پھر حضرت مصلح موعود عشق کے معیار اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ذکر کرتے ہوئے ایک مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ گو مثال تو ایک پاگل کی ہے پھر ایسے پاگل کی جو اَب فوت ہو چکا ہے اور گو وہ ایک ایسے پاگل کی مثال ہے جو میرا استاد بھی تھا مگر بہرحال اس سے عشق کی حالت نہایت واضح ہو جاتی ہے۔ ایک میرے استاد تھے جو سکول میں پڑھایا کرتے تھے بعد میں وہ نبوت کے مدعی بھی بن گئے۔ ان کا نام مولوی یار محمد صاحب تھا۔ انہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایسی محبت تھی کہ اس کے نتیجے میں ہی ان پر جنون کا رنگ غالب آ گیا۔ ممکن ہے پہلے بھی ان کے دماغ میں کوئی نقص ہو مگر ہم نے تو یہی دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت بڑھتے بڑھتے انہیں جنون ہو گیا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہر پیشگوئی کو اپنی طرف منسوب کرنے لگے۔ پھر ان کا یہ جنون یہاں تک بڑھ گیا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قریب ہونے کی خواہش میں بعض دفعہ ایسی حرکات بھی کر بیٹھتے جو ناجائز اور نادرست ہوتیں۔ مثلاً وہ نماز میں ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرنے کی کوشش کرتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی اس حالت کو دیکھ کر بعض آدمی مقرر کئے ہوئے تھے تا کہ جن ایام میں انہیں دورہ ہو وہ خیال رکھیں کہ کہیں وہ آپ کے پیچھے آ کر نہ بیٹھ جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ جب آپ گفتگو فرماتے یا لیکچر دیتے تو اپنے ہاتھ کو رانوں کی طرف اس طرح لاتے جس طرح کوئی آہستہ سے ہاتھ مارتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جب اس طرح ہاتھ ہلاتے تو مولوی یار محمد صاحب محبت کے جوش میں فوراً کود کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس پہنچ جاتے۔ اور جب کسی نے پوچھنا کہ مولوی صاحب یہ کیا؟ (آپ نے یہ کیا کیا؟) تو وہ کہتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے اشارہ سے بلایا تھا''۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 15 صفحہ 531۔532)۔ تو حضرت مصلح موعود نے یہ مثال دے کر فرمایا کہ یہ دیوانگی اور عشق کی حالت ہے کہ جب نہیں بھی توجہ دی جا رہی (تو ایک انسان جو جنونی ہو جاتا ہے وہ) تب بھی محبوب کے غیر ارادی طور پر ہلنے والے ہاتھ کو اپنے قریب بلانے کا اشارہ سمجھتا ہے۔ لیکن ہم خدا تعالیٰ سے محبت کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن اس کی طرف سے واضح اعلان کے باوجود کہ نماز کی طرف آؤ اور فلاح کی طرف آؤ نہ نمازوں کی طرف دوڑ کر جاتے ہیں نہ جمعوں پر بڑے اہتمام سے باقاعدگی سے جاتے ہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 15 صفحہ 531-532)

پس اس طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے اور اللہ تعالیٰ کے واضح بلاوے پر لبّیک کہتے ہوئے اس مجذوب یا عاشق کی طرح پھلانگ کر آگے آنا چاہئے اور مسجدوں کو آباد کرنے کی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔ ابھی تو چُھٹیاں ہیں بچے بھی اپنے ماں باپ کو لے آتے ہیں۔ لیکن اس کے بعد پھر آہستہ آہستہ حاضری کم ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے یاددہانی بھی کروا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری نمازوں کی حفاظت اور ادائیگی کے حق ادا کرنے کی بھی توفیق عطا فرماتا رہے۔

★★★ ★★★ ★★★

ولادت و درخواست دعا

● خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 24 ستمبر 2014 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ''نصر احمد الہ دین'' تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم سعید میر حسین احمد صاحب اڈاکل کا نواسہ ہے۔ نومولود اور بڑی بیٹی ماہدہ جو پانچ سال کی ہے دونوں کے نیک صالح، خادم دین، والدین کے لئے قرۃ العین بننے نیز جملہ فیملی کی صحت و سلامتی اور دینی و دنیوی ترقیات اور مرحومین خاندان کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (فضل احمد الہ دین ساکن فلک نما حیدر آباد)

● خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 10 نومبر 2014 کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولود کا نام ''ندیم احمد'' تجویز فرمایا ہے جو وقف نو کی تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب مرحوم کا پوتا اور مکرم جمیل احمد صاحب مرحوم کاماریڈی کا نواسہ ہے۔ نومولود اور بڑا بیٹا راشد احمد جو پانچ سال کا ہے، دونوں کے نیک صالح، خادم دین، والدین کے لئے قرۃ العین بننے نیز جملہ فیملی کی صحت و سلامتی، دینی و دنیوی ترقیات اور مرحومین خاندان کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (کلیم اللہ ساکن فلک نما حیدر آباد)

● خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 8 جون 2015 کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نومولودہ کا نام ''ہبۃ الجمیل'' رکھا ہے۔ عزیزہ مکرم محمد حسام الدین صاحب مرحوم ظہیرہ آباد کی پوتی اور مکرم محمد وسیم احمد صاحب ڈرائیور کی نواسی ہے۔ نومولودہ کے نیک صالح، خادم دین، والدین کے لئے قرۃ العین بننے نیز جملہ فیملی کی صحت و سلامتی، دینی و دنیوی ترقیات اور مرحومین خاندان کی مغفرت و بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد حنیف، فوٹو گرافر فلک نما حیدر آباد)

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

● خاکسار کی بیٹی عزیزہ صالحہ رحمن وقف نو نے امسال M.Sc in Molecular Biology کے فائنل امتحان میں 80.6 فیصد نمبر حاصل کر کے بنگلور یونیورسٹی میں 1st class 3rd پوزیشن حاصل کی ہے۔ قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وقف نو بچی کو آئندہ ہونے والے امتحانات میں نمایاں کامیابی سے ہمکنار کرے اور ریسرچ کے لئے زیادہ سے زیادہ موقع فراہم کرے اور روشن مستقبل بنائے۔ نیز جماعت کے لئے ایک مفید وجود ثابت ہو۔ آمین (عبد الرحمن، مونگیر بہار)

★★★

سیّدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی مئی جون 2015

✡ میں زندگی میں پہلی دفعہ اتنے اچھے لوگوں سے ملا ہوں۔ مجھے سب سے زیادہ متاثر اسلام کے پیغام نے کیا ہے جو مجھے یہاں سے ملا۔ آپ محبت دکھاتے ہیں، امن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان سب باتوں نے ہمارے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔ (کیرودی متروسکی صاحب)

✡ جماعت کے افراد کے رویہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کس قدر اپنے خلیفہ سے محبت کرتے ہیں۔ ان سے پیار کرتے ہیں۔ اس محبت اور عزت نے ہمیں حیران کر دیا اور یہ باتیں ہم اپنے سب جاننے والوں کو میسیڈونیا میں جا کر بتائیں گے۔ (گوروان ستم بولیسکی صاحب)

✡ حضور کو دیکھ کر میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ میں حیران ہوئی ہوں کہ آپ کا علم کتنا وسیع ہے۔ آپ کا وجود بہت پُرامن وجود ہے۔ خلیفہ میں یہ روحانی طاقت ہے کہ وہ سب لوگوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ (ایک عیسائی مہمان خاتون جولیجا کونیکا صاحبہ)

✡ حضور سے ملاقات پر بہت مطمئن ہوں اور شکر گزار ہوں کہ حضور نے ہمیں موقع دیا اور اپنے وقت میں سے ہمیں کچھ دیا۔ بہت اچھی ملاقات تھی۔ یہ میرے لئے بہت عظیم الشان تجربہ تھا۔ سب لوگ جو ملاقات میں موجود تھے حضور کے جوابات پر بہت مطمئن تھے اور حضور کی طرف سے عزت افزائی پر بہت مطمئن تھے۔

(ایک مہمان Zaklina Panoska Anotzelkovi صاحب)

✡ مَیں جلسہ میں شامل ہو کر اس کی یادوں کے ساتھ واپس جا رہا ہوں۔ جلسہ کے انتظامات کا کام ایسا ہے کہ کوئی بھی ادارہ بہت مشکل سے سرانجام دے سکتا ہے۔ بلکہ مَیں کہوں گا کہ ایک بڑا ملک بھی اس معیار کا پروگرام منعقد نہیں کر سکتا۔ یہ ایک شاندار تجربہ تھا۔ (Mone Jovanov صاحب)

میسیڈونیا سے آنے والے مہمانان کرام کے تاثرات

✡ میری عمر ۷۷ سال ہے۔ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش حضور انور کو دیکھنے کی تھی جو آج پوری ہوگئی ہے۔ خدا کی قسم اب مجھ پر موت وارد ہو جائے تو مجھے اپنی زندگی سے کوئی شکوہ نہ ہوگا۔ (ایک بزرگ غیر احمدی دوست Bayro Beganovich صاحب)

✡ میں ایک معمر شخص ہوں۔ یہاں کے ماحول میں جو دن گزارے وہ الفاظ میں بیان نہیں کئے جا سکتے۔ حضور سے ملاقات میری زندگی کا ایک خاص واقعہ ہے جو زندگی کے حسین ترین واقعات میں سے ہے۔ اس جماعت کی تعلیم ہی حقیقی اسلام ہے اور ہر ایک اس پر عمل پیرا ہے۔ (محمد علی صاحب)

✡ مَیں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور کل مَیں نے بیعت کی تھی حضور انور کے دیدار سے ہی میرے سالوں کے سوالات حل ہو گئے ہیں۔ مَیں نے حضور کے چہرہ میں ایک نُور دیکھا ہے۔ حضور کے چہرہ کا نور ہی بڑی دلیل ہے۔ (Maid صاحب)

✡ حضور کا وجود خود اپنی ذات میں ایک معجزہ ہے۔ مَیں جلسہ میں دعوت کیلئے بہت شکر گزار ہوں۔ (ایک غیر از جماعت دوست فرید صاحب)

✡ مَیں حضور انور کے خطابات سے بہت متاثر ہوئی ہوں اور اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتی کہ حضور انور کے چہرہ مبارک میں جو نور ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور خدا تعالیٰ کے فرستادہ ہیں۔ حضور انور سے ہونے والی ملاقات کے واقعہ کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ (وحیدہ صاحبہ)

بوسنیا سے آنے والے مہمانان کرام کے تاثرات

✡ مَیں اس جلسہ میں شامل ہو کر انتہائی خوش ہوں۔ یہ میری زندگی کے بہترین اور مسرت آمیز دن تھے۔ جلسہ کے تمام انتظامات اور یہاں موجود ہر شخص نے مجھے متاثر کیا ہے۔ سارے انتظامات بہت منظم تھے۔ مجھے ایک رُوحانی خوشی بھی حاصل ہوئی ہے۔ (Shaip Zeqira صاحب)

✡ مَیں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ جلسہ کے تمام انتظامات ہر لحاظ سے مکمل تھے۔ اگر کسی کو جماعت احمدیہ کی صداقت کا ثبوت چاہئے تو وہ یہاں جلسہ پر آئے اور خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ (ایک مہمان خاتون Rina Zeqiraj صاحبہ کے تاثرات)

مُلک کوسووو سے آنے والے مہمانان کرام کے تاثرات

✡ حضور کے خطابات بہت ہی ایمان افروز تھے۔ حضور انور کے خطبہ جمعہ نے مجھے بہت متاثر کیا ہے لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ احمدی آنحضرت ﷺ سے الگ ہیں، لیکن حضور کا خطبہ سننے سے میرے دل میں آنحضرت ﷺ کی محبت گھر کر گئی۔ (راغب شپتانی صاحب کے تاثرات)

✡ دنیا میں اس وقت صرف جھگڑا اور اختلافات ہیں لیکن جس طرح کا اتفاق آپ لوگوں میں موجود ہے وہ دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگ یہاں آئیں اور اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھیں اور نئی روحانی دنیا دیکھیں۔ (علی کوواچی صاحب)

مونٹینیگرو سے آنے والے مہمانان کرام کے تاثرات

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

8؍جون 2015ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے چار بجے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور رپورٹس اور خطوط ملاحظہ فرمائے اور ان رپورٹس اور خطوط پر اپنے دست مبارک سے ہدایات رقم فرمائیں۔

میسیڈونیا سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

آج مختلف ممالک سے آنے والے وفود کی ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ دس بج کر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے جہاں ملک میسیڈونیا سے آنے والے وفد کے ممبران نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی

سعادت پائی۔

★ میسیڈونیا سے 62/افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے آیا تھا۔اس وفد میں 14/افراد عیسائی دوست ،27/افراد غیر احمدی مسلمان اور 21/احمدی احباب شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں کا حال دریافت فرمایا۔

★ حضور انور نے ازراہ شفقت مہمانوں سے دریافت فرمایا کہ آپ کے جلسہ کے بارہ میں کیا تأثرات ہیں ۔ اس پر ایک مہمان (جو ٹیلیوژن کے صحافی ہیں) نے عرض کیا کہ وہ میسیڈونیا کی طرف سے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتے ہیں۔

موصوف نے جلسہ کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ جو محبت، بھائی چارہ اور رواداری میں نے آپ کی جماعت میں دیکھی ہے وہ اور کہیں نظر نہیں آتی ۔جلسہ کے تمام انتظامات بہت عمدہ تھے اور ہر کام خوش اسلوبی سے ہو رہا تھا۔

موصوف جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مشرق وسطی سے، شام سے ، پاکستان اور افغانستان کے ممالک سے کئی ہزار مہاجرین یونان اور میسیڈونیا کے ممالک میں پہنچتے ہیں اور پھر یہاں سے ہوتے ہوئے آگے یورپ کے ممالک میں پہنچتے ہیں تو کیا جو یہاں کے پارلیمنٹ ممبرز ہیں وہ ان کی مدد کر سکتے ہیں کہ وہ یہاں پر آجائیں۔

★ اس پر حضور انور نے فرمایا: ہمارے ممبران بھی پہنچتے ہیں جو مختلف ہیومن رائٹس کی آرگنائزیشن ہیں ان سے ہم رابطے کرتے ہیں اور اپنے ممبران کے لئے اپروچ کرتے رہتے ہیں۔ان آرگنائزیشن کو سب کی مدد کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمارے پاس حکومت تو نہیں ہے۔بعض حکومتی لیڈروں کو ہم اخلاقی طور پر توجہ دلاتے رہتے ہیں ۔لیکن یہ کہنا کہ کسی پلیٹ فارم پر جا کر ان کے حقوق کے لئے لڑیں ،ایسا پلیٹ فارم ہمارے پاس نہیں ہے۔

★ اسی جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور انور نے اپنے کل کے ایڈریس میں بتایا تھا کہ یورپ میں رہنے والے نوجوانوں کو یورپ کے کلچر میں مدغم نہیں ہونا چاہئے۔اس سے حضور کی کیا مراد ہے؟

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ میں نے کہا تھا کہ ہم نے ان سب کو اعلیٰ اسلامی اقدار کی طرف لانا ہے۔اس لئے ہم کو ایسی حالتیں پیدا کرنی چاہئیں تا کہ دنیا کو اسلام کی طرف توجہ پیدا ہو۔ہم نے اسلامی دنیا کو بھی اور غیر مسلموں کو بھی صحیح اسلامی تعلیم کے بارہ میں بتانا ہے۔

حضو رانور نے فرمایا : میں اس سے پہلے انٹیگریشن کے لئے کہتا رہا ہوں جس ملک میں جا کر رہنا ہے وہاں آباد ہونا ہے اور شہریت اختیار کرنی ہے تو پھر ضروری ہے کہ وہ اس ملک کی خدمت کرے ۔ وہ اس ملک کا فرد ہے اس کا فرض ہے کہ وہ وفا کے ساتھ اس ملک کی ترقی کے لئے کوشش کرے۔

★ایک مہمان نے سوال کیا کہ احمدی مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں میں کیا فرق ہے؟

★ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی مسلمان اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال قبل مسیح و مہدی کے آنے کی جو پیشگوئی فرمائی تھی کہ جب وہ آئے تو اسے قبول کرنا اور اسے میرا سلام پہنچانا خواہ تمہیں برف کی سلوں پر سے گزر کر جانا پڑے ۔ چنانچہ پیشگوئی کے مطابق وہ مسیح و مہدی علیہ السلام مبعوث ہوئے اور ہم نے ان کو قبول کیا۔

ہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر نہیں ہیں ۔آسمان سے کسی نے نہیں آنا تھا بلکہ مسلمانوں میں سے ہی کسی شخص نے مسیحؑ کی صفات کے ساتھ کھڑا ہونا تھا۔ آپ کا مثیل بن کر آنا تھا۔ اور جس مسیح نے آنا تھا اس نے مہدی بھی ہونا تھا۔آنحضرت ﷺ کی حدیث سے ثابت ہے کہ مسیح اور مہدی ایک ہی وجود ہیں ۔ پھر قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ نے مسیح و مہدی کے آنے کی علامات اور نشانیاں بھی بتائیں جن میں سورج اور چاند کو گرہن لگنے کا بھی نشان تھا اور اسی طرح دوسری بہت سی نشانیاں تھیں یہ سب پوری ہوتی دیکھیں تو ہم نے اس مسیح و مہدی کو مان لیا۔ جب کہ دوسرے کہتے ہیں کہ ابھی مسیح نہیں آیا اس نے آسمان سے نازل ہونا ہے وہ مسیح کے آنے کے منتظر ہیں۔ جبکہ ہم کہتے ہیں کہ وہ آچکا ہے اور اس کے آنے کے ساتھ وہ ساری نشانیاں اور علامات پوری ہوئیں جو اس کے آنے کے ساتھ وابستہ تھیں اور اس کی صداقت کے لئے بطور گواہ تھیں۔

حضور انور نے فرمایا ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں۔قرآن کریم آخری کتاب ہے۔قرآن کریم کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں ہے ۔آنے والے مسیح اور مہدی نے قرآن کریم کے حکموں اور قرآن کی تعلیمات کو ہی آگے چلانا ہے اور قرآن کریم کی شریعت پر ہی عمل کرنا ہے اور کروانا ہے۔

★ ایک مہمان نے عرض کیا کہ میں جلسہ میں پہلی بار شامل ہوا ہوں ۔ مجھے امید نہیں تھی کہ اتنے وسیع پیمانے پر انتظام ہوگا۔ سارے انتظام بہت اعلیٰ تھے جب بھی ہمیں کسی چیز کی ضرورت پڑی فوری مہیا کی گئی ۔ہم یہاں تین دن رہے میں آپ کے سسٹم کو دیکھ کر حیران رہ گیا ہوں ۔آپ کا سارا نظام ہی حیرت انگیز ہے۔

★ بعد ازاں موصوف نے سوال کیا کہ جماعت کی تعداد زیادہ کہاں ہے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ پاکستان میں زیادہ ہے ۔اسی طرح افریقہ کے ممالک میں بڑی تعداد ہے ۔ غانا میں لاکھوں احمدی ہیں ۔ خدا تعالیٰ جس کو توفیق دیتا ہے وہ قبول کرتا ہے ۔ہم ہر جگہ پیغام پہنچا رہے ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور وہ جماعت میں شامل ہو جاتے ہیں ۔ ہماری دعا ہے کہ خدا تعالیٰ سب کے دل کھولے اور لوگ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح اور مہدی کو قبول کریں۔

★ ایک مہمان نے سوال کیا کہ مسلمان ممالک میں جماعت کا سنٹر، کوئی مرکز کیوں نہیں ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا: جب آنحضرت ﷺ نے مہدی کے آنے کی خبر دی تو آپؐ نے یہ نہ فرمایا کہ وہ عربوں میں سے ہوگا۔ جب آپ نے وَاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ کی آیت پڑھی تو ایک صحابیؓ نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں جو درجہ تو صحابہ کا رکھتے ہیں لیکن ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے۔ تو اس پر آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمان فارسیؓ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس بھی پہنچ گیا یعنی زمین سے اُٹھ گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ اس کو واپس لے آئیں گے۔ تو حضرت سلمان فارسی غیر عرب تھے۔ اس میں یہ پیشگوئی بھی تھی کہ آنے والا مسیح و مہدی عربوں میں سے نہیں ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے عربوں کو جو خلافت کی نعمت عطا کی تھی ،ان کے اعمال کی وجہ سے یہ نعمت ان سے چھن گئی۔عربوں نے اس نعمت کو ضائع کر دیا۔اس لئے خدا تعالیٰ نے باہر کی قوم سے آنے والے مہدی کو بھیجا یہی وجہ ہے کہ مسلمان ممالک اس آنے والے مہدی کو قبول نہیں کرتے اور ہم احمدیوں کو غلط کہتے ہیں ۔ہم سے اس معاملہ میں بحث نہیں کرتے ، بات نہیں کرتے بلکہ اپنے علما کے ہاتھ میں کھلونا بنے ہوئے ہیں ۔ان کے مولویوں نے قرآن کریم کی آیات اور امام مہدی کے آنے کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کے ارشادات کی جو تشریح کی ہوئی ہے اُسی پر چلتے ہیں۔

پاکستان اور پھر انڈونیشیا ، یہ مسلمان ممالک ہیں یہاں لاکھوں میں احمدیوں کی تعداد ہے ۔ انڈونیشیا میں ایک بڑی تعداد ہے۔ ہمارا کام تبلیغ کرنا ہے ۔الٰہی جماعتیں پیغام پہنچاتی رہتی ہیں اور بڑھتی رہتی ہیں۔ ہمارا ایک عربی چینل MTA3 ہے ۔ سارے پروگرام عربی زبان میں نشر ہوتے ہیں ۔ ہر سال عرب ممالک سے لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں۔

★ ایک دوست نے سوال کیا کہ میں احمدی ہوں ۔پہلی دفعہ آیا ہوں ۔ میسیڈونیا میں کافی مسائل ہیں۔ دعا کریں کہ میسیڈونیا میں احمدیت زیادہ پھیلے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ ہم تبلیغ بھی کرتے ہیں اور دعا بھی کرتے ہیں اور باقی جہاں جہاں پابندیاں ہیں وہاں کوشش بھی کرتے ہیں ۔خدا تعالیٰ نے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا سکھلائی ہے۔ تو خدا تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ اگر صحیح راستہ ہے تو خدا تعالیٰ رہنمائی فرمائے اور قبول کرنے کی توفیق دے۔ میسیڈونیا کے احمدی لوگوں کو دعا کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ حکومت کو یہ روکیں دور کرنے کی توفیق دے ۔کوئی نبی ایسا نہیں آیا جس کی راہ میں روکیں نہ ڈالی گئی ہوں ۔ روکیں تو ہوتی ہیں لیکن دور ہو جاتی ہیں ۔آپ دعائیں کریں۔

★ ایک مہمان نے عرض کیا کہ میرا سیاست سے تعلق ہے اگر مسائل ہیں تو میں گارنٹی دیتا ہوں کہ ہم یہ مسائل حل کریں گے ۔ اس پر حضور انور نے فرمایا: ایمان داری کا تقاضا ہے کہ ایمان داری کے ساتھ اپنے شہریوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہوں گے۔

★ ایک نومبائع دوست نے عرض کیا کہ میں نے کل ہی بیعت کی ہے اور جماعت احمدیہ میں شامل ہوا ہوں۔ ہم احمدی گروپ کی شفاعت کون کرے گا۔ اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ شفاعت کا حق خدا تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کو دیا ہے۔ احمدی ،مسلمان ہیں اگر ہم نیک ہیں ان باتوں پر عمل کر رہے ہیں جو قرآن کریم نے بتائیں ،آنحضرت ﷺ نے جو بیان فرمایا اس پر عمل کر رہے ہیں تو پھر نیک عمل کر رہے ہیں تو یہ سب باتیں اور یہ نیک اعمال جنت کا وارث بناتے ہیں۔

باقی شفاعت کا حق صرف نبی کریم ﷺ کو ہے اور اللہ تعالیٰ کے اذن سے ہے۔ ہم آنحضرت ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں ۔حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا میں تو آنحضرت ﷺ کے غلام کی حیثیت سے آیا ہوں ۔ میں نے جو اعزاز بھی پایا ہے آپؐ کی غلامی میں پایا ہے۔ سب کچھ آپؐ سے ہی پایا ہے۔

حضور انور نے فرمایا نہ کوئی مولوی شفاعت کر سکتا ہے نہ خوجہ نہ کوئی سید کسی کی شفاعت کر سکتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل بتایا کرتے تھے کہ ایک پیر سید تھا۔ اس نے ایک عورت کو کہا کہ تم گناہ کر کے آئی ہو، میں سید ہوں اور نبی کریم ﷺ کی نسل میں سے ہوں میں تمہاری شفاعت کروں گا۔ اگر خدا نے تم سے سوال کیا تم کہنا کہ میں ایک ایسے پیر کی مریدنی ہوں جو سید ہے۔ نبی کریم ﷺ نے کتنی تکلیفیں اُٹھائی ہیں ۔تو اس پر خدا تم کو جنت میں داخل کر دے گا۔ جب میں آؤں گا تو خدا کو کہوں گا کہ میں سید ہوں اور نبی کریم ﷺ کی نسل سے ہوں تو خدا مجھے بھی جانے دے گا۔ تو یہ ان کی باتیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ نے کسی پیر کو، کسی خوجہ کو، کسی سید کو، کسی مولوی کو شفاعت کا حق نہیں دیا۔

حضور انور نے فرمایا انسان کو اپنے اعمال کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔ اور نیک اور صالح اعمال بجا لانے چاہئیں اور اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ سورۃ البقرہ آیت 256 میں اللہ تعالیٰ نے یہی بیان فرمایا ہے کہ اللہ کے اذن کے بغیر کسی کو بھی شفاعت کا حق نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک بڑے مخلص صحابی کے بیٹے بڑے سخت بیمار ہوئے اور تقریباً موت کی کیفیت طاری ہوگئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی صحت کے لئے دعا کی کہ خدا تعالیٰ اس کو موت کے منہ سے واپس لے آئے۔ لیکن یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا کہ اگر دعا قبول نہیں ہوتی تو پھر میری شفاعت قبول فرمائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ میرے اذن کے بغیر شفاعت کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اتنا شدت سے الہام تھا کہ میں کانپ گیا اور خدا کے حضور بہت استغفار کیا۔ اس پر خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ تمہیں اذن دیا جاتا ہے۔ چنانچہ خدا کے اذن سے آپ نے شفاعت کی تو اس لڑکے کو صحت ہوگئی اور وہ موت کے منہ سے واپس آیا۔

حضور انور نے فرمایا بعض معاملات میں جب اللہ تعالیٰ اذن دیتا ہے تو اپنے دوسرے پیاروں کو بھی اذن دے دیتا ہے تو وہ شفاعت کر سکتے ہیں لیکن شرط اللہ کا اذن ہے۔

حضور انور نے فرمایا پس شفاعت کا اصل اذن اور اجازت خدا تعالیٰ نے صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دی ہے اور کسی کو نہیں دی کہ امت کے لئے شفاعت کر سکے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات ہی ہے جو قیامت کے دن شفاعت کرے گی اور کوئی نہیں۔

★ بعد ازاں سوال کرنے والے دوست نے عرض کیا کہ حضور انور کی باتیں میرے سینے میں اُتر رہی ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ میں ابھی رونے لگ جاؤں گا اس پر حضور انور نے فرمایا آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا لٹریچر پڑھیں۔ آپ نے سوائے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات، آپ کی تعلیمات اور آپ سے عشق کے علاوہ کوئی زائد بات نہیں کی اور یہی اصل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو مزید اخلاص اور تعلق میں بڑھائے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

★ ایک احمدی بچی سبیلہ صاحبہ نے جلسہ سالانہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم تیار کی تھی۔ حضور انور سے ملاقات کے دوران اردو میں مترنم آواز میں یہ نظم پیش کی۔ نظم کا پہلا شعر یہ ہے۔

وہ دیکھتا ہے غیروں سے کیوں دل لگاتے ہو
جو کچھ بتوں میں پاتے ہو اس میں وہ کیا نہیں

★ میسیڈونیا سے آنے والے ایک میاں بیوی Jordan Cikarski صاحب اور Lidija صاحبہ نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:

ہم تیسری مرتبہ جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے ہیں۔ اب ہم اپنے آپ کو جماعت کا حصہ سمجھتے ہیں۔ جلسہ کے ماحول نے ہمیں متاثر کیا ہے۔ یہاں محبت اور بھائی چارے کا ماحول ہے۔ ہم بڑی خوشی کے ساتھ اگلے جلسہ میں شامل ہونا چاہیں گے۔

جب ہم نے خلیفہ کی تقاریر سنیں تو ہم پر بہت گہرا اثر ہوا اور خاص طور پر جس طریق سے وہ ہمیں سمجھانا چاہ رہے تھے وہ بہت اچھا طریق تھا۔

★ ایک مہمان گوران ستم بولیسکی صاحب نے کہا:

جلسہ کا انتظام بہت اچھا تھا۔ خاص طور پر جلسہ کے مین ہال میں جو پروگرام ہوئے اس نے ہمیں بہت متاثر کیا۔ سب انتظامات بہت اچھے طریق سے کئے گئے۔ جماعت کے افراد کے رویہ سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کس قدر اپنے خلیفہ سے محبت کرتے ہیں۔ ان سے پیار کرتے ہیں۔ اس محبت اور عزت نے ہمیں حیران کر دیا اور یہ باتیں ہم اپنے سب جاننے والوں کو میسیڈونیا میں جا کر بتائیں گے۔

★ میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان کیرودی متروسکی صاحب نے کہا:

میں آپ کی جماعت سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ میں زندگی میں پہلی دفعہ اتنے اچھے لوگوں سے ملا ہوں۔ مجھے سب سے زیادہ متاثر اسلام کے پیغام نے کیا ہے جو مجھے یہاں سے ملا۔ آپ کے پاس دیواروں پر جو پیغام لکھا ہوا ہے (بینرز وغیرہ) وہ صرف الفاظ نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں آپ لوگ اس پر عمل کرتے ہیں۔ آپ محبت دکھاتے ہیں، امن کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان سب باتوں نے ہمارے دل پر گہرا اثر کیا ہے۔

★ میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان ایرچ نجات صاحب نے کہا:

مجھ پر جلسہ کا بہت اثر ہوا ہے۔ جلسہ کی تقاریر بہت اچھی تھیں۔ جن کا خلاصہ امن اور دوسرے مذہب کا احترام، آپس میں محبت اور امن کا قیام ہے۔ یہ نظر آتا ہے کہ جماعت احمدیہ محبت اور امن تمام لوگوں کے لئے دکھاتی ہے۔ یہ جماعت کسی سے نفرت نہیں کرتی۔ یہ جماعت تمام لوگوں کو محبت کی طرف لے کر جاتی ہے اور اسلامی تعلیم بھی یہ ہے کہ سب کا احترام کیا جائے۔

★ میسیڈونیا سے آنے والی ایک اور مہمان خاتون Julija Coneuska صاحبہ نے کہا:

حضور کو دیکھ کر میں بہت متاثر ہوئی ہوں۔ جس طرح خلیفہ نے ہمارا استقبال کیا اس نے مجھے بہت حیران کر دیا ہے۔ میں حیران ہوئی ہوں کہ آپ کا علم کتنا وسیع ہے۔ آپ کو علم پر دسترس حاصل ہے۔ آپ کا وجود بہت پُرامن وجود ہے۔ خلیفہ میں یہ روحانی طاقت ہے کہ وہ سب لوگوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ ان کے ہر سوال کا جواب دینا اور جواب دینے کے لئے تیار رہنا، اور سوالات بھی ایسے کہ ڈاکٹر بھی ان کے جوابات مشکل سے دے۔ خلیفہ نے ہر طرح سے ہمارا خیال رکھا اور ہمیں پوری توجہ دی۔

★ موصوفہ نے کہا: میں سوشل ورکر کے طور پر کام کرتی ہوں۔ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اس جلسہ نے تمام دنیا کے مسلمانوں کو اکٹھا کر دیا ہے۔ میں مذہباً عیسائی ہوں لیکن اس کے باوجود ان دنوں بہت اچھا محسوس کر رہی ہوں۔ ان دنوں بہت خوش ہوں۔ اس طرح کے پروگرام میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں۔ اس جلسہ نے بہت اچھے اثرات چھوڑے ہیں۔ میں پہلی بار اس طرح کے تجربات سے گزری ہوں کہ سب کا خیال رکھا جا رہا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں یہاں موجود ہوں۔ میں آپ کے بہت اچھے مستقبل کی خواہشات رکھتی ہوں۔

★ میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان Toni Ajtouski (ٹونی ایٹوسکی صاحب) نے کہا:

میں ایک صحافی ہوں۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ امسال جلسہ پر آیا ہوں۔ یہ میرے لئے ایک نیا تجربہ ہے۔ بطور صحافی میں مختلف پروگراموں میں شامل ہوا ہوں۔ لیکن یہ سب سے اچھا پروگرام تھا۔ بہت زیادہ لوگ اس میں شامل ہوئے، سب کچھ اچھے طریق سے آرگنائز کیا گیا۔ یہاں ڈسپلن تھا۔ مجھے اس بات نے سب سے زیادہ متاثر کیا کہ سب لوگ، خدا کے نزدیک برابر ہیں۔ سب افراد میں برداشت ہے۔ مذاہب، قوم، زبان کی وجہ سے آپس میں اختلافات نہیں ہیں۔ ایک غیر مسلم کی حیثیت سے یہ بات میرے لئے سب سے اہم ہے۔

موصوف نے کہا کہ: آپ کا یہ پیغام کہ ''محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں'' بنی نوع کے آپس میں تعلقات کو قائم رکھ سکتا ہے اور اسی کے ذریعہ انسانیت قائم رہ سکتی ہے۔ مجھے یہ ماٹو بہت پسند آیا ہے۔ آپ کی مستقبل میں کامیابی کا متمنی ہوں۔

★ میسیڈونیا سے آنے والے وفد کے ایک اور مہمان Aki Akiov (آکی اکیوو) صاحب نے کہا:

اس جلسہ میں شامل ہو کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ میری توقعات پوری ہوئیں۔ میں مسلمان ہوں اور اب میں جماعت احمدیہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں۔

★ میسیڈونیا سے آنے والی ایک مہمان Sabina Ramadanova (سبینہ رمغانوا) صاحبہ نے کہا:

میں پہلی بار جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ جلسے کا سب سے پہلا اثر جو مجھ پر ہوا ہے وہ جماعت کے اُن کارکنان کا تھا جو وہاں کام کر رہے تھے۔ وہ ہر ایک کا دھیان رکھ رہے تھے۔ مہمانوں کی بہت اچھے طریق سے مہمان نوازی کی گئی۔

موصوفہ نے کہا: رہائش کے انتظامات اچھے تھے۔ لیکن رہائش جلسہ کی جگہ سے دُور تھی اور ہمیں کافی انتظار کرنا پڑا۔ اگر رہائش جلسہ کے قریب ہوتی تو ہم گرمی سے اتنے بے حال نہ ہوتے اور تقاریر کو زیادہ دھیان سے سنتے اور تھکے ہوئے نہ ہوتے کیونکہ ہال میں آنے کے بعد اس بات کی فکر ہوتی کہ فریش ہوں اور کچھ کھائیں پئیں۔

نیز موصوفہ نے کہا: جو لوگ جلسہ پر پہلی بار آتے ہیں، ان کا خصوصی خیال رکھا جانا چاہئے اور انہیں سب کچھ اچھی طرح بتایا جائے۔ وہ پہلے اسلام سے متعارف ہوں اور پھر انہیں مزید وضاحت کی جائے تاکہ وہ اسلام قبول کرلیں۔

★ میسیڈونیا کے وفد کے ایک مہمان Dragan Georgiev (دراگان جارجیو صاحب) نے بتایا:

میں پہلی بار جلسہ میں شامل ہوا ہوں۔ یہاں سب کچھ بہت شاندار تھا۔ بہت زیادہ تعداد میں لوگ موجود تھے۔ میرا مسلمانوں سے پہلی مرتبہ اس طرح اتنا قریبی تعارف ہوا ہے۔ اور ایسی تقاریر سنی ہیں جو اسلامی تعلیم کے بارہ میں تھیں۔ یہاں مسلمانوں نے ہمارا استقبال ایسے کیا جیسے وہ ہمیشہ سے ہمیں جانتے ہوں۔ جلسہ کا معیار بہت بلند تھا۔ اتنے زیادہ لوگوں کی سب ضروریات کا بروقت خیال رکھا گیا۔ کھانا، پلانا وغیرہ۔ اگر مجھے دوبارہ توفیق ملی تو جلسہ پر دوبارہ ضرور آؤں گا۔

★ ایک اور مہمان Zaklina Panoska-Anotzelkovi (الکینا یانوسکا انجیلوسکا) نے بتایا:

جلسہ کا انعقاد بہت اعلیٰ پیمانے پر تھا۔ لوگوں کی بہت بڑی تعداد سے بہت متاثر ہوں۔ حفاظت کا انتظام بہت اعلیٰ تھا۔ حضور کی تقاریر اور دیگر تقاریر بہت اچھی تھیں۔ حضور سے ملاقات پر بہت مطمئن ہوں اور شکرگزار ہوں کہ حضور نے ہمیں موقع دیا اور اپنے وقت میں سے ہمیں کچھ دیا۔ بہت اچھی ملاقات تھی۔ یہ میرے لئے بہت عظیم الشان تجربہ تھا۔ سب لوگ جو ملاقات میں موجود تھے حضور کے جوابات پر بہت مطمئن تھے اور حضور کی طرف سے عزت افزائی پر بہت مطمئن تھے۔

★ میسیڈونیا سے آنے والے ایک مہمان Arben Fejzulai (اربن فےزولائی) نے کہا:

میں جلسہ پر پہلی بار شامل ہوا ہوں اور میرے لئے یہ سب کچھ نیا تھا۔ میں نہیں جانتا تھا کہ اسلام میں ایسی جماعت بھی موجود ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہونے کے بعد خاکسار اپنے آپ کو علمی طور پر بہت بہتر محسوس کر رہا ہے۔ مجھے احمدیت کے بارہ میں زیادہ علم حاصل ہوا ہے اور تجربہ بھی۔ مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میں اس جماعت کا ہی حصہ ہوں۔ اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا اکٹھا ہونا اور سب کی ضروریات کا خیال رکھنا یہ بہت بڑا کام ہے۔

موصوف نے کہا: جب میں حضور کی تقاریر سن رہا تھا تو مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ یہ لوگ کیسے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں اور کسی کا نقصان نہیں چاہتے۔ آج حضور سے ملاقات میں جو کچھ میں نے حضور سے سنا اس کے بارہ میں غور کروں گا کہ ہمارے اور احمدیوں کے درمیان کیا فرق ہے۔ جو کچھ میں نے حضور سے سُنا، مجھے بہت اچھا لگا۔ میرا پیغام جماعت کو یہ ہے کہ میرے ملک اور دیگر ممالک، جہاں ابھی جماعت قائم نہیں ہے، وہاں احمدیت کے مشنری بھجوائے جائیں جو

وہاں کے لوگوں کو بتائیں کہ احمدیت کیا ہے؟

★ میسیڈونیا سے آنے والے ایک اور مہمان Mone Jovanov (مونے یووانو) صاحب نے کہا :

مَیں جلسہ میں شامل ہوکر اس کی یادوں کے ساتھ واپس جارہا ہوں۔ جلسہ کے انتظامات کا کام ایسا ہے کہ کوئی بھی ادارہ بہت مشکل سے سرانجام دے سکتا ہے۔ بلکہ مَیں کہوں گا کہ ایک بڑا ملک بھی اس معیار کا پروگرام منعقد نہیں کرسکتا۔ یہ ایک شاندار تجربہ تھا۔ جلسہ کا ماحول اس کی پلاننگ، اس کا انعقاد سب کچھ زبردست اور خوبصورت تھا۔ تقاریر علم سے پُر تھی۔ جلسہ کا پیغام عالمی پیغام تھا کہ سب دنیا کے لئے بھلائی۔

حضور سے ملاقات بہت دلچسپ تھی۔ سب کی باتیں اطمینان اور صبر سے سنیں اور ان کے جوابات دیئے۔ جتنے بھی سوالات ہوئے حضورانور نے ان کے جوابات دیئے۔ حضور سے جو ملاقات ہوئی وہ بہت اعلیٰ پایہ کی تھی۔

میسیڈونین وفد کی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 11 بجکر 40 منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ ملاقات حاصل کیا اور ہر ایک نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ملاقات کے اختتام پر وفد کے تمام ممبران کو قلم بھی عطا فرمائے اور بچوں اور بچیوں کو ازراہِ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بوزنین وفد کی
حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

★ اس کے بعد پروگرام کے مطابق ملک بوزنیا (Bosnia) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت پائی۔

بوزنیا سے امسال 47/افراد پر مشتمل وفد جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوا۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد زیر تبلیغ افراد کی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے دریافت فرمایا کہ جلسہ کیسا گزرا۔ اس پر وفد کے ممبران نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ جلسہ بہت اچھا گزرا اور سارے انتظامات بہت اچھے تھے۔ ہر چیز منظّم تھی۔

★ ایک خاتون نے عرض کیا کہ میرے لئے یہ بات باعث فخر ہے کہ مجھے جلسہ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا اور میں نے حضور انور کے تمام خطبات سُنے ہیں۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ مَیں اپنے جذبات کا اظہار کرسکوں۔

موصوفہ نے اپنی ہمشیرہ کے لئے دعا کی درخواست کی کہ وہ بیمار ہے اور گھر میں پریشانیاں ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔''

★ ایک مہمان خاتون نے عرض کیا کہ مَیں اس وقت حضور کے سامنے ہوں۔ ایک عظیم الشان وجود کے سامنے ہوں۔ مَیں حضور انور کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ سب کا بہت اچھا خیال رکھا گیا۔ حضورانور کی تقاریر بہت اچھی تھیں اور ہم سب پر اس کا بہت اثر ہوا ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

★ ایک خاتون Zeinaba صاحبہ نے عرض کیا کہ جلسہ میں شمولیت کی وجہ سے ہمیں اپنے مذہب کے بارہ میں حقیقی تعلیم کا علم ہوا ہے اور بہت کچھ معلومات میں اضافہ ہوا ہے۔ حضور انور کی پُراثر شخصیت نے ہمیں بہت متأثر کیا ہے۔

★ ایک دوست صغیر صاحب نے عرض کیا کہ یہ میرا دوسرا جلسہ ہے جس میں مَیں شامل ہوا ہوں۔ یہ جلسہ میرے لئے ایک خاص اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس جلسہ میں بیعت کرکے مجھے احمدیت میں شامل ہونے کی توفیق ملی ہے۔ میرا کوئی سوال نہیں ہے میں صرف حضور انور کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ حضور انور کو صحت دے اور لمبی زندگی عطا فرمائے۔

★ ایک خاتون Aldina صاحبہ نے عرض کیا کہ یہاں آنے سے قبل اسلام کے بارہ میں علم نہ ہونے کے برابر تھا۔ جلسہ میں شامل ہوکر خلیفۃ المسیح کے خطابات سن کر صحیح اسلامی تعلیم کا علم ہوا اور بہت ساری ایسی باتیں معلوم ہوئیں جو کہ پہلے میرے علم میں نہیں تھیں۔ جلسہ کے سارے انتظامات بہت عمدہ اور منظم تھے۔

★ ایک خاتون Emina (امینہ) صاحبہ نے عرض کیا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہوں اور میرا بیٹا غالباً BALKAN میں سب سے پہلا وقف نو ہے۔ موصوفہ نے عرض کیا کہ میری زندگی کی سب سے بڑی آرزو یہ ہے کہ میرا بیٹا نیک اور خادم دین ہو۔ میری والدہ جنگ سے متأثر ہوکر ذہنی مریض بن چکی ہیں اور میرے والد کے دل میں اسلام کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ میں اپنے خاندان میں پہلی احمدی عورت ہوں جس کو پردہ کرنے کی وجہ سے اپنے ہی خاندان کے لوگوں سے کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن میں ان مشکلات سے ڈرتی نہیں ہوں اور اب میرے لئے یہ باتیں کوئی معنی نہیں رکھتیں۔ موصوفہ نے والدین کی ہدایت کے لئے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کے دل کو نرم کرے تاکہ وہ احمدیت قبول کرلیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا : اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور تمام مشکلات دُور فرمائے۔

★ ایک مہمان جو رومن کمیونٹی کے صدر ہیں نے عرض کیا کہ مَیں ایک ایسے شہر سے تعلق رکھتا ہوں جہاں سب سے زیادہ جنگ کا اثر ہوا ہے۔ جنگ کے دوران جس طرح سربوں پر حملہ ہوا، ہم رومن لوگوں نے مل کر ان کا مقابلہ کیا۔ مَیں خود اپنے دو بیٹوں کے ساتھ جنگ میں شامل ہوا۔ ایک بیٹا شہید ہوگیا۔ میں اس مشکل دَور کو کبھی بھول نہیں سکتا۔ مَیں اب رومن لوگوں کی ترقی کے لئے کوشش کررہا ہوں۔ ایک پروگرام میں جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلق قائم ہوا۔ آج یہاں حضور کو دیکھ کر بہت خوش ہوں۔

★ حضورانور نے انہیں مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوشش میں برکت ڈالے۔ آپ اپنے بچوں اور نوجوانوں کو تعلیم دلوائیں۔ تعلیم کے بغیر ترقی نہیں ہوسکتی۔ بہر حال ترقی کرنے کے لئے پڑھنا پڑے گا۔ اس طرف توجہ دیتے رہیں۔

★ ایک بزرگ غیر احمدی دوست Bayro Beganovich نے عرض کیا کہ میری عمر ۷۷ سال ہے۔ میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش حضور انور کو دیکھنے کی تھی جو آج پوری ہوگئی ہے۔ خدا کی قسم اب مجھ پر موت وارد ہوجائے تو مجھے اپنی زندگی سے کوئی شکوہ نہ ہوگا۔

★ حضور انور نے فرمایا خدا تعالیٰ آپ کی صحت، عمر اور کوششوں میں برکت دے۔ ۷۷ سال عمر ایسی نہیں ہے۔ خدا آپ کو مزید عمر دے اور صحت والی زندگی دے۔

★ ایک دوست نے عرض کیا کہ مَیں جلسہ پر آکر بہت خوش ہوں اور میرا دل بہت مطمئن ہے۔ ہمیں یہاں اطمینان قلب نصیب ہوا ہے۔ ایک مہمان دوست نے عرض کیا کہ میرے پاس بس ایک ہی بات ہے کہ میں یہاں جلسہ میں آکر دل کی گہرائیوں سے مطمئن ہوا ہوں۔

★ ایک احمدی خاتون SANELA صاحبہ نے عرض کیا کہ حضور انور نے اپنے خطابات میں جن امور کی طرف توجہ دلائی ہے، حضور سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مبلغ سلسلہ نے اس خاتون کے حوالہ سے بتایا کہ یہ تبلیغ میں بہت فعال ہیں اور بہت نڈر ہوکر تبلیغ کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہابیوں سے بھی بہت دلیری سے بات کرتی ہیں۔ جب وہابی لوگ ہمارے بُک سٹال پر آکر اُلٹی سیدھی باتیں کرتے ہیں تو یہ ان کو نڈر ہوکر جواب دیتی ہیں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا اپنی حفاظت کا خیال رکھا کریں۔

★ ایک دوست نے عرض کیا کہ مَیں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جلسہ کا سارا انتظام بہت عمدہ رنگ میں آرگنائز ہوا۔ ایسا منظم پروگرام میں نے اپنی زندگی میں پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ ہم حضور کے لئے دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے اور حضور نعمتوں کو اور بھی زیادہ بانٹتے رہیں۔

★ ایک خاتون نے عرض کیا کہ مَیں بہت خوش ہوں۔ مَیں گزشتہ تین سال سے جلسہ پر آرہی ہوں۔ اب واپس بوزنیا جانے کو دل نہیں چاہتا۔ جلسہ بہت اچھا تھا۔ حضور انور کے خطابات نے دل پر گہرا اثر چھوڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دے۔

★ ایک مہمان محمد علی صاحب نے عرض کیا کہ میں ایک معمر شخص ہوں اور یہاں کے ماحول میں جو دن گزارے وہ الفاظ میں بیان نہیں کئے جاسکتے۔ حضور سے ملاقات میری زندگی کا ایک خاص واقعہ ہے جو زندگی کے حسین ترین واقعات میں سے ہے۔ اس جماعت کی تعلیم ہی حقیقی اسلام ہے اور ہر ایک اس پر عمل پیرا ہے۔

★ ایک مہمان خاتون نے عرض کیا کہ مَیں بوزنیا سے آئی ہوں۔ یہاں آکر مَیں نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ حضورانور کو دیکھ کر اور مل کر بہت ہمّت ہوئی ہے۔ اس وقت اسلام کی جو حالت ہے اسے دیکھ کر بہت مایوسی تھی۔ لیکن حضور انور کے خطابات سن کر اور حضور انور کو دیکھ کر بہت تسلّی ہوئی ہے کہ کوئی تو ہے جو اسلام کی ترقی کے لئے اور اسلام کے دفاع کے لئے دن رات کوشاں ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا : خدا تعالیٰ آپ کو ہمت دے، صحت دے اور آپ اُن لوگوں میں شامل ہوجائیں جو اس دَور میں اسلام کی خدمت کرنے والے ہیں۔

★ ایک خاتون نے عرض کیا کہ مَیں پانچ سال سے احمدی ہوں۔ یہ میرا پہلا جلسہ سالانہ ہے اور میری توقعات سے بہت بڑھ کر ہے۔ اتنے بڑے EVENT سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اپنی کمیاں دیکھیں، خامیاں دیکھیں، انسان جلسوں سے بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ دعا کریں کہ میری فیملی احمدی ہوجائے۔ مَیں اپنے خاندان میں اکیلی احمدی ہوں۔ میرے والدین نے مجھے گھر سے نکال دیا تھا۔ میری شادی ایک پاکستانی احمدی سے ہوئی ہے۔ مَیں ترجمے کے کام میں مدد کرتی ہوں۔ بوزنین جماعت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔

★ ایک احمدی خاتون مدینہ صاحبہ بیان کرتی ہیں :

مَیں اپنی فیملی میں اکیلی احمدی تھی اس لئے پہلے جلسوں میں شامل نہیں ہوسکتی تھی۔ لیکن اب اللہ کے فضل سے میرا رشتہ ایک احمدی کے ساتھ ہوا ہے۔ میری پہلی خواہش یہی تھی کہ شادی کے بعد جلسہ میں شامل ہوں۔

موصوفہ نے کہا : اس جلسہ میں شامل ہوکر اور حضور انور سے ملاقات کرکے اور حضور انور کے خطابات سن کر شدت سے اس بات کا احساس ہوا ہے

کہ مجھ میں ابھی بہت کمزوریاں ہیں اور مجھے اپنی اصلاح کیلئے سخت محنت کی ضرورت ہے۔

موصوفہ نے عرض کیا کہ حضور دعا کریں کہ میرے خاندان مین سب کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق نصیب ہو۔

★ ایک دوست Maid صاحب جو کہ پہلے غیر احمدی امام تھے اور اب بیعت کرکے جماعت میں شامل ہو چکے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ :

مَیں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوا ہوں اور کل مَیں نے بیعت کی تھی۔ حضور انور کے دیدار سے ہی میرے سالوں کے سوالات حل ہو گئے ہیں۔ مَیں نے حضور کے چہرہ میں ایک نُور دیکھا ہے۔ حضور کے چہرہ کا نور ہی بڑی دلیل ہے۔

★ موصوف نے کہا :

مَیں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ہی خلیفۃ المسیح ہیں اور آپ کا چہرہ گواہی دیتا ہے کہ جماعت احمدیہ سچی جماعت ہے۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ایمان میں بڑھاتا چلا جائے۔

★ ایک غیر از جماعت دوست فرید صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا :

حضور کا وجود خود اپنی ذات میں ایک معجزہ ہے اور جلسہ میں دعوت کیلئے بہت شکرگزار ہوں۔

موصوف کے متعلق مبلغ بیان کرتے ہیں کہ :

جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے ان کا جماعت کے ساتھ اتنا مضبوط تعلق نہیں تھا لیکن حضور انور سے ملاقات کے بعد ان میں ایک غیر معمولی تبدیلی پیدا ہوئی ہے اور جماعت اور خصوصًا خلیفۃ المسیح کیلئے ان کے دل میں احترام بہت زیادہ ہو گیا ہے۔

★ ایک خاتون وحیدہ صاحبہ نے کہا :

پہلی مرتبہ اس قسم کے ماحول میں وقت گزارنے کا موقع ملا۔ مَیں حضور انور کے خطابات سے بہت متاثر ہوئی ہوں اور اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتی کہ **حضور انور کے چہرہ مبارک میں جو نور ہے وہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضور خدا تعالیٰ کے فرستادہ ہیں**۔ حضور انور سے ہونے والی ملاقات کے واقعہ کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ اس کو صرف انسان محسوس ہی کرسکتا ہے۔

★ بوزنیا کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بج کر پچیس منٹ تک جاری رہی۔

★ ملاقات کے آخر پر وفد کے سبھی ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملک کوسووو کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

★ بعد ازاں ملک کوسووو (Kosovo) سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

کوسووو سے آنے والا وفد 17 رافراد پر مشتمل تھا جن میں دو خواتین اور دو بچے بھی شامل تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران سے دریافت فرمایا کہ کون سے افراد پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے ہیں اور ان کے جلسہ کے بارہ میں کیا تاثرات ہیں؟

★ وفد کے ایک ممبر AGRON BINAKAJ صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ :

گزشتہ سال کے مقابل پر جلسہ کے انتظامات میں غیر معمولی وسعت اور نمایاں تبدیلیاں محسوس کی ہیں۔ جلسہ کے تمام انتظامات بہت اعلیٰ تھے۔

★ SHAIP ZEQIRA صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا :

مَیں اس جلسہ میں شامل ہوکر انتہائی خوش ہوں۔ یہ میری زندگی کے بہترین اور مسرت آمیز دن تھے۔ جلسہ کے تمام انتظامات اور یہاں موجود ہر شخص نے مجھے متاثر کیا ہے۔ سارے انتظامات بہت منظم تھے۔

موصوف نے کہا کہ مجھے ایک روحانی خوشی بھی حاصل ہوئی ہے۔

★ SHKELQIM BYTYCI صاحب جو بطور لوکل معلم خدمت بجالا رہے ہیں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا :

کوسووو میں ہماری جماعت کی تعداد بہت کم ہے۔ مَیں پہلی مرتبہ یہاں آکر اتنی بڑی جماعت کو دیکھ کر بہت خوش ہوں۔ اِس عظیم الشان جلسہ میں شامل ہوکر مجھے حقیقتاً اِس بات کا احساس ہوا ہے کہ مَیں اسلام احمدیت کی عظیم فیملی کا ایک حصہ ہوں۔

موصوف نے کہا کہ : حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام خطابات انتہائی پُرمعارف اور سبق آموز تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کا مجھ پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ مَیں تمام اعلیٰ انتظامات کے لئے بھی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

★ وفد میں شامل ایک خاتون RINA ZEQIRAJ صاحبہ نے بتایا کہ :

مَیں پہلی مرتبہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ جلسہ کے تمام انتظامات ہر لحاظ سے مکمل تھے۔ اگر کسی کو جماعت احمدیہ کی صداقت کا ثبوت چاہئے تو وہ یہاں جلسہ پر آئے اور خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ نے بڑا اچھا نکتہ بیان کیا ہے۔

موصوفہ نے حضور انور کی خدمت میں کوسووو کی جماعت کے لئے خصوصی دُعا کی درخواست کی۔ اِس پر حضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ۔ مَیں تو ہر چھوٹی جماعت کے لئے دُعا کرتا ہوں۔ اللہ کرے کہ وہاں بھی اتنی وسعت پیدا ہوجائے کہ وہاں بھی بڑے بڑے جلسے منعقد ہونے لگیں۔

★ ایک دوست ALBAN ZEQIRAJ صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں کوسووو کے تمام احباب کی طرف سے السلام علیکم عرض کیا۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت کوسووو کے تمام احباب کے نام وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا پیغام بھجوایا۔

موصوف نے عرض کیا کہ گزشتہ چار سال سے کوسووو میں کوئی مرکزی مبلغ نہیں ہے۔ حضور انور سے دعا کی درخواست ہے کہ وہاں جلد ایک مبلغ کے آنے کے سامان پیدا ہوجائیں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اپنے ملک کے لیڈروں اور مولویوں کیلئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عقل عطا فرمائے اور ان کی طرف سے پیدا کی گئی روکیں دُور ہوجائیں۔

★ بعد ازاں کوسووو جماعت کے سیکرٹری اشاعت محمد پیچی (Md. Peci) صاحب نے عرض کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجھے اور ایک اَور دوست Rexhep Hasani صاحب کو قرآن کریم کے البانین ترجمہ کی پروف ریڈنگ کی ذمہ داری دی ہے اور یہ غیر معمولی طور پر مشکل اور نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں اس اہم ذمہ داری کی بطریق احسن ادائیگی کیلئے دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ بہت احتیاط سے کریں۔ بہت توجہ طلب امر ہے۔ جب بھی ترجمہ کا کام شروع کریں تو دعا کے ساتھ شروع کریں اور دعا پر ہی ختم کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے۔ آمین۔

★ ایک دوست Bleart Zeqiraj صاحب نے عرض کیا کہ کوسووو جماعت کے بعض احباب کی خواہش ہے کہ وہ خانہ کعبہ کی زیارت کریں۔ موصوف نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اس کی توفیق پانے کے لئے دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ توفیق دے''

★ ایک اور دوست مکرم ilirian ibrahimi صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association, USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
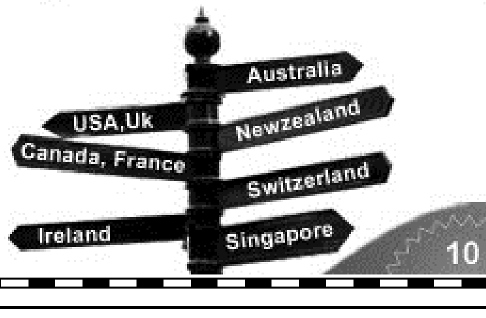

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی اُن تمام دعاؤں کو جو آپ نے شاملین جلسہ کے لئے کی ہیں کوسووو سے آئے ہوئے وفد کے تمام اراکین کے حق میں ان دعاؤں کو قبول فرمائے۔

★ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد میں شامل ایک دوست Nezir Balaj صاحب کے متعلق دریافت فرمایا کہ وہ کب سے احمدی ہیں؟

اس پر موصوف نے اپنا تعارف پیش کرتے ہوئے بتایا کہ مجھے بیعت کئے تین سال ہو چکے ہیں۔ موصوف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں مقبول خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق دے اور جماعت کوسووو کی ترقیات میں مثبت کردار ادا کرنے کی توفیق دے۔

★ کوسووو کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات بارہ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہی۔ آخر پر وفد کے تمام ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور بچوں کو ازراہِ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

مانٹینیگرو سے آنے والے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

★ بعد ازاں بارہ بجکر پچاس منٹ پر ملک مانٹینیگرو سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

اس وفد میں راغب شپتانی صاحب، علی کوواچی صاحب شامل تھے۔

★ راغب صاحب دوسری دفعہ جلسہ سالانہ جرمنی پر آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس سال کے جلسہ میں بہت ہی نمایاں فرق محسوس کیا، بلحاظ انتظامات کے اور بلحاظ تعداد کے بھی۔ جلسہ کی تقاریر اور خصوصاً حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطابات بہت ہی ایمان افروز تھے۔

انہوں نے بتایا کہ وہ پچھلے سال اس جلسہ میں شامل ہوئے تھے اور واپس جانے کے بعد انہوں نے اپنے حلقہ احباب میں کئی لوگوں سے جماعت کے تعلق سے رابطہ کیا۔ اپنے شہر کے میئر سے اور ان کے نائب سے بھی رابطہ کیا۔ نیز Montenegro کے ایک سابق منسٹر سے بھی رابطہ کر کے جماعت کے بارہ میں بتایا۔

موصوف نے بتایا کہ اس وقت دو رکاوٹیں نظر آتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ جو مسلمان طبقہ ہے وہ جماعت کے خلاف ہے اور وہ قریب نہیں آتا اور دوسری چیز یہ ہے کہ غیر مسلم مذہب کے قریب نہیں آتے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مسلمان تو ذاتی مفاد دیکھتے ہیں۔ خود نہیں سوچتے کہ جماعت احمدیہ کیا کہتی ہے اور جماعت کی کیا تعلیم ہے۔ جو پاکستانی مولوی کہتا ہے اس کو مان لیتے ہیں اور اسی کے پیچھے چلتے ہیں۔ انہی علمائے سُوء نے اسلام کی جو شکل بگاڑی ہے اس کو ختم کرنے کے لئے امام مہدی نے آنا تھا۔

راغب صاحب نے بتایا کہ مانٹینیگرو میں مسلمانوں کے نزدیک عموماً یہی مشہور ہے کہ جماعت احمدیہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول نہیں کرتی، لیکن جو شخص جماعت کو قریب سے دیکھتا ہے اس پر فی الفور واضح ہو جاتا ہے کہ یہ محض جھوٹ ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ جماعت احمدیہ پر انتہائی جھوٹا الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم نعوذ باللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول نہیں کرتے۔ جبکہ ہم تو دعوت دیتے ہیں کہ آئیں اور ہمیں دیکھیں۔ ہم سے خاتم النبیین کے صحیح مقام پر بحث کریں۔ ساری دنیا کو پتہ چل جائے گا کہ کون صحیح ہے اور کون غلط؟ لیکن مخالفین ہم سے بات کرنے کے لئے ہی تیار نہیں ہوتے کیونکہ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔

موصوف نے بتایا کہ اس حوالہ سے حضور انور کے خطبہ جمعہ نے انہیں بہت متاثر کیا ہے۔ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے الگ ہیں، لیکن حضور کا خطبہ سننے سے میرے دل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت گھر کر گئی۔

موصوف نے کہا کہ وہ جماعت کی سچائی کے قائل ہو چکے ہیں۔ جلسہ کے آخری دن وہ بیعت میں حصہ نہیں لے سکے جس کی وجہ ان کی علالت طبع رہی۔ ان کا بلڈ پریشر ہائی ہو گیا تھا۔ لیکن اب وہ اپنے آپ کو احمدی خیال کرتے ہیں۔ اسی ضمن میں موصوف نے بتایا کہ جب وہ بیمار ہوئے تو ان کی تیمارداری جلسہ گاہ میں موجود 4 مختلف ڈاکٹروں نے کی اور ان کا بہت زیادہ خیال رکھا۔ اس سے بھی وہ بے حد متاثر ہیں۔

★ اس وفد میں شامل علی کوواچی صاحب نے بتایا کہ وہ پہلی بار جلسہ پر آئے ہیں اور انہیں افسوس ہے کہ وہ پہلے کیوں نہیں آئے اور اتنی دیر کیوں کر دی۔

موصوف نے کہا کہ میں جلسہ پر آکر بہت خوش ہوں۔ مجھے اطمینان قلب حاصل ہوا ہے۔ مہمان نوازی بھی بہت عمدہ تھی۔ دنیا میں اس وقت صرف جھگڑا اور اختلافات ہیں لیکن جس طرح کا اتفاق آپ لوگوں میں موجود ہے وہ دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتا۔

موصوف نے بتایا کہ جب انہیں جلسہ کے بارہ میں بتایا گیا تھا تو انہوں نے کچھ اندازہ تو کیا تھا لیکن یہ نہیں سوچا تھا کہ اتنے عظیم الشان پیمانہ پر ہوگا۔ اگر کوئی چھوٹا سا بھی مسئلہ پیش آتا تو وہاں پر موجود رضا کاران اس کو بہترین رنگ میں حل کر دیتے۔ اتنے لوگوں کے لئے کھانے کا انتظام بہت حیران کن تھا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ لوگ یہاں آئیں اور اسلام کا حقیقی چہرہ دیکھیں اور نئی روحانی دنیا دیکھیں۔

موصوف نے کہا کہ مونٹینیگرو میں جماعت کے قیام اور مشن کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس پر حضوانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب جماعت رجسٹرڈ ہو جائے گی اور سنٹر قائم ہو جائے گا تو لوگ خود دیکھ لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مونٹینیگرو میں لٹریچر شائع کریں۔ ہمارا کام ہے کہ جس طریق سے بھی ہو اسلام کی اشاعت کریں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہی تکمیل اشاعت اسلام کا زمانہ ہے۔ ہدایت تو پہلے مکمل ہو گئی تھی۔ اب یہ تکمیل اشاعت اسلام کا زمانہ ہے۔ مولویوں نے تو دین کو بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ ہر مولوی کہتا ہے کہ میرا دین سب سے اچھا ہے جبکہ اصل دین تو قرآن ہے اور ثابت شدہ احادیث ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہے اور یہی اسلام ہے نہ کہ وہ جو مولوی نے اپنے پاس سے بنایا ہوا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ جرمنی میں جماعت احمدیہ کا تعارف بہت مضبوط ہے اور وہ اس سے بہت متاثر ہوئے ہیں کہ جرمن حکومت جماعت احمدیہ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ دراصل حقیقی اسلام کی تعلیم پیش کرتی ہے۔ اسی لیے جماعت کی نیک نامی ہے۔ جہاں بھی اسلام کا حقیقی چہرہ دکھایا جاتا ہے تو لوگوں پر اس کا لازماً خوش کن اثر ہوتا ہے۔ لیکن اگر اسلام کی تشہیر شدت پسند تنظیموں کی طرف سے ہو تو اس کا لازماً بدترین اثر ہوتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا گو ہوں کہ خدا تعالیٰ آپ کو صحت دے اور آپ کو توفیق دے کہ آپ جماعت کے ساتھ تعلق نبھانے والے ہوں اور جماعتی کاموں میں مددگار بننے والے ہوں۔ کامیابی کے لئے آپ کی دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ کے لئے مزید راہیں کھلتی چلی جائیں۔ آخر پر موصوف نے یہ بھی کہا کہ میں اپنے آپ کو احمدی شمار کرتا ہوں۔

★ Montenengro کے وفد کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات دوپہر ایک بجے ختم ہوئی۔ ملاقات کے آخر پر وفد کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی بھی سعادت حاصل کی۔

ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید کی فیملی کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات

★ وفود کی ملاقات اور میٹنگز کے بعد پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر میں تشریف لے گئے اور مکرم ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید کی فیملی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کی سعادت حاصل کی۔

ماسٹر عبدالقدوس شہید نے پولیس کے انتہائی ظالمانہ ٹارچر کے نتیجہ میں 30؍مارچ 2012 کو شہادت کا رُتبہ حاصل کیا۔ شہید مرحوم گورنمنٹ پرائمری سکول ربوہ میں ٹیچر تھے اور پولیس نے ایک جھوٹے قتل کے جھوٹے مقدمہ میں انہیں گرفتار کیا اور اس قدر بے دردی کے ساتھ مارا اور تشدد کیا کہ آپ ان مظالم کی تاب نہ لاتے ہوئے اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ (باقی آئندہ انشاء اللہ)

★★★

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

2004-2005ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر پر نازل ہونے والے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

★ 2004-2005ء میں تین نئے ممالک میں احمدیت کا نفوذ ہوا۔ کل 181 ممالک میں احمدیت کا پودا لگ چکا ہے

★ 1984ء سے اب تک جماعت کو 13776 مساجد عطا ہوئیں ★ اس سال 189 تبلیغی مراکز کا اضافہ ہوا

★ امسال ازبک اور کریول میں قرآن کریم کے تراجم کی طباعت کے ساتھ تراجم قرآن کریم کی تعداد 60 ہوگئی

★ مختلف زبانوں میں کثیر تعداد میں لٹریچر کی اشاعت۔ نمائشوں، بکسٹالز اور بک فیئرز کے ذریعہ لاکھوں افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا

★ ریڈیو، ٹی وی پروگراموں اور ویب سائٹ کے ذریعہ اسلام احمدیت کے پیغام کی وسیع پیمانے پر تشہیر

★ افریقہ میں 37 ہسپتال اور 465 سکول بنی نوع انسان کی بہبود کے کاموں میں مصروف ہیں

★ ایک سال کے اندر 16148 نئے موصیان کی درخواستیں مرکز میں پہنچ چکی ہیں

★ اسلام آباد، ٹلفورڈ سے چند میل کے فاصلے پر 208 ایکڑ زمین کی خرید

★ ایم ٹی اے، وقف نو، طاہر فاؤنڈیشن اور مختلف شعبہ جات اور اداروں کی کارکردگی کا ذکر

★ اور دوران سال بارش کے قطروں کی طرح نازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے پناہ افضال کا ایمان افروز تذکرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے 39 ویں جلسہ سالانہ منعقدہ Rushmoor Arena Aldershot کے موقع پر 30 جولائی 2005ء کو بعد دوپہر کے اجلاس میں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

دوسری و آخری قسط

نئی کتب کی طباعت

دورانِ سال جو نئی کتب طبع ہوئی ہیں ان کا مختصر تعارف۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب کو علیحدہ طبع کروانے کے پروگرام کے تحت دوسری کتاب ''اَلْاِسْتِفْتَاء'' بھی شائع ہوگئی ہے۔ الحمدللہ۔ اِس میں ربوہ میں سید عبدالحیٔ شاہ صاحب کی نگرانی میں کمیٹی نے کام کیا ہے۔ رسالہ الوصیت کو نئے سرے سے ترجمہ کر کے شائع کیا گیا ہے۔ ہمارے یہاں عربی ڈیسک کے مجید عامر صاحب، طاہر ندیم صاحب نے کام کیا ہے۔ تفسیر کبیر کے عربی زبان میں ترجمہ کی پہلی 4 جلدیں شائع ہوئی ہیں۔ پانچویں جلد اب شائع ہوچکی ہے۔ اس کا ترجمہ مومن طاہر صاحب نے کیا ہے۔ [حضور نے سٹیج پر موجود نئی مطبوعہ کتب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:] یہاں جو بھی کتب پڑی ہیں یہ ساری اِس سال کی شائع شدہ ہیں اور بک سٹال میں بھی دستیاب ہیں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب ''دیباچہ تفسیر القرآن'' سے لے کر "Life of Muhammad" جو انگریزی میں شائع کیا تھا اس کا عربی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ ایک عربی مصری دوست ہیں فتحی عبدالسلام صاحب انہوں نے اس کا ترجمہ کیا ہے۔

پھر وائٹ پیپر (White Paper) کا جواب جو تھا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے خطبات کا مجموعہ ''زَھَقَ الْبَاطِلُ'' وہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ اس کا عربی ترجمہ بھی مجید عامر صاحب نے کیا ہے۔

"Christianity: A journey from Facts to Fiction" کا عربی زبان میں ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ یہ منیر ادلبی صاحب نے عربی زبان میں کیا ہے۔

پھر چند ماہ قبل کبابیر کے ایک دوست ابراہیم اسعد عودہ صاحب کا ''الأزھر'' کے مفتی کے ساتھ رابطہ ہوا تھا۔ جماعت کے عقائد اور تعلیمات کے بارہ میں گفتگو ہوئی تھی تو ان کو اس کے بعد جماعت کے تعارف اور عقائد اور تعلیمات پر مشتمل ایک دستاویز بھیجی گئی تھی اور بھی بہت ساری کتابیں تھیں۔ تو یہ جو کتاب بھیجی گئی تھی، ''اَلْجَمَاعَةُ الْاَحْمَدِيَّةُ الْاِسْلَامِيَّةُ'' کے عنوان سے یہ کتاب بھی شائع کر دی گئی ہے۔ یہ بھی جماعت کے تعارف میں عربی لٹریچر میں ایک اضافہ ہے۔

''خَاتَمَ النَّبِيِّيْنَ۔ اَلْمَفْهُوْمُ الْحَقِيْقِيْ'' یہ بھی حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا خطاب تھا۔ اس کا بھی عربی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔

''مَرْيَمُ۔ تَكْسِرُ الصَّلِيْبَ'' حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیان فرمودہ سورۃ مریم کی تفسیر کے اس حصہ کا عربی ترجمہ شائع کیا گیا ہے جس میں عیسائیت کا ردّ ہے۔

"Essence of Islam" کی تیسری جلد انگریزی میں شائع کی گئی ہے۔ اِس سے قبل دو جلدیں شائع ہوچکی ہیں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات اور ارشادات ہیں۔ اس جلد میں جو مضامین ہیں وہ انسان کی طبعی اور اخلاقی حالتیں، ایمان، یقین اور معرفت، جذب و سلوک، مسیح ناصری، اسلام میں نبوت، یاجوج ماجوج، عورت، پردہ، تربیت اولاد، وغیرہ مضمون ہیں۔ یہ ترجمہ حضرت چودھری ظفر اللہ خان صاحب کا تھا جو آپ کی وفات کے بعد دستیاب ہوا اور پھر اس کے بعد دوبارہ اس کی revision ہوئی۔ اب سعید احمد صاحب ہیں امریکہ کے اُن کی ٹیم نے اس پر کام کیا ہے۔ باقاعدہ کافی عرصے سے اِس پر کام ہو رہا تھا۔ اسی طرح چودھری محمد علی صاحب جو وکیل التصنیف ہیں انہوں نے اس پر کافی کام کیا۔ اب اللہ کے فضل سے یہ شائع ہوچکی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو اَجر سے نوازے۔

''نظامِ نَو'' حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا لیکچر ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ شائع کیا گیا ہے۔ New World Order کے نام سے چھپا ہوا تھا۔ اس کو اب دوبارہ نئے سرے سے شائع کیا گیا ہے۔ نیا ترجمہ نہیں ہے۔

''نشانِ آسمانی'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ہے۔ اس کا انگریزی ترجمہ کیا گیا ہے اور چھپ گئی ہے۔ اکرم غوری صاحب مرحوم نے ترجمہ کیا تھا۔ بعد میں اِس کی نظرثانی افتخار ایاز صاحب اور عشرت شیخ صاحبہ نے کی ہے۔

''اسلام اور عصرِ حاضر کے مسائل اور اُن کا حل'' حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے انگریزی میں لیکچر "Islam's Response to Contemporary Issues" کا اردو ترجمہ ہے۔ چودھری محمد علی صاحب اور ان کی ٹیم نے کیا ہے۔ محمود اشرف صاحب بھی ان کے ساتھ تھے۔

''بابی اور بہائی مذہب'' انگریزی میں یہ کتاب بہت عرصہ پہلے چھپی تھی۔ ازسرِ نو ٹائپ (type) کر کے چھپوایا گیا ہے۔

اِسی طرح بچوں کے لیے انگریزی میں حضرت نوح علیہ السلام کے حالات پر مشتمل چھوٹی سی ایک کتاب چلڈرن کمیٹی نے شائع کی ہے۔ اِسی طرح بچوں کی آٹھ اَور چھوٹی چھوٹی سی ابتدائی کتابیں اور پوسٹرز بھی ہیں جو چودھری رشید صاحب اور ان کے بیٹے فرید احمد صاحب نے بچوں کے لئے تیار کی ہیں اور بڑی اچھی ہیں۔

''ہومیوپیتھی'' جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ایم ٹی اے پر نشر کیے گئے لیکچرز کی کتاب اُردو میں شائع کر دی گئی تھی۔ لیکن انگریزی دان طبقہ جو اُردو نہیں پڑھ سکتا اُن کا مطالبہ تھا کہ ہمیں انگریزی میں دی جائے۔ ایسٹ افریقہ کے دورہ کے دوران بھی مجھے کینیا میں بعض سکھ اور دوسرے لوگ جو دلچسپی رکھتے تھے اُنہوں نے کہا کہ ہم پوچھ پوچھ کے مبلغین سے نوٹس تو بنا لیتے ہیں لیکن ہمیں یہ کتاب انگریزی میں چاہیے۔ تو چونکہ ترجمہ ہوچکا تھا مَیں نے اُن کو بتایا کہ انشاء اللہ تعالیٰ جولائی تک آجائے گی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کتاب بھی چھپ گئی ہے۔ ہومیوپیتھی کا انگریزی میں ترجمہ ہوگیا ہے۔ اس کا ترجمہ ڈاکٹر امتیاز صاحب آف امریکہ نے کیا ہے۔ پھر ڈاکٹر مجیب الحق صاحب نے بھی اِس میں مدد کی ہے۔ پھر ہومیوپیتھی کے لحاظ سے ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب نے بھی نظرثانی کی ہے اور منیر شمس صاحب کی ٹیم نے پروف ریڈنگ وغیرہ کی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔

انگلستان کی جماعت نے نوجوانوں کے لیے دو

مختلف مضامین کتابی صورت میں شائع کروائے ہیں۔ ان میں سے ایک ہے کہ "Taking drugs and alcohol abuse" اور دوسری ہے: "Dangers of Internet"۔

پھر ''اسلام میں ارتداد کی سزا کی حقیقت'' کے موضوع پر جو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی جلسہ سالانہ کی ایک تقریر تھی اس کا انگریزی ترجمہ کروایا گیا ہے۔

اِس کے علاوہ مکرم مرزا حنیف احمد صاحب نے مختلف کتابوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ اقتباسات لے کر ''تعلیم فہمِ قرآن'' کے نام سے اِس کو اکٹھا کیا۔ وہ کتاب شائع ہوئی ہے۔ یہ جماعت کے لٹریچر میں بڑا اچھا اضافہ ہے۔ سارے حضرت مسیح موعوعلیہ السلام کے اقتباسات ہی ہیں، ان کو ترتیب دیا گیا ہے۔

پھر ''وقفِ زندگی کی اہمیت اور برکات'' یہ افتخار ایاز صاحب کی ایک کتاب ہے۔

طاہر فاؤنڈیشن کی شائع شدہ کتب

2003ء کے موقع پر جو میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے کام کو جاری کرنے کے لیے طاہر فاؤنڈیشن کا قیام کیا تھا اس کے تحت بھی کچھ کام ہوا ہے۔ پہلے تو گزشتہ سال ''خطباتِ طاہر'' کی جلد اوّل آئی تھی جس میں 1982ء کے خطبات شامل تھے۔ اِس سال دوسری جلد شائع ہوئی ہے جو 1983ء کے خطباتِ جمعہ پر مشتمل ہے اور تیسری جلد 1984ء کے خطبات پر مشتمل ہے۔

پھر وکالتِ تصنیف کی جو رپورٹ ہے اس کے مطابق ملک غلام فرید صاحب کی کمنٹری جو تھی معروف غلطیوں کے حوالے ٹھیک کر کے دوبارہ مرکز سے ٹائپ ہوئی ہے۔

اور پھر تلاوت قرآن کریم کی کیسٹ قاری عاشق صاحب کی آواز میں اور ملک غلام فرید صاحب کے ترجمہ قرآن کے ساتھ .C.D تیار ہوئی ہے۔ یہ بھی اچھی ہے۔

پھر ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' انگریزی آڈیو کی پانچ CDs تیار ہوئی ہیں۔ انگلش ترجمہ کسی ماہر نے پڑھا ہے۔

روحانی خزائن، ملفوظات، مجموعہ اشتہارات۔ ان تمام کی سی ڈیز بھی تیار ہوئی ہیں۔

پندرہ مختلف زبانوں میں 288 جماعتی مختلف کتب، پمفلٹس اور فولڈرز وغیرہ 9 لاکھ 71 ہزار سے زائد کی تعداد میں شائع ہوئے ہیں۔

"Review of Religions" انگریزی اور ''اَلتَّقْوٰی'' عربی جو جماعتی رسالے ہیں، ان کی جو اشاعت ہے اس میں ابھی تک کمی ہے۔ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ اس لیے جماعتیں اس طرف توجہ دیں۔ عربی دان طبقہ ''اَلتَّقْوٰی'' کو خود اپنے نام بھی لگوائیں اور اپنے دوستوں کے نام بھی لگوائیں۔ اور جو "Review of Religions" ہے اس طرف بھی خصوصی توجہ دیں تاکہ اس کی خریداری بڑھے۔

نمائشیں

جماعت کے تعارف کے لیے جو مختلف نمائشیں لگتی ہیں اور جہاں قرآن کریم کے تراجم بھی پیش ہوتے ہیں۔ لٹریچر بھی ہوتا ہے، یہ بھی ایک تبلیغ کا ذریعہ ہے۔ اس سال مختلف جگہوں پر 257 نمائشیں لگائی گئیں جن کے ذریعہ اندازاً پانچ لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ انڈیا، ہالینڈ، کینیڈا، امریکہ اور یوکے نے اس میں نمایاں کام کیا ہے۔

بک سٹالز اور بک فیئرز

بک سٹالز اور بک فیئرز، یہ بھی پیغام پہنچانے کا ایک اچھا ذریعہ ہے، مختلف لوگ آتے ہیں۔ جہاں نمائشیں ہوتی ہیں وہاں جب سٹالز لگائے جاتے ہیں تو ہمارے سٹالوں پر بھی لوگ آتے ہیں۔ تو اس سال 2,755 بک سٹالز اور بک فیئرز میں جماعت نے حصہ لیا اور تقریباً 19 لاکھ افراد تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اور ان بکسٹال لگانے والوں میں جو نمایاں ممالک ہیں ان میں جرمنی ہے، ہالینڈ ہے، یوکے ہے، بیلجیئم، اٹلی، سپین، سوئٹزرلینڈ، تنزانیہ، کینیا، ماریشس، بورکینا فاسو، امریکہ اور کینیڈا۔

رقیم پریس

رقیم پریس جو ہمارا جماعت کا ایک پریس ہے۔ اسلام آباد میں بھی یہ کام کر رہا ہے۔ ہیڈکوارٹر اس کا یہیں ہے اور اسی کے تحت افریقہ کے 6 ممالک میں یہ کام کر رہا ہے۔ غانا، نائیجیریا، تنزانیہ، سیرالیون، آئیوری کوسٹ اور گیمبیا میں۔ تین چار ملکوں کے تو مَیں دیکھ بھی چکا ہوں۔ اچھا کام کر رہے ہیں۔ اللہ کے فضل سے جماعتی لٹریچر میں ان کی وجہ سے اضافہ ہو رہا ہے اور لکھوکھہا کی تعداد میں لٹریچر چھپتا ہے۔

لٹریچر کی طباعت

اس سال جو مختلف لٹریچر یہاں سے چھپا ہے چھوٹے چھوٹے پمفلٹس وغیرہ وہ دو لاکھ گیارہ ہزار کی تعداد میں چھپے۔ اور افریقن ممالک میں جو مختلف کتابیں وغیرہ شائع ہوئیں ان کی تعداد 3,09,500 تھی۔ اخبارات، فولڈرز اور چھوٹا چھوٹا لٹریچر جو ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔ افریقہ کے پریسوں میں سے نائیجیریا کا پریس اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت سب سے اچھا کام کر رہا ہے۔ غانا کو بھی ذرا تیز ہونا چاہیے۔ وہاں 25 مختلف جماعتی کتب ایک لاکھ 16 ہزار کی تعداد میں طبع ہوئی ہیں۔ اور پھر نائیجیریا کا پریس بالکل اپنے پاؤں پر کھڑا ہے۔ باقی تو کچھ نہ کچھ مدد لیتے ہیں اس پریس نے 4 مختلف مشینیں بھی اپنی آمد سے ہی خریدی ہیں۔ گیمبیا کا پریس بھی ترقی کی طرف چل رہا ہے، اچھا کام شروع ہو گیا ہے۔ اس میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ سیرالیون کے پریس نے بھی کچھ کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ آئیوری کوسٹ کا جو پریس ہے وہاں سے ہمارا "Review of Religions" فرانسیسی زبان میں شائع ہوتا ہے جو افریقہ کے مختلف فرنچ بولنے والے ملک ہیں ان کو بھجوایا جاتا ہے۔ غانا کے پریس میں "Guidance" اور "Review of Religions" شائع ہو رہا ہے لیکن اس میں مزید بہت گنجائش ہے۔ اس بارے میں امیر صاحب کو مزید کوشش کرنی چاہیے۔ انچارج پریس کو اس دفعہ یوکے سے بھجوایا گیا تھا وہاں دورہ بھی کر کے آئے ہیں۔

عربک ڈیسک

عربک ڈیسک جو ہے یہاں بھی مختلف کام ہوئے ہیں۔ کچھ کا تو مَیں ذکر کر آیا ہوں۔ امسال اللہ کے فضل سے 44 مختلف پمفلٹس شائع ہوئے ہیں اور 9 نئی کتابیں شائع ہوئیں۔ 7 پر نظرثانی ہو رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب ہیں ان پر کام ہو رہا ہے۔ ''اَلسِّیْرَۃُ الْمُطَھَّرَۃ'' حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت ہے۔ یہ مصطفیٰ ثابت صاحب نے لکھی ہے۔ پھر اَور مختلف کتب ہیں جن پر یہاں کام ہو رہا ہے۔ پھر عربی میں 13 کتب اور پمفلٹس انٹرنیٹ پر بھی دیئے جا چکے ہیں کیونکہ آج کل نوجوانوں کو اور بعض پڑھے لکھے لوگوں کو انٹرنیٹ پر بیٹھ کے پڑھنے کا زیادہ شوق ہے۔ اسی طرح 2001ء سے رسالہ ''اَلتَّقْوٰی'' بھی دیا جا رہا ہے اور کچھ اَور کتابیں بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے عربی زبان میں پہلی دفعہ جماعت کی ویب سائٹ شروع ہوئی ہے جو کہ جماعت کبابیر نے بڑی محنت سے تیار کی ہے اور اچھا مواد اس میں ڈالا ہے۔ امیر صاحب کبابیر کی نگرانی میں یہ کام ہو رہا ہے۔ خدّام کی ایک ٹیم یہ کام کر رہی ہے۔ اس کے مینیجر میمون لطفی عودہ صاحب ہیں جبکہ دوسرے کام کرنے والے ربیع مفلح صاحب، جعفر محمد عودہ صاحب، بلال عبدالکریم عودہ صاحب، ہاشم عودہ صاحب اور عبدالسلام عودہ صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک میں جہانگیر صاحب کام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہاں کافی کام ہو رہا ہے۔ قرآن کریم کے فرنچ ترجمہ کے نئے ایڈیشن کی نظرثانی ہو رہی ہے۔ ''نیو ورلڈ آرڈر'' اور Revelation, Rationality, Knowledge & Truth اور An Elementary Study of Islam کا فرنچ ترجمہ ہو رہا ہے۔ Message of Hope جو ہے اُس کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ True Story of Jesus کا ترجمہ ہو رہا ہے۔ ایم ٹی اے کے کام بھی ہو رہے ہیں۔ دو آدمی ہیں اور بڑی محنت سے کام کرتے ہیں۔ اِسی ڈیسک کے تحت ''لقاء مع العرب'' کے 389 پروگراموں کا فرنچ ترجمہ ہو چکا ہے۔ 270 مجالس سوال و جواب کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ ترجمۃ القرآن کی 55 کلاسیں ترجمہ ہو چکی ہیں۔ اور اسی طرح ہر ہفتے جو میرے خطبات ہیں اور تقاریر وغیرہ ان کا بھی باقاعدہ ترجمہ ہو رہا ہے۔

بنگلہ ڈیسک

اِسی طرح بنگلہ ڈیسک ہے یہ بھی اچھا کام کر رہا ہے۔ پرانے خطبات کے تراجم بھی کر رہے ہیں۔ لائیو (Live) بھی چل رہے ہیں۔ فیروز عالم صاحب نے مجھے بتایا کہ جب یہ پروگرام ایم ٹی اے پر پیش ہوتے ہیں تو یہاں لندن میں جو دو لاکھ سے اُوپر بنگالی ہیں، یہ بڑے شوق سے ایم ٹی اے کے پروگرام سنتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بنگلہ ڈیسک بھی بڑا اچھا کام کر رہا ہے۔

چینی ڈیسک

پھر چینی ڈیسک ہے۔ عثمان چینی صاحب کی زیرِ نگرانی اس میں بھی کافی کام ہوا ہے۔ جہاد پر اور دوسرے عناوین کے تحت انہوں نے پمفلٹ وغیرہ چینی ترجمہ کیے ہیں۔ چینی صاحب کہتے ہیں کہ چین میں کئی لوگ ہمارے ترجمہ قرآن سے فائدہ اٹھا کر چینی زبان میں اپنا ترجمہ کر رہے ہیں۔ بلکہ کچھ تھوڑی

ارشاد حضرت امیر المومنین

''عبادت کا مقصد صرف خدا کو پہچاننا نہیں بلکہ تقویٰ پیدا کر کے اپنی روحانی بلندیوں کو حاصل کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کا اِدراک حاصل کرنا ہے۔''

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیر المومنین مورخہ 3/جولائی 2015)

طالبِ دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی سونگڑہ اُڈیشہ

M/S NAIEM GARMENTS
QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)
Deals in : Ladies Suits,
Gents Wear &Baby Suits etc.
Prop. MOHAMMAD SHER
Mob.09596748256, 9086224927

ایمان داری ان میں ہے کہتے ہیں کہ ان میں سے ایک نے تو تبصرہ کے لیے عثمان چینی صاحب کو اپنا ترجمہ بھجوا دیا ہے۔ اگرچہ وہاں کھلی اجازت نہیں ہے لیکن پھر بھی وہاں لٹریچر پہنچ جاتا ہے۔ چینی زبان میں انٹرنیٹ پر مواد ڈالا جا رہا ہے اور قرآن کریم کا مکمل ترجمہ چینی زبان میں ڈال دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مزید 7 کتابیں ڈالی جا چکی ہیں۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت افریقہ کے 12 ممالک میں ہمارے 37 ہسپتال اور کلینکس اللہ کے فضل سے کام کر رہے ہیں اور 465 ہائر سیکنڈری سکول اور جونیئر سکولز اور سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں۔ اسی طرح پرائمری سکولز ہیں۔ بینن میں پاراکو کے مقام پر کرائے کی عمارت میں اس سال ہمارا اپنا کلینک شروع ہو گیا ہے۔ گزشتہ سال دورے کے دوران اس کلینک کی میں نے بنیاد رکھی تھی وہ عمارت بھی انشاء اللہ تعمیر ہو جائے گی۔

اس سال کینیا میں دورے کے دوران شیانڈا کے مقام پر ہسپتال کا سنگِ بنیاد رکھا گیا ہے۔ نیروبی میں جو ہمارا کلینک ہے اس کو وسعت دی جا رہی ہے۔ یہاں بھی انشاء اللہ مزید شعبے قائم ہوں گے۔ بینن میں بھی ایک ڈسپنسری نے کام شروع کر دیا ہے۔

فرنچ ممالک میں پہلے ہمارے سکول نہیں ہوتے تھے اب وہاں بھی سکولوں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ بورکینا فاسو میں ڈوری کے مقام پر سکول کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے۔

پھر کایا (Kaya) میں ایک عمارت لے کر سکول شروع کر دیا ہے۔ عمارت بھی جلد ہی تعمیر ہو جائے گی۔ انشاء اللہ۔

لیو (Leo) کے مقام پر بھی تعمیر کا کام شروع ہو چکا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جب یہ مکمل ہو جائے گی تو مزید تعارف کے راستے کھلیں گے۔

ایمان افروز واقعات

اب اس مجلس نصرت جہاں کے کام کے سلسلے میں بعض واقعات کا ذکر کر دیتا ہوں۔

ہمارے جو ہسپتال اور کلینک ہیں اُن میں اس طرح سہولتیں میسر نہیں ہیں جس طرح ایک اچھے ہسپتال میں ہونی چاہئیں لیکن اس کے باوجود لوگ علاج کے لیے آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کے ہسپتالوں کو شہرت دی ہوئی ہے کہ یہاں سے مریض شفایاب ہو کر جاتے ہیں اس کی وجہ سے اکثر مریض یہاں آتے ہیں۔ ڈاکٹر طارق صاحب نائیجیریا سے لکھتے ہیں کہ ایک بہت بڑا پیچیدہ آپریشن تھا۔ ایک مریضہ کے رحم سے 21 کلو وزنی رسولی نکالی گئی۔ اور یہ ایک ریکارڈ ہے۔ یہ خاتون کئی سالوں سے رسولی کی وجہ سے بیمار تھیں۔ تو اس وجہ سے ان کو نئی زندگی ملی۔ بڑی خوش ہو کے گئیں۔ اور ہمارے ہسپتال ہیں بھی سستے۔ عموماً 7 گنا کم قیمت ہے۔ وہاں جو لوکل تھے حیران تھے کہ تم نے اتنا بڑا آپریشن کر کس طرح لیا ہے؟ لیکن بہرحال اللہ تعالیٰ فضل فرماتا ہے ڈاکٹروں کے ہاتھوں میں شفا رکھی ہے۔

پھر اسی طرح اور بہت سارے مریض ہیں۔ ایک اکیزیما کے مریض تھے جن کو صحت نہیں مل رہی تھی۔ ہمارے ہسپتال میں آئے۔ اس حد تک بیمار ہو گئے تھے کہ کہتے تھے میرا خودکشی کرنے کو دل چاہتا ہے۔ بڑا سخت اکیزیما تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو شفا دی۔ پھر پراسٹیٹ کے کینسر کے ایک مریض تھے اُن کو اللہ تعالیٰ نے شفا دی۔ اس طرح اور بہت سارے واقعات ہیں۔

پریس اینڈ پبلیکیشن سیکشن

پھر پریس اینڈ پبلیکیشن (Press and Publication) ایک سیکشن ہے۔ اس میں چودھری رشید صاحب بڑا اچھا کام کر رہے ہیں۔ مخالفین کے وقتاً فوقتاً جو اعتراضات آتے ہیں ان کا اخباروں میں جواب دیتے ہیں۔ مختلف ملکوں میں جماعت کے خلاف تحریکیں ہوتی ہیں، تنگ کیا جاتا ہے اُس کا اخباروں میں بیان آتا ہے۔ مختلف جگہوں سے رابطے ہوتے ہیں۔ یہ بھی اللہ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔

ایم ٹی اے (M.T.A.)

پھر ایم ٹی اے کی نشریات دوروں کی وجہ سے اب مختلف ملکوں سے براہِ راست بھی آنی شروع ہو گئی ہیں۔ اس کا پہلے تصور نہیں تھا۔ افریقہ سے، کینیا سے براہِ راست آیا ہے۔ باقی جگہوں سے ٹیلی فون پر آتا رہا۔ پھر انگلستان میں بھی گزشتہ سال پہلی دفعہ لندن سے باہر دو جگہوں سے خطبات آئے۔ کینیڈا میں ٹورانٹو سے باہر دو تین جگہوں سے آئے۔

ایم ٹی اے کی ٹیم میں 99 مرد اور 39 خواتین ہیں۔ 13 ڈیپارٹمنٹس ہیں۔ ان میں سے اکثریت جو ہے والنٹیئرز کی ہے اور اللہ کے فضل سے بڑی خوش اسلوبی سے سارا کام چلا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔ لوگ جو خط لکھتے ہیں اس سے پتہ چلتا ہے کہ ایم ٹی اے دیکھنے کی وجہ سے کتنی دور بیٹھے لوگوں کی کتنی پیاس بجھتی ہے۔

اس موقع پر کچھ نعرے لگائے گئے تو حضور نے فرمایا: فگرز (figures) سے تو بعض لوگوں کو نیند آنی شروع ہو جاتی ہے اس لئے بیچ میں نعرے لگ جاتے ہیں۔

اب کچھ واقعات بیان کر دیتا ہوں۔

امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ اللہ کے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے تبلیغ کے بہت سے مواقع مل رہے ہیں۔ مل کیا رہے ہیں، خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ تیونس کی ایک خاتون تھیں انہوں نے کچھ عرصہ پہلے اپنے گھر میں ڈش انٹینا لگوایا اور عرب ملکوں کے چینل دیکھتے دیکھتے ان کا ایم ٹی اے کا چینل بھی click ہو گیا تو لقاء مع العرب دیکھنا شروع کیا۔ کہتی ہیں کہ اس سے مجھے اتنی دلچسپی بڑھی کہ دوسرے پروگرام بھی دیکھنے شروع کر دیئے۔ سمجھ تو نہیں آتی تھی لیکن کہتی ہیں جو نظمیں تھیں وہ مجھے بڑی اچھی لگیں اور میں باقاعدہ دیکھنے لگ گئی اور کافی فاصلہ طے کر کے وہ مشن ہاؤس آئیں اور کہا کہ اب میں جماعت میں داخل ہونا چاہتی ہوں اور بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گئیں۔

اسی طرح فرانس کے ایک شہر سے ایک دوست ہیں مسٹر سمتھ (Mr. Smith) کہتے ہیں کہ اُن کا فون آیا کہ کافی عرصہ سے میں ایم ٹی اے دیکھ رہا ہوں اور کافی عرصے سے آپ لوگوں کے ساتھ رابطے کی کوشش کر رہا تھا۔ آج آپ کا نمبر ملا ہے۔ صحیح معنوں میں تو آپ ہی اسلام کو پیش کر رہے ہیں اور شکریہ بھی ادا کیا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ آ گئے اور احمدی ہو گئے۔ پھر اسی طرح ایک اور دوست ایم ٹی اے پر لقاء مع العرب پروگرام دیکھ کر احمدی ہو گئے۔

کہتے ہیں کہ بینن میں پانی کی سپلائی کرنے کے لیے کنوؤں کی کھدائی کا ہمارا کام جاری تھا تو ایک جگہ پر نیچے سے زمین سے پتھر نکل آئے اور اس پتھر کو توڑنے کے لیے جس مشین کی ضرورت تھی وہ مل نہیں رہی تھی۔ تو پتہ لگا کہ فلاں مسجد کے امام صاحب ہیں جن کو عرب ملکوں سے مدد ملتی ہے۔ وہ لوگ اس وقت وہاں کافی وسیع کام کر رہے تھے اور ان کے پاس وہ مشین ہے۔ تو ہمارے مبلغ صاحب اُن کے پاس گئے تو امام صاحب جو تھے وہ ان کو اپنے گھر لے گئے اور دکھایا کہ ایم ٹی اے کا چینل لگا ہوا ہے اور میں باقاعدہ سنتا ہوں اور سعودی عرب کی طرف سے جو مساجد ہیں ان کا نمائندہ ہوں لیکن میں آپ کو بتا دوں کہ میں آپ کو مسلمان ہی سمجھتا ہوں۔ بہرحال ان کو یہ راز فاش نہیں کرنا چاہیے تھا کہیں ان پر کوئی مشکل نہ آن پڑے۔

دیگر ٹی وی اور ریڈیو پروگرام

پھر اسی طرح دیگر ٹیلی ویژن پروگرام ہیں۔ ایم ٹی اے کی 24 گھنٹے کی نشریات کے علاوہ مختلف ملکوں کے جو پروگرام آتے ہیں ان پر 1086 ٹی وی پروگراموں کے ذریعہ 805 گھنٹے کا جماعت کو وقت ملا اور اندازہ ہے کہ یہ پروگرام جو تھے وہ 7 کروڑ سے زائد افراد نے دیکھے۔ اس طرح یہ بھی تبلیغ کا ایک بڑا وسیع ذریعہ ہے۔

بورکینا فاسو میں بھی جماعت کا ریڈیو سٹیشن ہے اور یہاں وہ کوشش کر رہے ہیں چار پانچ اور مختلف جگہوں پر ریڈیو سٹیشن اور ٹی وی سٹیشن قائم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اُمید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلدی شروع ہو جائے گا۔

اسی طرح مختلف ممالک کی تفصیل ہے کہ کہاں کہاں کتنا کام ہوا۔ وقت کافی ہو گیا ہے اس لیے میں باقاعدہ زیادہ تفصیل تو نہیں دیتا لیکن بہرحال اس کا اچھا اثر قائم ہو رہا ہے اور افریقہ کے ممالک میں بھی، یورپ کے ممالک میں بھی مقامی ملکوں کے ٹیلی ویژن اور ریڈیو سٹیشنوں کے ذریعہ سے ہماری کافی تبلیغ ہو رہی ہے اور پیغام پہنچ رہا ہے۔

ریڈیو کے واقعات

یہ ریڈیو سے متعلق ہی کچھ واقعات ہیں کہ لوگوں پر اس کا کتنا اثر ہوتا ہے۔

بورکینا فاسو والے لکھتے ہیں کہ بوبوجلاسو جہاں ریڈیو ہے اس سے 35 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک گاؤں میں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور خاوند نے بیوی کو گھر سے نکال دیا۔ کہتے ہیں کہ اپنے چند ماہ کے بچے کو لے کر وہ عورت سیدھی بوبوجلاسو جہاں ہمارا ریڈیو سٹیشن ہے وہاں آ گئی کہ میری مدد کریں۔ تو وہاں سے جماعت کا ایک وفد اس خاتون کو لے کر ان کے گھر پہنچا اور جب اس کے خاوند کو معلوم ہوا کہ جماعت کا وفد آیا ہے تو اس نے اس وقت بغیر کچھ کہے صلح صفائی کی اور کہا کہ آپ کا آنا جو ہے یہی میرے لیے کافی ہے۔ آپ کا ریڈیو سنتا ہوں اور مجھے علم ہے کہ آپ سچے لوگ ہیں۔ مجھے معاف کر دیں اور بیوی سے راضی ہو گیا۔

یہ دیکھیں غیر بھی اب ہمیں سچا سمجھ کر کہ انہوں نے صحیح بات کی ہو گی اپنے مسائل حل کر لیتے ہیں۔ احمدی میاں بیوی جو ہیں ان کو تو بجائے جھگڑوں کے اور عائلی مسائل کے پہلے سے بڑھ کر آپس میں محبت کا اظہار کرنا چاہیے۔ اصلاح و ارشاد اور تربیت کا شعبہ تو ایسا ہونا چاہیے کہ انہیں اس لحاظ سے کوئی کام ہی نہ ہو۔ کیونکہ یہ اکثر عائلی مسائل میں الجھا رہتا ہے۔ باقی دوسرے لحاظ سے تو بہرحال کام ہو گا۔

پھر ہمارے ایک مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ مَیں ریڈیو کے دفتر میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک بزرگ تشریف لائے جن کی آنکھوں سے آنسو بہ رہے تھے، منہ سے بولنا مشکل تھا۔ پانی وغیرہ پلایا تو کہنے لگے کہ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں اور بیعت فارم پُر کرنے کے بعد کہنے لگے کہ مَیں اس محلہ میں آج سے تقریباً 15 سال قبل مشن کے قریب ہی آباد تھا۔ اس وقت یہاں ایک بہت ہی پرانا اور بہت ہی بڑا درخت تھا جو کہ 1994ء میں خود سوکھ کر گر گیا تھا۔ کہتے ہیں اس وقت مَیں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ اس درخت کے قریب ہی ایک بہت اونچا لوہے کا کھمبا لگا ہوا ہے جس کو تاروں کے ذریعہ جکڑا ہوا ہے اور اس کھمبے کے نیچے دو شخص بیٹھے ہوئے ہیں کچھ بولتے ہیں اور اس کھمبے میں کچھ روشنی پیدا ہوتی ہے جو نیچے سے اوپر جاتی ہے اور اوپر جا کر سبز شعاعوں میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اس سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی آواز آ رہی ہے اور ایک عجیب روحانی کیفیت طاری ہے۔ کہتے ہیں اس کے بعد خواب ختم ہو گیا۔ یہ خود بھی اس عرصہ میں وہاں سے شفٹ کر گئے، کہیں اور چلے گئے۔ کہتے ہیں دو ماہ پہلے

جب میں واپس آیا تو دوسرے محلہ میں تھا۔ وہاں اتفاقاً انہوں نے ایک دن احمدیہ ریڈیو سنا لیکن ان کو یہ معلوم نہیں تھا کہ ریڈیو کس طرف ہے؟ خیر پوچھ پوچھ کر وہ آئے تو جب وہ ہمارے ریڈیو سنٹر کے قریب پہنچے تو ریڈیو کا جو انٹینا تھا، لمبا کھمبا نظر آیا اور وہ کہتے ہیں یہ بالکل اس کے مشابہ تھا جو منظر میں نے دیکھا تھا۔ اور جب وہ ریڈیو سٹیشن میں داخل ہوئے تو وہ چھوٹے سے دو کمرے ہیں کوئی اتنا بڑا ریڈیو سٹیشن نہیں ہے۔ شاید دو کمروں کا کل سائز 12×12 کا ہو۔ تو بہر حال کہتے ہیں اس کمرے میں دو شخص بیٹھے ہوئے تھے اور اُس وقت ریڈیو پر یہ نظم لگی ہوئی تھی کہ ''ہے دستِ قبلہ نما لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ۔'' کہتے ہیں کہ یہ دیکھ کر مجھ پر رقّت طاری ہوگئی اور سب سے پہلے انہوں نے مسجد میں جا کر شکرانے کے دو نفل پڑھے اور پھر بیعت کر لی۔

تو دیکھیں کتنی دُور دُور اللہ تعالیٰ خود ہی پیغام پہنچانے کے سامان پیدا کرتا ہے۔ جن کو یہ کہتے ہیں کہ یہ علم سے عاری ہیں اُن کے علم کے سامان خود اللہ میاں کرتا ہے اور جن کو یہ عالم سمجھتے ہیں ان کی عقلوں پر، آنکھوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں۔

تحریکِ وقفِ نَو

پھر تحریک وقفِ نَو ہے۔ اس میں بھی اِس سال غیر معمولی اضافہ ہوا ہے۔ اس سال 3,689 نئے واقفین نَو آئے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان واقفین نَو کی تعداد تیس ہزار سے اوپر ہو گئی ہے۔ لڑکوں کی تعداد 19,795 اور لڑکیوں کی تعداد 10,215 ہے۔ یہاں بھی وہی نسبت 2:1 کی ابھی تک قائم ہے۔ اور اس میں بھی زیادہ تر تعداد پاکستان کی ہے اور پاکستان میں بھی ربوہ کے سب سے زیادہ ہیں۔ پھر لاہور، سیالکوٹ وغیرہ آتے ہیں۔ اور بیرونی ممالک میں جرمنی کے سب سے زیادہ ہیں۔ پھر انڈیا، کینیڈا وغیرہ ہیں۔

آئندہ کی ضرورت پوری کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ یہ بھی اپنے فضل سے غیر معمولی فضل کرتے ہوئے دیئے چلا جا رہا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ضرورتیں انشاء اللہ بڑھنی ہیں۔ اس لیے ہمیں بھی اُسی سوچ کے ساتھ اپنے کام تیز کرنے چاہئیں۔

نادار، ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد

نادار، ضرورتمندوں اور یتیموں کی امداد ہے۔ اس میں بھی مختلف جگہوں پر افریقہ میں، بنگلہ دیش میں کافی کام ہوا ہے اور وہاں میڈیکل کیمپ لگائے گئے۔ افریقہ میں کافی بڑی تعداد میں، چالیس ہزار سے زیادہ مریضوں کا علاج کیا گیا۔ ساڑھے تین لاکھ کے قریب لوگوں کو خوراک مہیا کی گئی۔ پھر جیلوں میں جا کر بھی کام ہوتے ہیں۔ خون کی بوتلیں مہیا ہوتی ہیں۔ غرض بے تحاشا کام ہیں۔

ہومیوپیتھی

اسی طرح ہومیوپیتھی کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ جماعت کو کافی خدمت کی توفیق دے رہا ہے۔ اس میں اب تک 55 ممالک میں ہمارے کلینک قائم ہیں اور ان کی تعداد 650 سے بڑھ چکی ہے۔

طاہر ہومیو پیتھک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس رپورٹ کے مطابق ایک لاکھ دو ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا جن میں سے چالیس ہزار سے زائد غیر از جماعت تھے۔ علاج کروانے کے لیے ہمارے پاس ہی آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف جگہوں پر کافی معجزانہ شفا ہوئی ہے۔

غانا کے ہومیو پیتھک کلینک کے واقعات ہیں۔ اللہ کے فضل سے مختلف لوگوں کو شفا ہوئی۔

ہیومینٹی فرسٹ

ہیومینٹی فرسٹ، خدمتِ انسانیت کا ایک ادارہ ہے جو ایک لحاظ سے آزاد بھی ہے۔ جو سونامی، زلزلہ اور سمندر کا طوفان آیا تھا اس کی وجہ سے کافی کام ہوا ہے۔ اللہ کے فضل سے وہاں جا کر خدمت کی توفیق ملی ہے۔ انہوں نے تقریباً 9 لاکھ ڈالر سے زیادہ اکٹھا کر کے انڈونیشیا، انڈیا اور سری لنکا میں خرچ کیا ہے۔ جرمنی نے 4,251 مریضوں کا علاج کیا۔ دو ہزار سے زائد لوگوں کی ضروریات پوری کیں جس میں سونامی کے ایک ہفتہ کے بعد ایسے لنگر جاری کیے جن میں چالیس خدام ڈیڑھ ماہ کے لیے روزانہ 850 افراد کو کھانا کھلاتے رہے۔ یہاں یوکے سے بھی کنٹینر لوڈ (Container Load) کر کے بھجوائے گئے۔ دو لاکھ بچاسی ہزار کلوگرام کا سامان بھجوایا گیا جس میں خوراک، ادویات، کپڑے، بستر اور ٹینٹ وغیرہ شامل تھے۔ انڈونیشیا میں 8 ڈاکٹروں اور 9 مددگار طبی سٹاف نے سہولتیں باہم پہنچائیں۔ پھر 16 ڈاکٹر دوبارہ گئے۔ 4 ڈاکٹر امریکہ سے گئے۔ 3 ڈاکٹرز اور 4 پیرامیڈیکس سری لنکا گئے۔ پھر اسی ہیومینٹی فرسٹ کے تحت ہی 43 مچھیروں کو جن کی کشتیاں ٹوٹ گئی تھیں یا بہہ گئی تھیں انہیں نئی یا مرمت شدہ کشتیاں مہیا کی گئیں۔ 400 طلبا کو انڈونیشیا میں کتابیں دی گئیں۔ اسی طرح بہت ساری جگہوں پر ہسپتالوں کو کچھ سامان دیا گیا، مچھیروں کو سامان دیا گیا، زمینداروں کو سامان دیا گیا، مکانوں کی مرمت کروائی گئی۔ تو کافی کام ہوا ہے۔ پھر صحارا Desert کے قریب ایک جگہ ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سے تقریباً ڈیڑھ سو ٹن خوراک فراہم کی گئی۔ وہاں بورکینا فاسو میں عمومی طور پر بارشیں کم ہوئی ہیں لیکن اس طرف تو قحط سالی سے بہت برا حال تھا۔ عیسائی تنظیمیں وہاں آ رہی تھیں اور مسلمانوں کو کھانے کا لالچ دے کر عیسائی بنا رہے تھے تو جماعت نے ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ سے فوری کارروائی کی اور اللہ کے فضل سے ان کو خوراک مہیا کی۔ اسی طرح مالی میں تیس ٹن کے قریب خوراک مہیا کی۔ یوگنڈا کے بعض علاقوں میں قحط پڑا وہاں 10 ٹن کھانے کا سامان بھیجا گیا۔ پھر اس کے علاوہ نلکے اور کنوؤں کے ذریعہ سے پانی مہیا کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کپڑے اور ادویات وغیرہ کے بڑے بڑے کنٹینر مختلف افریقن ممالک میں جا رہے ہیں۔ اور ٹوگو میں پہلے کام کم تھا وہاں پر بھی اب جماعت کے کام کو وہاں کے وزیر صحت نے بڑا سراہا ہے۔ جاپان میں بھی جو گزشتہ سال زلزلہ آیا تھا اس میں خدمت کا موقع ملا۔ یہ سب اس لیے ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا ہے کہ:

''سچے نیکوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ خدا کی رضا جوئی کے لیے اپنے قریبیوں کو اپنے مال سے مدد کرتے ہیں اور نیز اس مال میں سے یتیموں کے تعہد اور ان کی پرورش اور تعلیم وغیرہ پر خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اور مسکینوں کو فقر و فاقہ سے بچاتے ہیں اور مسافروں اور سوالیوں کی خدمت کرتے ہیں اور ان مالوں کو غلاموں کے آزاد کرانے کے لیے اور قرضداروں کو سبکدوش کرنے کے لیے بھی دیتے ہیں۔'' (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 112)۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں کافی قربانیاں دینے اور صدقے کا رواج ہے۔

احمدیہ ویب سائٹ

پھر احمدیہ ویب سائٹ کی رپورٹ ہے کہ ہر مہینے تقریباً 2.2 ملین (22 لاکھ) لوگ اس کو وزٹ (Visit) کرتے ہیں اور اسی طرح آن لائن (Online) لائبریری ہے اور مختلف کتابیں اور خطبات وغیرہ اب اس پر آ چکے ہیں۔ اس کو وزٹ (Visit) کریں۔ جو کرنے والے ہیں ان کو تو پتہ لگ جائے گا۔

احمدیہ انٹرنیشنل آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن

یہاں یوکے میں جو احمدیہ انٹرنیشنل آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز ایسوسی ایشن ہے ان کو میں نے کہا تھا کہ کم قیمت پر بجلی کا کوئی پروگرام یا اس کے کوئی متبادل نظام رائج کریں۔ پھر غریب ملکوں میں پینے کے صاف پانی کے لیے یا عمارتوں کے ڈیزائن کے لیے بھی کہا تھا تو یورپین چیپٹر (European Chapter) جو ہے انہوں نے اس سلسلے میں بڑا کام کیا ہے اور چین وغیرہ بھی گئے ہیں اور وہاں سے سامان خریدا ہے اور یہاں سے بھی سامان خرید کر افریقہ کے ملکوں میں بھجوایا گیا ہے۔ اس سسٹم (System) کو خریدنے کے لیے اُنہوں نے تقریباً دو سو کمپنیوں سے رابطے کیے تھے اور چائنا اور ہانگ کانگ کے تین دورے کیے تو پائلٹ پراجیکٹ کے لیے یہ سسٹم چائنا سے خریدے گئے۔ چائنا سے یہ سامان اب افریقہ چلا گیا ہے۔ اب پروگرام کے مطابق ستمبر کے مہینہ میں کم از کم 10 سسٹم غانا اور بورکینا فاسو میں لگائے جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہ صرف بجلی پیدا کرنے اور پانی کے لیے ہوں گے۔ اس طرح انشاء اللہ تعالیٰ ان جگہوں میں بھی، دُور کے علاقوں میں جہاں بجلی اور پانی نہیں ہیں ان کو بھی یہ سہولتیں ان ہمارے احمدی انجینئرز کی وجہ سے میسر آ جائیں گی انشاء اللہ تعالیٰ جو بڑے وقف کی روح سے، بڑے جذبے سے کام کر رہے ہیں اور اکثر اُن میں سے نوجوان ہیں۔ اور یہ ہو گا کہ ہم اُن کو محتاج نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ان کو سکھائیں گے کہ کس طرح ونڈمل (Wind Mill) اور باقی چیزیں وہاں کے حالات کے مطابق بن سکیں اور سستی بن سکیں تو انہی لوگوں کو ٹرینڈ (Trained) کر کے دے آئیں گے تا کہ اُن کا کاروبار بھی چل جائے اور سستے داموں ان کی خدمت بھی ہو جائے۔

نئی بیعتیں

اب بیعتوں کی تعداد ہے۔ اس دفعہ نائیجیریا کی بیعتیں سب سے زیادہ ہوئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ بارہ ہزار سے زائد تعداد ہے اور اکتیس اماموں نے احمدیت قبول کی ہے اور 122 نئی جگہوں پر احمدیت کا نفوذ ہوا ہے۔ اور نائیجیریا کو ہمسایہ ممالک کیمرون، چاڈ، ایکٹوریل گنی میں بھی کامیابیاں ملی ہیں۔ کیمرون میں 537 بیعتیں ہوئی ہیں۔ اسی طرح مختلف جگہوں پر بیعتیں ہیں۔

مبلغ انچارج صاحب نائیجیریا لکھتے ہیں کہ باؤچی (Bauchi) زون کے ایک گاؤں کُوکُوبینی (Kukubini) میں سارے لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیت قبول کر لی ہے۔ اس کے بعد ایک مرکزی نمائندہ اس گاؤں میں پہنچا تو گاؤں کے چیف امام اور دیگر لوگوں نے بتایا کہ اس گاؤں کی مسجد آزارے (Azare) شہر کے ایک آدمی نے ہمارے لیے بنائی تھی جو تیجانیہ مسلک سے تعلق رکھتا ہے (افریقہ میں ایک فرقہ تیجانیہ کہلاتا ہے جن کا اکثر زور ہے) اور ہم سب بھی اسی مسلک سے تعلق رکھتے تھے۔ جب ان کو علم ہوا کہ ہم احمدی ہو گئے ہیں تو آزارے شہر آ کر اس نے مسجد کو تالہ لگا دیا تا کہ ہم نماز نہ پڑھ سکیں۔ اس پر گاؤں کے چیف نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو تم بلاک، اینٹیں اور دروازے لے جاؤ یعنی تم یہ عمارت توڑ کے لے جاؤ زمین تو ہماری ہے۔ اس پر وہ آدمی آیا۔ اس نے مسجد کھول دی۔ لیکن وہ چاہتا تھا کہ ہم اس سے مسجد خرید لیں کیونکہ وہ یہاں دوبارہ نہیں آنا چاہتا تھا۔ وہ لالچی لوگ تھے، چنانچہ اسے کچھ تھوڑی سی رقم دے کر اس سے وہ مسجد خرید لی گئی۔ الحمدللہ۔

اسی طرح بورکینا فاسو میں 16 مختلف قوموں کے تقریباً چھبیس ہزار لوگ احمدی ہوئے۔ 20 چیفس نے احمدیت قبول کرنے کی توفیق پائی۔

بعض لوگ احمدیہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ سے پہلے ہی احمدیت سے متعارف تھے جب وہاں کوئی نہ کوئی احمدیوں کا نمائندہ پہنچا تھا تو کہتے تھے ہم تو پہلے ہی انتظار کر رہے تھے کہ آپ آئیں اور

ہماری بیعت لیں۔ غرض مختلف قسم کے واقعات ہیں۔

اسی طرح مالی میں بیعتیں ہوئی ہیں۔ یہاں کے مختلف واقعات بیان کر دیتا ہوں۔

کہتے ہیں کہ کولون ڈیبو (Kolondieba) شہر میں جب جماعت کا پروگرام ایک ریڈیو سٹیشن پر نشر کیا گیا تو ایک وہابی عثمان جاکیتی نے سب فرقوں کو اُکسایا کہ احمدی کافر ہیں۔ ان کے پروگرام ریڈیو سٹیشن پر نشر نہیں ہونے چاہئیں اور مزید کہا کہ جس طرح عیسائی متحد ہو کر کام سرانجام دیتے ہیں ہم کو بھی اتحاد کرنا چاہیے۔ چنانچہ یہ لوگ حکومتی ریڈیو کی انتظامیہ کے پاس گئے اور کہا کہ اگر آپ جماعت کے پروگرام نشر کریں گے تو جہنم میں جائیں گے اور ہم اپنے پروگرام بھی اس پر نشر نہیں کریں گے۔ اس پر حکومتی نمائندے نے کہا کہ تم خدا ہو؟ جس کو چاہتے ہو جہنم میں گراتے ہو؟ مَیں تو تم لوگوں کو صرف اتنا بتاتا ہوں کہ یہ حکومت کا ریڈیو ہے، کسی فرقہ کا نہیں۔ اس لیے تم اپنے پروگراموں کو بند کرتے رہو اس سے حکومت کو کوئی خسارہ نہیں ہوگا احمدیوں کے پروگرام جاری رہیں گے۔ بعض جگہ حکومتی نمائندے عقلمند ہیں، زیادہ روشن خیال ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو نور سے بھرا ہوا ہے۔

پھر مالی کا ہی ایک واقعہ ہے کہ ایک وہابی امام جو سرکاری ملازم بھی ہیں انہوں نے کہا کہ میں احمدی نہیں ہوں لیکن جماعت احمدیہ کے متعلق جو سنا اس پر پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اب اسلام کی ترقی احمدیت سے ہی وابستہ ہے اور کہتے ہیں وہاں تمام شاملین میں بہت جوش تھا۔ اور جلسہ سالانہ سے بہت خوش ہو کر اور جوش اور جذبے سے واپس گئے۔

پھر غانا کے حالات ہیں۔ غانا سے طالب یعقوب صاحب کہتے ہیں کہ ہمارے علاقے اشانٹی ریجن میں ایک چیف نے خواب کی بنا پر احمدیت قبول کی ہے۔ انہوں نے پانچ سال قبل ایک خواب دیکھا تھا کہ ایک شخص مسلمانوں جیسا لباس پہن کر ان کے پاس آیا اور ان کو حکم دینے لگا کہ آئندہ گھر میں شراب کبھی نہ لانا۔ خواب دیکھنے کے بعد اُنہوں نے اِس کی طرف توجہ نہ کی۔ اب دورانِ سال انہوں نے دوبارہ ایک خواب دیکھا کہ انہوں نے دروازہ بند کیا ہے لیکن پھر بھی اُن کو ایسا لگا کہ دروازہ کھل گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک آدمی مسلمانوں کی طرح سفید لباس پہنے ہوئے اندر آیا اور کہنے لگا You are becoming so stubborn تم نے احمدیت قبول نہیں کی جو مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے جاری کردہ تحریک ہے۔

اس سے اگلے دن اس آدمی نے اپنی فیملی کو بتایا کہ وہ اب احمدیت کو قبول کر رہا ہے۔ چنانچہ اس نے 2004ء میں بیعت کی۔

اسی طرح اللہ کے فضل سے بینن میں بھی کافی بیعتیں ہوئی ہیں اور اماموں کے سمیت ہوئی ہیں۔ ایک واقعہ وہ لکھتے ہیں کہ مسلمانوں کا ایک گاؤں تھا اور انہوں نے جب معلم کو پڑھانے کے لیے کہا تو اس نے بہت سارے مطالبے کیے۔ وہ مطالبے پورے نہیں کر سکتے تھے۔ تو کہتے ہیں کہ اس بزرگ نے کہا کہ وہ حج پر خانہ کعبہ میں گیا، رو رو کے دعا کرنے کی توفیق ملی کہ ہماری تربیت کے لیے کسی کو بھیج۔ تو جب ہمارے معلم وہاں گئے تو اُنہوں نے کہا کہ میری دعا قبول ہو گئی ہے۔ آپ خود نہیں آئے بلکہ آپ کو خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اور اسی وقت 300 سے زائد لوگوں نے بیعت کر لی۔

اس طرح افریقہ کے مختلف ممالک میں بیعتیں ہیں اور مختلف واقعات ہیں۔ سارے تو اس وقت بیان کرنے مشکل ہیں۔

یورپ میں بھی اللہ کے فضل سے بیعتیں ہو رہی ہیں۔ ہندوستان کے بھی واقعات ہیں۔

اب مَیں اس سال کی بیعتوں کی کُل تعداد بتا دیتا ہوں۔ بیعتوں کی کُل تعداد 2 لاکھ 9 ہزار 799 ہے۔

دنیا کے مختلف ممالک میں بہت ساری بیعتیں ہیں جو خوابوں کے ذریعہ ہوئیں۔ بعض لوگ مولویوں کے مخالفانہ پروپیگنڈے کی وجہ سے جماعت میں شامل ہوئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے جماعت کو اپنے فضل سے ترقیات سے نوازا۔

کچھ اور واقعات بھی ہیں لیکن وقت کم ہے۔ مختلف واقعات ہیں۔ مثلاً لکھا ہے کہ سوئٹزر لینڈ میں دو آدمی ایک سوئس اور ایک اٹالین احمدی ہوئے لیکن کچھ عرصہ بعد دوسرے مسلمانوں کے ساتھ رابطے کی وجہ سے وہ جماعت سے منحرف ہو گئے تو جماعت والے بڑے پریشان تھے۔ میں نے انہیں لکھا کہ اللہ میاں اور دے دے گا فکر نہ کریں۔ تو کہتے ہیں کہ دو دن بعد ہی ایک بڑی مخلص فیملی جماعت کو مل گئی۔ سوئس فیملی تھی اور اللہ کے فضل و کرم سے ہماری وہ کمی ایک زائد ہو کے پوری ہوئی۔ اسی طرح مختلف واقعات ہیں۔

نظامِ وصیت میں شمولیت

مالی قربانیوں کے بہت سارے واقعات ہیں۔ پھر مَیں نے گزشتہ سال نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی جو تحریک کی تھی کہ پندرہ ہزار شامل ہو جائیں۔ تو اللہ کے فضل سے اب تک 16,148 نئی درخواستیں جمع کروا دی گئی ہیں۔ پراسس (Process) ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہو جائیں گی۔

اِس میں سب سے زیادہ دس ہزار دو سو بہتّر سے زائد پاکستان سے شامل ہوئے ہیں۔ انڈونیشیا میں تقریباً بارہ سو، جرمنی اور کینیڈا میں ایک ہزار سے زائد اور آسٹریلیا میں بھی شامل ہوئے ہیں اور کچھ میرا خیال ہے اب ان کی گنتی اس سے بھی زیادہ ہو چکی ہے کیونکہ امریکہ سے بھی کافی زیادہ تعداد آئی تھی۔ اِس طرح مالی قربانیوں کے واقعات ہیں۔ اللہ کے فضل سے بڑی توفیق مل رہی ہے۔

اب آخر پر میں ایک تحریک کرنا چاہتا ہوں اور بتانا چاہتا ہوں کہ گزشتہ سے پیوستہ جمعہ کو میرا خیال ہے، دو یا تین ہفتے پہلے میں نے کہا تھا کہ جماعت احمدیہ برطانیہ کو یہاں اسلام آباد میں جلسے کی جگہ کی تنگی ہے تو ان کو بھی اب نئی جگہ زمین لینی چاہئے۔ یہ جگہ آپ نے دیکھ لی جہاں جلسہ ہو رہا ہے اَور کھلی جگہ ہے۔ تو بہرحال اُس وقت بات چیت چل رہی تھی تو آج میں بتا دوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو 208 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ایک زمین کا ٹکڑا مل رہا ہے اور اس کی خرید کی کارروائی شروع ہو گئی ہے۔ تقریباً 25 لاکھ پاؤنڈ میں یہ مل رہا ہے اور اسلام آباد سے یہ گیارہ میل کے فاصلے پر ہے۔ یہ علاقہ جس میں جلسہ ہو رہا ہے اور جو کرائے پر لیا ہوا ہے تقریباً 120 ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے قریباً دوگنا خریدنے کی توفیق عطا فرما دی ہے۔ الحمد للہ۔ اور وہ جو رقبہ خریدا جا رہا ہے اس میں مَیں نے بڑے اچھے مکان بنے ہوئے ہیں دیکھے ہیں۔ اس میں چار چار رہائشی بیڈروم بنے ہوئے ہیں۔ پھر شیڈ (Shed) بنے ہوئے ہیں۔ مختلف ضروریات بھی پوری کر لیں گے۔ یہاں تو ہمیں ہر چیز عارضی طور پر بنانی پڑی ہے۔ مارکی بنانی پڑی ہے، ٹینٹ لگانے پڑے ہیں تو وہاں ہمیں کچھ بنی بنائی شیڈ اور عمارتیں بھی مل جائیں گی۔ انشاء اللہ۔ لیکن جب میں نے جمعہ پر کہا تھا تو میرے گھر پہنچنے سے پہلے پہلے، دفتر پہنچنے سے پہلے پہلے باہر سے بھی لوگوں کی بعض فیکسیں (Faxes) پڑی ہوئی تھیں کہ اس تحریک میں جو آپ کسی بھی وقت کریں گے، یو کے میں جلسہ گاہ کے لیے یا مختلف پروگراموں کے لئے جماعتی جائداد خریدنے کے لیے تو ہم اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ مجھے اس وقت خیال آیا تھا گو کہ میں نے یہی کہا تھا کہ یو کے والوں کو اپنے وسائل سے ہی یہ پورے کرنے ہوں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہ کریں گے۔ اُنہوں نے نہیں کہا کہ وہ نہیں کر سکتے۔ انہوں نے بڑی ہمت کی ہے۔ توفیق نہیں کہہ رہا ہمت کہہ رہا ہوں اِس لیے کیونکہ توفیق تو اللہ میاں بڑھاتا چلا جائے گا۔ اگر وہ اسی طرح ہمت سے کام لیتے چلے جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی توفیق کو بھی بڑھائے گا۔ لیکن اِس کے ساتھ ہی چونکہ جیسا کہ مَیں پہلے کہہ چکا ہوں کہ جب تک حالات ٹھیک نہیں ہوتے یہاں جو جلسہ ہو رہا ہے جو تقریباً انٹرنیشنل جلسہ ہی کہلاتا ہے، تو اس لیے باقی دنیا کو بھی مَیں کہتا ہوں جس حد تک اپنی سہولت سے وہ اس میں حصہ ڈال سکتے ہیں ضرور ڈالیں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ بڑی وسیع جگہ ہوگی۔ اور میرا خیال ہے یورپ میں بلکہ امریکہ میں بھی اور کینیڈا میں بھی کہیں بھی جماعت نے اتنا بڑا رقبہ کبھی بھی نہیں خریدا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ 208 ایکڑ رقبہ انشاء اللہ تعالیٰ خریدیں گے اور بڑا استامل گیا ہے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوا ہے۔ لوگ بھی حیران ہیں کہ اتنا سستا کیسے مل گیا؟ بات چیت ہو رہی ہے۔ سودا طے پا گیا ہے بلکہ ہو چکا ہے، Payments وغیرہ ہو جائیں گی۔ یہ جلسہ جواَب عالمی جلسہ کی صورت اختیار کر گیا ہے تو اس لئے جو لوگ حصہ لے سکتے ہیں اس میں حصّہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق دے، مالی وسعت اور کشائش پیدا کرے اور حصہ لینے والوں کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اب یہ لوگ خود سوچ لیں کہ اس سلسلے کے برباد کرنے کے لیے کس قدر انہوں نے زور لگائے اور کیا کچھ ہزار جانکاہی کے ساتھ ہر ایک قسم کے مکر کیے یہاں تک کہ حُکّام تک جھوٹی مخبریاں بھی کیں۔ خون کے جھوٹے مقدمے کے گواہ بن کر عدالتوں میں گئے اور تمام مسلمانوں کو میرے پر ایک عام جوش دلایا۔ اور ہزار ہا اشتہار اور رسالے لکھے اور کفر اور قتل کے فتوے میری نسبت دیئے۔ اور مخالفانہ منصوبوں کے لیے کمیٹیاں کیں۔ مگر ان تمام کوششوں کا نتیجہ بجز نامرادی کے اور کیا ہوا؟ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو ضرور ان کی جان توڑ کوششوں سے یہ تمام سلسلہ تباہ ہو جاتا۔ کیا کوئی نظیر دے سکتا ہے کہ اس قدر کوششیں کسی جھوٹے کی نسبت کی گئیں اور پھر وہ تباہ نہ ہوا بلکہ پہلے سے ہزار چند ترقی کر گیا۔ پس کیا یہ عظیم الشان نشان نہیں کہ کوششیں تو اس غرض سے کی گئیں کہ یہ تخم جو بویا گیا ہے اندر ہی اندر نابود ہو جائے اور صفحۂ ہستی پر اس کا نام و نشان نہ رہے مگر وہ تخم بڑھا اور پھولا اور ایک درخت بنا اور اس کی شاخیں دور دور چلی گئیں اور اب وہ درخت اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ہزار ہا پرندے اس پر آرام کر رہے ہیں۔“

(نزول المسیح۔ روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 383 تا 384)

آپ لوگ ان دنوں میں دعائیں بھی کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ جو کامیابیاں ہمیں عطا فرما رہا ہے ان میں ہمیشہ اضافہ فرماتا رہے اور ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

★...★...★

وَسِّعْ مَکَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

جماعتی رپورٹیں

جلسہ یوم خلافت

● جماعت احمدیہ خانپور ملکی میں مورخہ 27رمئی 2015 کو مکرم محمد انور حسین صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید مکرم کامران احمد صاحب مبلغ سلسلہ خانپور ملکی نے کی۔ بعدازاں مکرم وسیم احمد خان صاحب، مکرم مبین اختر صاحب اور مکرم منور احمد صاحب نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● مورخہ 31رمئی 2015 کو جماعت احمدیہ بھاگلپور میں مکرم مسعود عالم صاحب صدر جماعت بھاگلپور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی۔ نظم مکرم سید اجمل احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم سید محمود احمد صاحب، مکرم سید خورشید احمد صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● مورخہ 29رمئی 2015 کو جماعت احمدیہ بانکا میں مکرم سعید احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ بانکا کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت کا انعقاد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی۔ نظم مکرم مظہر انصاری صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم فرقان احمد صاحب، مکرم مظہر انصاری صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● مورخہ 27رمئی 2015 کو جماعت احمدیہ برہ پورہ میں مکرم عبدالباقی صاحب امیر ضلع بھاگلپور کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید خاکسار نے کی۔ نظم مکرم سید محمد ابوالفضل صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم سید اشفاق احمد صاحب، سید آفاق احمد صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

● مورخہ 30رمئی 2015 کو احمدیہ مسجد خانپور ملکی میں ایک تربیتی کلاس منعقد کی گئی جس میں تلاوت قرآن مجید، نظم اور تقاریر کے مقابلے کروائے گئے۔ بچوں کا تعلیمی جائزہ بھی لیا گیا۔ (سید فضل باری، مبلغ بھاگلپور)

● جماعت احمدیہ ساندھن میں مورخہ 27رمئی 2015 کو مکرم عمر محمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم فیض احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم بشارت احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں مکرم الیاس احمد صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقاریر کیں۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مبلغ انچارج آگرہ متھرا)

● جماعت احمدیہ صالح نگر میں مورخہ 27رمئی 2015 کو مکرم شیر محمد خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید مکرم نعیم احمد صاحب نے کی۔ نظم خاکسار نے پڑھی۔ بعدازاں بچوں نے یوم خلافت کی مناسبت سے نظمیں سنائیں اور مضامین پڑھے۔آخر پر خاکسار نے خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (سردار احمد۔ معلم صالح نگر)

● جماعت احمدیہ ممبئی میں مورخہ 31رمئی 2015 کو مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم مکرم شمیم احمد خان صاحب نے کی۔صدر جلسہ نے عہد وفائے خلافت دہرایا۔مکرم عبادۃ الحق خان صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ بعدازاں مکرم جعفر علی خان صاحب معلم سلسلہ ممبئی نے بعنوان ”خلافت کی اہمیت“ مکرم میر افتخار علی صاحب مبلغ سلسلہ ممبئی نے بعنوان ”اسلام میں خلافت کا نظام اور اس کی ضرورت“ اور خاکسار نے ”اطاعت خلافت اور وفائے خلافت“ کے موضوع پر تقریر کی۔آخر پر صدر جلسہ نے ”خلافت اور ہماری ذمہ داریاں“ کے موضوع پر خطاب کیا اور اختتامی دعا کرائی۔جلسہ کی حاضری 80 افراد پر مشتمل تھی۔اللہ تعالیٰ ہماری کاوشوں میں برکت عطا فرمائے۔آمین (سید عبدالہادی کاشف۔ مبلغ انچارج ممبئی)

● جماعت احمدیہ چورو (راجستھان) میں مورخہ 27رمئی 2015 کو مکرم مستقیم احمد صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید مکرم عمران صاحب نے کی۔ بعدازاں مکرم مستقیم صاحب، مکرم نسیم احمد صاحب اور خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (ربیع الاسلام، معلم سلسلہ چورو)

● جماعت احمدیہ خیالی سرکل چورو (راجستھان) میں مورخہ 27رمئی 2015 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے ”خلافت کی اہمیت ضرورت اور برکات“ کے موضوع پر تقریر کی۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (راشد احمد۔ معلم سلسلہ خیالی)

● جماعت احمدیہ کونکوٹا راجستھان میں مورخہ 27رمئی 2015 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید مکرم مصری خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم بِدنا خان صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں خاکسار نے یوم خلافت کی مناسبت سے تقریر کی۔ (محمد درویش علی۔ معلم سلسلہ کونکوٹا)

● جماعت احمدیہ مڈھا (راجستھان) میں مورخہ 27رمئی 2015 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید مکرم راجو شاہ صاحب نے کی۔ نظم مکرم مونو شاہ صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں خاکسار نے یوم خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ (بابو خان۔ معلم جماعت مڈھا)

● جماعت احمدیہ دھولپور (راجستھان) میں مورخہ 27رمئی 2015 کو جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا۔تلاوت قرآن مجید مکرم ہیرا خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم حسین خان صاحب نے پڑھی۔ بعدازاں خاکسار نے یوم خلافت کے موضوع پر تقریر کی۔ (شان محمد خان۔ معلم سلسلہ دھولپور)

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7584: میں امۃ الحئی بنت مکرم سید جمیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن تماریہ روڈ ڈاکخانہ ساکچی جمشید پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21رجون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہؔ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: 65 گرام۔زیور نقرئی: 121 گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 600 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید جمیل احمد　　الامۃ: امۃ الحئی　　گواہ: امۃ الرحمن

مسل نمبر 7585: میں روحی ظفر زوجہ مکرم منتظر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن بجوپور پوسٹ ٹیری سہارنپور یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11رمئی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہؔ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: دو سیٹ 3 تولہ، دو ٹیکے 1 تولہ، دو کنگن 1 تولہ، دو انگوٹھی 1 تولہ، ایک جوڑی ٹوپس 3 گرام، ایک گلے کا لاکیٹ 5 گرام۔زیور نقرئی: کل وزن 175 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طفیل احمد　　الامۃ: روحی ظفر　　گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 7586: میں مسرت خاتون زوجہ مکرم شریف احمد صاحب قوم احمدی مسلمان خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن چھپوڑا ضلع امروہہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20رمئی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہؔ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک لونگ قیمت ایک ہزار روپے۔ایک مکان جس کی قیمت سات لاکھ روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فواد احمد　　الامۃ: مسرت خاتون　　گواہ: محمد خالد

مسل نمبر 7588: میں لئیق احمد امروہی ولد مکرم رفیق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلرنگ عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن بساون گنج ضلع امروہہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہؔ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ٹیلرنگ ماہوار 12000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد خالد ملکانہ　　العبد: لئیق احمد امروہی　　گواہ: فواد احمد

مسل نمبر 7589: میں محمد طاہر ولد مکرم مبشر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن بیجوپورہ ٹوپری، سہارنپور یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہؔ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد طفیل احمد　　العبد: محمد طاہر　　گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 7590: میں شبنم بیگم زوجہ مکرم سلیم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 33 سال تاریخ بیعت 1992 ساکن اودے پور کٹیا ڈاکخانہ گوسگواں شاہجہانپور یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رجون 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہؔ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔زیور طلائی: ایک عدد گلے کا ہار اور کان کے ٹیکے ڈھائی تولہ، ایک جھومر، ٹیکہ اور نتھنی ڈھائی تولہ۔زیور نقرئی: چار عدد بچھیا آدھا تولہ، ایک پازیب دو سو گرام۔میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ابن خان　　الامۃ: شبنم بیگم　　گواہ: محمد خالد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”دعا اسلام کا خاص فخر ہے“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 203)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21/جولائی 2015 بروز منگل نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم مبشر داؤد صاحب

(ابن مکرم چوہدری عبدالحمید صاحب۔لندن)

17/جولائی 2015 کو 43سال کی عمر میں بعارضہ کینسر وفات پا گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ حضرت چوہدری حاکم علی خان صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑپوتے تھے۔ مرحوم نے 7 ماہ قبل نظام وصیت میں شمولیت کی تھی اور باقاعدگی سے حصہ آمد ادا کر رہے تھے۔مالی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کے حصہ لیتے تھے۔اپنی بیماری کے دوران ہی مساجد کا وعدہ بھی ادا کیا۔آپ کو مسجد فضل میں رات کو سیکورٹی کی ڈیوٹی دینے کی بھی توفیق ملتی رہی۔بہت نیک دل،غریب پرور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہری وابستگی تھی اور اپنے بچوں کو بھی باقاعدگی سے مسجد لایا کرتے تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 2بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔آپ مکرم ظفر اقبال صاحب گارڈنز مسجد فضل لندن کے چھوٹے بھائی اور مکرم منور احمد صاحب قیوم پرنسپل احمدیہ کالج کانو نائیجیریا کے کزن تھے۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری ناصر احمد سندھو صاحب

(ابن مکرم چوہدری فضل احمد صاحب سندھو۔پرنسپل F.G پبلک سکول ضلع سرگودھا)

17/اپریل 2015 کو 59سال کی عمر میں وفات پا گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ کو انصار اللہ کی علاقائی مجلس عاملہ میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔جماعت کے ساتھ تعاون کرنے والے نیک اور مخلص انسان تھے۔اپنی وفات سے 2ماہ قبل اپنا ایک پلاٹ جماعت کے نام کرنے کی توفی پائی۔

اللہ تعالیٰ ان مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے آمین۔

★★......★......★★

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30/جولائی 2015 بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ مسعودہ گلزار صاحبہ

(اہلیہ مکرم داؤد گلزار صاحب مرحوم۔یوکے)

27/جولائی کو مختصر علالت کے بعد 83سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ حضرت مولوی قدرت اللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ کی بہو اور حضرت منشی امام دین صاحب اور حضرت جنت بی بی صاحبہ رضی اللہ عنہا کی نواسی تھیں۔ 1962 میں یوکے آئیں۔آپ کو کئی سال تک لجنہ اماء اللہ یوکے میں بطور سیکرٹری اور اپنے حلقہ میں بطور صدر لجنہ خدمت کی توفیق ملی۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی ڈاک ٹیم میں بھی شامل رہی ہیں۔مرحومہ انتہائی نیک،ملنسار،صوم و صلوٰۃ کی پابند،خلافت کے ساتھ انتہائی وفا اور محبت کا تعلق رکھنے والی،ہر کسی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے والی،بہت نیک اور بزرگ خاتون تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں سات بچے اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ مبارکہ قیوم صاحبہ

(اہلیہ مکرم میاں عبدالقیوم صاحب مرحوم۔راولپنڈی)

9جولائی 2015 کو 86سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ کوئٹہ کے پہلے امیر جماعت مکرم خانصاحب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب مرحوم کی بیٹی تھیں۔آپ کو لمبا عرصہ لجنہ اماء اللہ کوئٹہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ آخری چند سال چکلالہ راولپنڈی میں لجنہ اماء اللہ کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت ملی۔آپ کو دینی و دنیاوی علم حاصل کرنے کا بے حد شوق تھا۔قادیان میں دینیات کی کلاس میں شوق سے شامل ہوئیں اور نمایاں پوزیشن حاصل کی۔ پھر آپ نے BA تک تعلیم حاصل کی نیز ادیب فاضل کا امتحان بھی پاس کیا۔آپ بہت دعا گو،نیک اور مخلص خاتون تھیں۔قرآن کریم باترجمہ جانتی تھیں اور تمام قرآنی ادعیہ زبانی یاد تھیں۔خلافت سے احترام عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہرا تعلق تھا۔مرحومہ موصیہ تھیں اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔

مکرم عبدالرحمن صاحب (ابن مکرم عبدالحکیم صاحب کوئٹہ)

23/اپریل 2015 کو 52سال کی عمر میں وفات پا گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ کوئٹہ جماعت میں سیکرٹری دعوت الی اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔آپ بلوچستان کے مختلف علاقوں میں رہے اور مخالفت کے باوجود تبلیغ کا کام کرتے رہے۔مرحوم کو دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا اور انفرادی طور پر کئی بیعتیں کروانے کی بھی سعادت پائی۔جماعت کے ساتھ گہری وابستگی تھی اور مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3بیٹیاں اور 2بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ رانی غلام سکینہ صاحبہ (اہلیہ مکرم رانا نور محمد نون صاحب۔بستی جمال ضلع ملتان)

14/جولائی 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند،تہجد گزار،دعا گو،قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی،بڑی منکسر المزاج،نیک اور مخلص خاتون تھیں۔چندہ جات کی برقت ادائیگی کیا کرتی تھیں۔خلافت سے گہری وابستگی اور مکمل اطاعت کا تعلق تھا۔آپ کو ہزاروں بچوں کو قرآن کریم پڑھانے کی سعادت حاصل ہوئی۔بچوں کی تربیت پر بہت توجہ دیتی تھیں۔mta کے پروگرام بھی بڑی باقاعدگی سے دیکھتی تھیں۔مرحومہ موصیہ تھیں۔پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم میجر جنرل (ر) امجد احمد خان چوہدری

(آف بنگلہ دیش۔حال امریکہ)

8/جولائی 2015 کو امریکہ میں وفات پا گئے۔انا للہ و انا الیہ راجعون۔آپ مکرم خان بہادر ابو الھاشم خان چوہدری صاحب کے بیٹے،حضرت مولوی عبدالرحمن صاحبؓ آف کھیوال ضلع جہلم کے نواسے اور حضرت مولوی خان ملک صاحبؓ آف کھیوال کے پڑنواسے تھے۔مرحوم میجر جنرل کے عہدہ سے ریٹائر ہونے کے بعد بنگلہ دیش میں زراعت اور انڈسٹریز کی ترقی کے لئے کوشاں رہے اور ملک میں زرعی انڈسٹری کے قیام میں ایک اہم رول ادا کیا۔آپ pran کمپنی کے بانی تھے جس کے تحت 17 فیکٹریوں میں ہزاروں ملازمین کام کر رہے ہیں۔آپ کو جماعت کی خاموش مالی خدمت کی بھرپور توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے آمین۔

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 24

ہیں۔خدا کا برگزیدہ مسیح اپنے خادموں تک کی خدمت میں کتنی لذت پا رہا ہے اور تکلیف اٹھا رہا ہے۔

ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں بعض مہمانوں کو صحیح طرح کھانا نہیں ملا اور انتظامیہ کی غلطی کی وجہ سے ان کا خیال نہیں رکھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس واقعے کی اطلاع دی کہ بعض مہمانوں کا خیال نہیں رکھا گیا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا کہ رات مجھے اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ لنگر خانے میں رات کو ریاء کیا گیا ہے دکھاوا کیا گیا ہے۔اس بناء پر یا صحیح طرح خیال نہیں رکھا گیا بعضوں کو دے دیا کھانا جو اپنے تھے بعضوں کو نہیں دیا گیا خدمت نہیں صحیح طرح کی گئی۔اس بناء پر آپ نے لنگر خانے میں کام کرنے والوں کو چھ ماہ کے لئے نکالنے کا بھی ارشاد فرمایا سزا بھی دی باوجود آپ کی طبیعت کی نرمی کے آپ کو مہمانوں کی مہمان نوازی میں ریاء اور کمی برداشت نہیں ہوئی اور آپ نے ان کام کرنے والوں کو سزا دی اور پھر لنگر خانے میں کھانے کا انتظام اپنے سامنے کروایا۔ پس شعبہ مہمان نوازی کو بہت زیادہ محتاط ہونے کی ضرورت ہے۔کہیں بھی کسی کو بھی کسی بھی رنگ میں تکلیف نہ ہو۔شعبہ مہمان نوازی جلسے کے انتظامات کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔بہت سے انتظامات ہیں جو مہمان نوازی کے تحت ہی ہیں اور اگر مہمان نوازی کے انتظامات ٹھیک ہوں تو باقی تو معمولی انتظامات ہیں خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔مہمانوں کو طبی امداد مہیا کرنا یہ بھی مہمان نوازی ہے۔پس اسّی فیصد میں سمجھتا ہوں بلکہ اس سے بھی زیادہ تر جلسے کا کام تو براہ راست مہمان نوازی میں آ جاتے ہیں۔پس ہر کارکن کو یاد رکھنا چاہئے کہ صرف شعبہ مہمان نوازی کا کام انہی کا نہیں جن کے مہمان نوازی کے بیج لگے ہوئے ہیں بلکہ تقریباً ہر شعبہ ہی مہمان نوازی کا شعبہ ہے اور مہمان کے لئے سہولت مہیا کرنا اور اس کی عزت اور احترام کرنا اور اسے ہر تکلیف سے بچانا ہر کارکن کا فرض ہے۔اللہ تعالیٰ تمام کارکنان کو احسن رنگ میں یہ ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جلسہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے بابرکت ہو۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور نے مکرم کمال آفتاب صاحب ابن مکرم رفیق آفتاب صاحب،مکرم محمد نعیم اعوان صاحب ابن مکرم مشتاق اعوان صاحب آف جرمنی اور ان کے بیٹے کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے ان مرحومین کی خدمات اور اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا۔

★★★

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

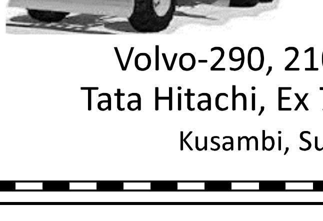

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

EDITOR	REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57	SUBSCRIPTION
MANSOORAHMAD Tel. : (0091) 1872-224757 Manager: 09464066686 Editor : 08283058886 e -mail : badrqadian@rediffmail.com	ہفت روزہ بدر قادیان — The Weekly **BADR** Qadian Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516 Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 20 August 2015 Issue No. 34	ANNUAL : Rs. 550/- By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $: 60 Euro : 80 Canadian Dollar Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

شعبہ مہمان نوازی جلسے کے انتظامات کا ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ اگر مہمان نوازی کے انتظامات ٹھیک ہوں تو باقی خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں مہمان کے لئے سہولت مہیا کرنا اور اس کی عزت اور احترام کرنا اور اسے ہر تکلیف سے بچانا ہر کارکن کا فرض ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 14/اگست 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح۔ لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اگلے جمعہ سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے انشاء اللہ۔ جلسے کی تیاری کے لئے چند ہفتوں سے رضا کار کارکنان حدیقۃ المہدی جا رہے ہیں اور گزشتہ ہفتے عشرے سے تو بھرپور طور پر خدام الاحمدیہ اور باقی کارکنان کام کر رہے ہیں۔ جنگل میں جلسے کے انعقاد کے لئے تمام انتظامات کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے لیکن ہمارے ملک کے مختلف حصوں سے آنے والے برطانیہ کے مختلف حصوں سے آنے والے خدام اور رضا کار ایسی مہارت سے یہ کام کرتے ہیں کہ جس کی مثال دنیا میں کہیں اور نظر نہیں آتی اور کسی بھی تنظیم میں یہ ہم نہیں دیکھ سکتے۔ ان کام کرنے والوں میں مرد بھی ہیں عورتیں بھی ہیں لڑکے بھی ہیں لڑکیاں بھی ہیں بچے اور بوڑھے بھی ہیں۔

پس یہ غیر معمولی جذبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کا ہے جو ہمیں آج سوائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ جماعت کے اور کہیں نظر نہیں آتا۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہم مسلسل ان کارکنان کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو جہاں احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دیتا رہے وہاں ان کو ہمیشہ ہر شر اور پریشانی اور تکلیف سے محفوظ رکھے۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں حسب روایت مہمان نوازی کے حوالے سے کچھ باتیں کہوں گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام کارکنان اپنی تمام تر کوشش اور توجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں لیکن بعض نئے شامل ہونے والے اور وہ بچے جو پہلی دفعہ اپنی خدمات پیش کر رہے ہیں نیز پرانے کارکنان جو ہیں ان کو یاددہانی کے طور پر بھی ضروری ہے کہ مہمان نوازی سے متعلق اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور آپ کے غلام صادق کے اپنے عمل اور آپ کی نصائح کو بھی ہم سامنے رکھیں اور دہراتے رہیں تا کہ مہمان نوازی کے بہتر سے بہتر معیار ہم قائم کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مہمان نوازی کی اہمیت بتاتے ہوئے قرآن کریم میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا ذکر فرماتا ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہمان آئے تو پہلا اور فوری ردّ عمل خوش آمدید کہنے اور سلامتی کی دعاؤں کے بعد جو انہوں نے دکھایا وہ یہ تھا کہ ان کے لئے فوری طور پر کھانا تیار کروایا اور پھر حضرت لوط کے مہمانوں کے لئے جو ان کی فکر تھی اس کا ذکر ہے کہ میری قوم کے لوگ انہیں تکلیف نہ دیں اور مہمانوں کی حفاظت کی فکر آپ کو دامنگیر ہوئی۔ پس مہمان کی تکلیف کی فکر رہنی چاہئے اور مہمان کی تکلیف میزبان کی رسوائی کا باعث بھی بنتی ہے یہ بھی اس سے سبق ملتا ہے۔ پس یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مہمان کی تکلیف کوئی ایسی معمولی چیز نہیں جس سے صرف نظر کیا جائے۔ کسی بھی رنگ میں مہمان کو کوئی تکلیف پہنچے تو یہ میزبان کے لئے شرمندگی اور رسوائی کا باعث ہے۔ اسلام نے اس لئے اکرام ضیف کی بہت تلقین کی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جو غیر معمولی خوبیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو نظر آئیں ان میں سے ایک خوبی یہ بھی بیان کی کہ خدا تعالیٰ کس طرح آپ کو ضائع کر سکتا ہے آپ میں تو مہمان نوازی کا وصف بھی انتہا کو پہنچا ہوا ہے اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایک دو پانچ دس نہیں سینکڑوں بلکہ اس سے بھی زیادہ مثالیں ہیں ایسے واقعات ہیں جو آپ کے اکرام ضیف اور مہمان نوازی کے اعلیٰ ترین معیاروں کو چھو رہے ہیں اور پھر اپنے صحابہ اور اپنی امت کو بھی آپ نے یہ اسلوب سکھائے۔ صحابہ کے بھی ایسے واقعات ہیں جن کو پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح غیر معمولی قربانی کر کے وہ مہمان نوازی کرتے تھے اور پھر اللہ تعالیٰ بھی ان کی مہمان نوازی میں کس طرح برکت ڈالتا تھا اور سراہتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق تھا کہ جب زیادہ مہمان آتے تو ہر ایک کو کچھ مہمان تقسیم کر دیتے اور اپنے حصے کے مہمان بھی رکھتے اور پھر ان کی مہمان نوازی بھی فرماتے۔ ایک صحابی عبداللہ بن تحفہ کہتے ہیں کہ میں ان مہمانوں میں سے تھا ایک موقع پر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے میں آئے۔ آپ ہمیں اپنے ساتھ اپنے گھر لے گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا کہ گھر میں کچھ کھانے کو ہے۔ انہوں نے عرض کیا کہ کچھ تھوڑا سا حریرۃ ہے جو میں نے آپ کے لے رکھا ہوا تھا اس دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزے سے بھی تھے یہ تھوڑا سا کھانا آپ کی افطاری کے لئے تھا۔ بہرحال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضرت عائشہ وہ برتن میں ڈال کر لائیں۔ آپ نے اس میں سے تھوڑا سا لیا اور مہمانوں کو کہا کہ بسم اللہ پڑھ کر کھائیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ہم اسے اس طرح کھا رہے تھے کہ اسے دیکھ نہیں رہے تھے اور سب سیر ہو گئے۔ پھر آپ نے پوچھا پینے کو کچھ ہے تو وہ پینے کے لئے کچھ مشروب لائیں۔ آپ نے اس میں سے تھوڑا سا پیا اور پھر فرمایا کہ بسم اللہ کر کے پئیں۔ پھر ہم نے اسے پیا اور اسی طرح پیا کہ اسے دیکھ نہیں رہے تھے اور پھر ہم اچھی طرح سیر ہو گئے۔

تو یہ تھی آپ کی مہمان نوازی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پہلے دعا کے لئے منہ سے لگایا تا کہ آپ کی دعا کی برکت سے وہ سب کو پورا ہو جائے اور وہ پورا ہو گیا۔ اسی طرح دعا سے کھانے میں برکت پڑنے اور بڑھنے کے اور بھی درجنوں واقعات ہیں جس سے پتا لگتا ہے کہ کس طرح آپ باقی کھانے پہ تھوڑے سے کھانے پہ اور لوگ سیر ہوئے۔ پھر بعض دفعہ مہمان بعض تکلیف دہ صورتحال بھی پیدا کر دیتے ہیں اور میزبان کا صبر کا دامن جو ہے وہ چھوٹ جاتا ہے ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں لیکن ایسی صورت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا عظیم اور عجیب نمونہ تھا۔ اس کا نتیجہ بھی یہ ہوا جب آپ نے اپنا اسوہ دکھایا کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم کی زندگی میں بھی ہمیں مہمانوں کی خاطر قربانیوں کے نمونے نظر آتے ہیں۔ وہ واقعہ بھی اپنی مثال آپ ہے جس کو جب بھی پڑھو ایک نیا لطف آتا ہے کہ جب ایک صحابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان کے لئے اپنے بچوں کو تو بہلا پھُسلا کر بھوکا سُلا دیتے ہیں اور خود بھی بھوکا رہتے ہیں لیکن مہمان کو کسی قسم کا احساس نہیں ہونے دیتے۔ اگلے دن جب یہ انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہنس کر فرمایا کہ تمہارا اس تدبیر سے کھانا کھلانا مہمان کو ایسا تھا کہ خدا تعالیٰ بھی اس پر ہنسا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کی عزت کرے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ جن کے گھروں میں مہمان آ رہے ہیں انہیں بھی چاہئے کہ رات کو فضول باتوں میں وقت گزارنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ وقت ان دنوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ذکر میں گزارا جائے۔ نیکی کی باتیں کی جائیں اور نیکی کی باتیں سکھائی جائیں اور اپنے رویے اپنے اخلاق کو اعلیٰ معیاروں پر پہنچائیں رات کو یا دن کے کسی حصے میں بھی جب فارغ ہوں تو فارغ بیٹھے ہوئے ادھر ادھر کی گپیں لگانے کی بجائے دین کی باتیں کریں اس کا اثر بھی مہمانوں پر ہوگا۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم نے اس بات کو سمجھا تو جہاں انہوں نے مہمان نوازی کا حق آئے ہوئے وفد کو جس کی مثال میں نے دی ہے بہترین رہائش مہیا کر کے اس کا بندوبست کر کے انہیں بہترین کھانا کھلا کر مہیا کیا وہاں ان کی روحانی دینی اور علمی ضرورت کا حق ادا کرنے کی بھی کوشش کی تا کہ جب وہ اپنے گھروں میں جائیں تو بہترین رنگ میں اپنوں کی تربیت بھی کر سکیں اور احسن رنگ میں اسلام کا پیغام بھی اپنے علاقے کے لوگوں کو پہنچا سکیں۔

ہمارے نظام میں بھی تربیت اور تبلیغ کے شعبے ہیں جلسے کے دنوں میں اس کی ٹیمیں بھی بنتی ہیں۔ اجلاسات بھی رات کو ہوتے ہیں بعض مختلف قوموں کے ساتھ طبقوں کے ساتھ۔ پس یہ روحانی مائدہ کھلانا بھی اپنوں اور غیروں کو یہ ڈیوٹی دینے والوں کی ذمہ داری ہے اس کے انتظام بھی احسن رنگ میں کئے جائیں۔ پس ڈیوٹی والوں کو ہر ایک کو اس کو بھی اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ ان کے یہ بات یاد رکھیں کہ ان کے اپنے عملی نمونے بھی اور ان کی باتیں بھی مہمان نوازی کا حصہ ہیں۔ صرف خدمت کرنا ہی نہیں۔ اس کی طرف بھی ان دنوں میں توجہ دینی چاہئے۔ اس زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں مہمان نوازی کے کس طرح کے نمونے دکھائے اور کس طرح تربیت فرمائی اس کی مثالیں بھی چند پیش کرتا ہوں۔

مہمان کی عزت اور احترام کا ایک واقعہ ہے۔ ایک دفعہ قادیان میں آئے ہوئے ایک مہمان جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں بھی تھے ایک مریدی کا رشتہ بھی تھا اور اس مریدی کے جذبے کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں دبانے لگ گئے۔ اسی دوران میں کمرے کی کھڑکی یا دروازے پر ایک ہندو دوست نے آ کر دستک دی۔ یہ صحابی کہتے ہیں میں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام بڑی تیزی سے اٹھے اور جا کر دروازہ کھول دیا اور فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔ اب دیکھیں یہاں دو صورتیں ہیں ایک مرید کی جس کے تحت اس کی خواہش پر دبانے کی اجازت دے دی اور دوسری مہمان کی تو مہمان کے حق کی ادائیگی کے لئے فوراً اپنے آقا و مطاع کے ارشاد کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے آئے ہوئے مہمان کی بھی عزت کی اور آنے والے کا بھی احترام کرتے ہوئے خود اس کے لئے دروازہ کھولا۔

ایک واقعہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک بہت شریف اور غریب مزاج احمدی سیٹھی غلام نبی صاحب جو پنڈی میں دوکان کیا کرتے تھے انہوں نے حضرت میاں صاحب کہتے ہیں مجھے بتایا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش بھی ہو رہی تھی میں شام کے وقت قادیان پہنچا۔ رات کو جب میں کھانا کھا کر لیٹ گیا اور کافی رات گزر گئی تو کسی نے میرے کمرے کے دروازے پر دستک دی میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو سامنے کھڑے دیکھا۔ ایک ہاتھ میں آپ کے گرم دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ میں حضور کو دیکھ کر گھبرا گیا مگر حضور نے بڑی شفقت سے فرمایا۔ کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے کہا آپ کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں آپ کو شاید دودھ کی عادت ہوگی۔ سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ سبحان اللہ کیا اخلاق

باقی صفحہ نمبر 23 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad